یقین کا سفر
از قلم اقصیٰ حنان
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

یقین کا سفر

از قلم

اقصیٰ خان

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 3

زاویار روم میں آیا تو زوِش کو بالکونی میں جھولے پر بیٹھا پایا۔۔۔۔وہ کُھلے بالوں کو پُشت پر ڈالے ناجانے کونسی سوچوں میں آسمان پر چمکتے چاند کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اھم اھم۔۔۔۔۔اُس نے گلا گھنگارا کہ سامنے والے کو اُس کی آمد کا احساس ہو۔۔۔۔اور وہ وہیں آکر زوِش کے ساتھ جھولے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

چاند۔۔۔۔چاند کو دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

ڈاکٹری چھوڑ کر ایکٹر بننے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔۔۔۔زوِش نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا جس سے وہ قہقہ لگائے ہنسنے لگا اور گالوں کے گڑھے نمایاں ہوئے۔۔۔۔۔

وہ واقعی ہنستا ہوا بہت دل کش لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ایک بات پوچھو تم سے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہزار پوچھو۔۔۔۔۔زاویار نے اُس کے چہرے پر نظریں جمائے جواب دیا

تمہیں بُرا نہیں لگے گا اگر میں یونیورسٹی جاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔

اس میں بُرا لگنے والی کونسی بات ہے۔۔۔۔۔۔زاویار نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

مطلب تم یہ نہیں سوچتے کے لڑکی کو شادی کا بعد گھر میں رہنا چاہیے وہ آگے پڑھ نہیں سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور تمھیں یہ بات کس نے کہی ہے کہ شادی کے بعد لڑکی پڑھ نہیں سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔

میں اُن آدمیوں میں سے نہیں ہوں جو یہ سوچتے ہیں کہ شادی کی بعد لڑکی کی زندگی رُک جاتی ہے، لڑکیاں اپنی فیملی کو چھوڑ کر آتی ہیں تو ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اُنکی ہر خواہش کا احترام کریں اُنکا خیال رکھیں۔۔۔۔اور شادی کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ عورت کی زندگی روک دی جائے یا اس پر پابندی لگادی جائے۔۔۔۔۔

زِوش۔۔ عورت بہت نازک ہوتی ہے وہ اُس تاج کی طرح ہوتی ہے جس کی جگہ سَر پر ہوتی ہے اور مرد اُس تاج کو سر پر پہن کر ہی بادشاہ کہلا سکتا ہے۔۔۔اور اگر وہ اُس تاج کو پاؤں میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اُسکی قیمت نہیں بلکہ اپنا دَرجہ کم کرتا ہے کیوں کے تاج کی قیمت صرف بادشاہ جان سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

زِوش اُس کے چہرے پر نظریں جمائے اُسے سن رہی تھی وہ باقی مردوں کی طرح نہیں تھا جو عورت کو اپنی ملکیت سمجھ کر اُن پر حُکمرانی کرے۔۔۔۔

اللہ نے شوہر کو مجازی خُدا کہ درجہ دیا ہے اگر بیوی کو اپنے شوہر کا ہر حق اور فرض پورا کرنے کا حکم دیا ہے تو شوہر کو بھی بیوی کی حقوق اور فرض پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے جس میں سب سے پہلا اُسکی عزت اور خواہشوں کا احترام کرنا ہے۔۔۔

اور میں چاہتا ہوں کہ میری بیوی اپنے خوابوں کی تکمیل کریں۔۔۔۔

زِوش کو یہ سب سن کر اپنی بے سکون سی زندگی میں سکون محسوس ہوا۔۔۔۔اور وہ اُس کی باتوں پر ہلکا سا مسکرا دی.......

******

بھابھی آپ بتائیں کہاں گھومنے جانا چاہئے۔۔۔۔۔۔عائیشے نے خوشی سے زوِش کی طرف دیکھا

ہاں بھئی جہاں میری بھابھی کہیں گی ہم وہیں چلیں گے۔۔۔۔۔بُراق کہتے ہوئے زوِش کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

آپ لوگوں کی مرضی ہے آپ جہاں جانا چاہیں۔۔۔۔۔۔۔زوِش کو سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا جواب دے۔۔۔۔

وہ سب لوگ دِن کا کھانا کھانے کے بعد سلطان مینشن کے لان میں بیٹھے اپنے پیکنک کا پلان بنا رہے تھے۔۔۔۔

یار میں کیا کہتا ہوں کے ایک فارم ہاؤس بُک کروا دیتے ہیں تم سب لوگ وہاں چلے جانا۔۔۔۔۔۔ مصطفٰی نے مسئلے کا حل بتایا۔۔۔۔۔

ہاں یہ آئیڈیا اچھا ہے۔۔۔۔۔ زوِش نے حامی بھری

ایک منٹ یہ "تم لوگوں" سے کیا مراد ہے تمہاری، تم نہیں جا رہے کیا۔۔۔۔۔ بُراق نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

نہیں یار میں نہیں جا سکتا بہت ضروری کام ہے میرا۔۔۔۔۔ مصطفٰی نے معذرت خواہ انداز میں جواب دیا

زوِش فیملی پکنک ہے ہم پانچوں جا رہے ھیں تو تم ماہنور اور حوریہ کو بھی لازمی کہنا وہ بھی ہمارے ساتھ جائے گی۔۔۔۔۔۔ حوریہ کے نام پر زور دیتے ہوئے زاویار نے مصطفٰی کو دیکھا۔۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔اور آپ کیوں نہیں جا رہے بھائی میں کچھ نہیں جانتی آپ ہمارے ساتھ چل رہے ہیں بس اپنا ضروری کام بعد میں آکر کر لیجئے گا ویسے بھی دو دن کی بات ہے۔۔۔۔۔۔۔زوِش، زاویار کو جواب دیتے ہوئے مصطفیٰ کو کہنے لگی

ہاں کیوں نہیں میری گڑیا نے کہہ دیا ہے تو میں منع کیسے کر سکتا ہوں اب تو جانا لازمی ہے میرا، کام تو بعد میں بھی ہوتے رہیں گے۔۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ کی بات سننے کے بعد جہاں زوِش خوش ہوئی تھی وہیں زاویار کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کہاں جانے کا پلین بن رہا ہے میرے بغیر۔۔۔۔۔۔سویرا اپنے بھائی سعد کے ساتھ گھر میں داخل ہوئی تھی

ہاں اسکی کمی تھی یہ بھی آگئی۔۔۔۔بُراق نے اتنی ہلکی آواز میں کہا کہ بس پاس بیٹھی زوِش کو سنائی دیا۔۔۔

آئیں آئیں آپکا ویٹ کر رہے تھے ہم۔۔۔۔۔۔۔ براق نے زبردستی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تم تو بس میرے مرنے کا ہی ویٹ کر سکتے ہو بُراق۔۔۔۔ وہ کہتے ہوئے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ تم تو بڑی سمجھدار ہو یار۔۔۔۔۔ وہ اُس کی سمجھداری کی داد دینے لگا۔۔۔۔

تم تو چُپ ہی کرو۔۔۔۔۔۔۔۔ زاویار تم بتاؤ کہاں جانے کا پلین بن رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ لہجے میں مٹھاس لیئے وہ زاویار سے مسکراتے ہوئے مخاطب ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

زاویار بنا اُس کی کسی بات کا جواب دیئے وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔۔۔

میں تمھیں بتاتی ہوں ہم سب ایک فیملی پکنک پر جا رہے ہیں دو دن کے لیئے

۔۔۔۔۔۔۔عائشے نے ماحول کو پہلے جیسے بنانا چاہا

ہاں اور اگر تم بزی ہو تو کوئی مسئلہ نہیں ہم تمھیں فورس نہیں کریں گے۔۔۔۔۔۔

بُراق جلدی سے بول اُٹھا

میں کیوں بزی ہو نگی میں تو لازمی چلوں گی۔۔۔۔۔۔

سویرا کے جواب پر بُراق کا منہ بن گیا جیسے اُسے اُس کا جانا پسند نہ آیا ہو

ٹھیک ہے پھر ہم کل دوپہر کو یہاں سے نکلیں گے جس نے جو بھی تیاری کرنی ہے

سب کر لو۔۔۔۔۔۔بُراق نے پورا پلان سب کو سنایا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں ا، یہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔سب نہ حامی بھری تھی۔۔۔

تم سب باتیں کرو میں کچھ کھانے کو لے کر آتی ہوں۔۔۔۔۔زوِش کہتے ہوئے

وہاں سے کچن کی طرف چل دی

www.novelsclubb.com

****

رات کے اِس سناٹے میں جہاں دُنیا خواب خرگوش کے مزے میں ہوتی ہے وہیں کراچی کے ہائی وے پر لوگوں کی ایک بڑی تعداد بائک ریس دیکھنے آتی ہے

رات کے اِس اندھیرے میں وہاں روشنیوں کی جگمگاہٹ اور لوگوں کی آوازیں ایک الگ ہی منظر پیش کرتی ہیں

نیل۔۔۔نیل۔۔۔۔نیل، تماشائی میں سے سب ہی کے منہ پر اس وقت صرف اسی نام کا ورد تھا۔۔۔۔۔

یار ایک بات تو بتا۔۔۔۔۔۔لوگوں کے مجمع کے ایک سائڈ کھڑے لڑکے نے اپنے پاس کھڑے کھڑے لڑکے سے کچھ پوچھنا چاہا۔۔۔۔۔

ہاں پوچھ۔۔۔۔۔۔

یہ جو دور سے ایک بائک نظر آ رہی آتی ہوئی یہ تو نیل کی نہیں ہے اور دور دور تک نیل کی بائک کا کوئی اتا پتا بھی نہیں ہے اور ریس بھی ختم ہونے والی ہے پھر بھی یہ لوگ نیل کا نام ہی کیوں چلا رھے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔پہلا شخص تجسس سے دور سے آتی بائک کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا ہوتا ہے اور اسکے سوال پر مقابل حیرت سے اسکو دیکھتا ھے۔۔۔۔۔

تُم پہلی بار آئے ہو کیا ریس دیکھنے۔۔۔۔۔۔۔وہ اُسی سے سوال پوچھتا ہے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔۔۔وہ خوشی سے بتاتا ہے۔۔۔۔۔

تو میرے بھائی سن ریس کسی کی بھی ہو، فنیشنگ لائن کے قریب آتی بائک کسی کی بھی ہو یہاں ہمیشہ پورا مجمع صرف نیل کا نام پکارتا ہے کیوں کے سامنے کوئی بھی شخص ہو کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا اگر ریس میں نیل شامل ہے تو سمجھو ریس شروع ہونے سے پہلے ہی جیت نِیل کے نام ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔وہ لڑکا اپنے ساتھ کھڑے لڑکے کو تفصیل بتا رہا تھا اور سننے والا ابھی دور سے آتی ایک بائک کو ہی دیکھ

رہا تھا جو فنیشنگ لائن کے قریب آ چکی تھی کہ اچانک ایک اور بائک ہوا کے دوش سے فینشنگ لائن پار کرتی جیت اپنے نام کروا چکی تھی اور ایک بار پھر پورے مجمع میں نیل کے نام کی پکار تھی جو ہمیشہ کی طرح ہی اس ریس کا جیتا ہوا کھلاڑی رہا ہے

ویسے تیری یہ عادت ختم نہیں ہو گی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ریس ختم ہونے کے بعد تین بائک سوار ایک جگہ ہیلمیٹ پہنے کھڑے ہوتے ہیں جہاں ایک بائک سوار نیل سے مخاطب ہوتا ہے۔۔۔۔

کونسی عادت۔۔۔۔۔۔وکندھے اُچکائے اُسی سے سوال داگتا ہے۔۔۔۔

یہی مقابل کو ریس جیتنے کی پوری خوش فہمی دے کر اینڈ میں بازی لے جانا

یہی تو نیل کا لیول ہے اور اسی میں مزہ آتا ہے۔۔۔۔۔۔وہ فخریہ جتاتے ہوئے جواب دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

ایک ریس ہو جائے۔۔۔۔۔۔وہ تینوں ابھی اپنی باتوں میں مصروف ہوتے ہیں کے پاس میں ایک اور بائک ریسر آ کر نیل کو آفر کرتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں ابھی موڈ نہیں ہے۔۔۔۔۔نیل انگڑائی لیتے ہوئے بیزاری سے جواب دیتا ہے

صاف صاف بولو نہ کہ ڈر گئے۔۔۔۔۔بائک سوار شیطانی مسکراہٹ سے سامنے والے کو اکساتا ہے۔۔۔اور اسکے سوال پر نیل اور اُسکے دونوں ساتھ نے ساختہ ہنسنے مسکراتے ہیں

یہاں پورے مجمع کو پتا ہے کہ نیل کس آفت کا نام ہے اور نیل نے ڈرنا یا ہارنا نہیں سیکھا۔۔۔۔۔۔وہ اہتطزایہ ہنستے ہوئے جواب دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

آج کے لیئے اتنا کافی ہے اور بچے اگر تیرا ہارنے کا اتنا موڈ ہو رہا ہے تو نیکسٹ ٹائم کا اپوائنٹمنٹ لے لینا میرا پھر دیکھتے ھیں کون کتنے پانی میں ہے۔۔۔۔۔۔وہ نارمل مگر جتانے والے لہجے میں کہتا سامنے والے کو سلگا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

ہیلو نیل۔۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔۔ نیل اپنے ایک سائڈ سے لڑکے کی آواز پر متوجہ ہوتا ہے جہاں ایک لڑکا اور ساتھ میں لڑکی کھڑے ہوتے ہیں وہ بنا لڑکی پر نظر ڈالے لڑکے کی طرف دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

میں نے آج آپکی ریس پہلی بار دیکھی ہے اینڈ آئی مسٹ سے کے آپکا سٹائل بیسٹ ہے۔۔۔۔۔۔۔ وہ لڑکا جوش سے اُسے بتاتا ہے۔۔۔۔۔

تھینکس۔۔۔۔۔۔ نیل اُسکا کندھا تھپتھپاتے ہوئے اتنا ہی کہتا ہے۔۔۔۔۔

ویسے اپنا چہرے نہ دکھانے کی کوئی وجہ ہے کیا۔۔۔۔ مقابل لڑکا تجسس سے نیل سے پوچھتا ہے کیوں کہ اُسنے لوگوں کے مجمع سے ہی سنا ہوتا ہے ہے کہ آج تک کسی نے نیل اور اُسکے ساتھ دونوں ساتھیوں کے چہرے نہیں دیکھے ہوتے کیوں کے وہ ہر ریس میں ہیلمیٹ پہنے آتے ہیں اور جیتنے کے بعد زیادہ دیر رکے بنا ہی نکل جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

کوئی خاص وجہ نہیں ہے بس ایسے ہی۔۔۔۔۔۔۔نیل سادہ سے لہجے میں جواب دیتا ہے۔۔۔۔

ہائے آنکھیں ہی اتنی حسین ہیں، یہیں ہینڈل نہیں ہوتیں ہم تو نہیں کے دیوانے ہیں خدا جانے چہرہ دیکھ لیا تو کیا ہو گا ہمارا۔۔۔۔۔۔۔ساتھ کھڑی لڑکی شیریں لہجے میں اُسکی ہیلمیٹ سے نظر آنے والی آنکھوں کی تعریف کر رہی تھی اور اسکے اس لہجے پر نیل نے ایک سرد نظر سے گھورا اور پھر اُن دونوں کی طرف پُشت کر کے دوبارہ اپنے دونوں ساتھیوں سے مخاطب ہوا۔۔۔۔۔۔

چل چلیں۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہوئے اُسنے اپنی بائک اسٹارٹ کی اور ساتھ میں باقی دونوں نے بھی وہی عمل کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Let's see ,who Will win today نیل کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ تینوں وہاں لوگوں کی نظروں سے پلک جھپکتے غائب ہو گئے تھے اور پیچھے صرف دھول مٹّی ہی تھی۔۔۔۔۔۔

****

بھابھی آپ یہاں آ کر بیٹھیں میرے ساتھ۔۔۔۔ بُراق نے بَس کے دروازے سے اں مدر آتی ہوئی زوِش کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔ جس سے زوِش مسکراتے ہوئے اُس کے ساتھ والی سیٹ پر آ بیٹھی اور زاویار دروازے کے ساتھ خالی سیٹ پر جا بیٹھا۔۔۔۔۔

زاویار کے ساتھ خالی سیٹ دیکھے سویرا جلدی سے اُس کے ساتھ آ کر بیٹھ گئ۔۔۔۔ زاویار نے ایک ناگوار نظر اُسکی طرف دیکھا جو اُسے ہی دیکھ کر دانتوں کی نمائش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

بھائی وہ میں کیا کہہ رہا تھا کہ یہاں مجھے گرمی سی لگ رہی ہے آپ مجھے اِپنی سیٹ دے دیں۔۔۔۔۔ بُراق کے کہنے پر سویرا کا دل کیا وہ اس کو جان سے مار دے اور

وہیں زاویار بنا کچھ بولے زوِش کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا اور سکون کی ایک لمبی سانس بھری۔۔۔۔۔۔زوِش کو اُس کی حالت پر ہنسی آئی جسے وہ چھپا گئی۔۔۔۔۔۔

اور سویرا کیسا لگ رہا ہوں میں۔۔۔۔۔برُاق نے جان بوجھ کر اُسے کندھا مارتے ہوئے تنگ کیا۔۔۔۔

زہر لگ رہے ہو۔۔۔۔۔۔سویرا نے ہلکی آواز میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔۔۔

تو پھر کھا کر مر کیوں نہیں جاتی تم۔۔۔۔وہ بھی کہا چپ بیٹھنے والوں میں سے تھا

اور اسی طرح بس اپنی منزل کی طرف روانہ ہو چکی تھی

****

فارم ہاؤس میں آئے ہوئے کافی ٹائم ہو چکا تھا آرام کرنے کے بعد اب وہ سب لان میں زمین پر گول دائرہ میں بیٹھے گیم کھیل رہے تھے

چلیں ہم truth and dare کھیلتے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن رولز تھوڑے الگ ہوگے اس باؤل میں بہت ساری چٹس ہیں کوئی بھی ایک بندہ اس میں سے چِٹ نکالے گا اور پھر اُس پر جو لکھا ہوگا وہ سب کو کرنا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔ سو لیٹس اسٹارٹ ۔۔۔۔۔ عائشے اور ماہنور دونوں نے مل کو وہ چِٹس تیار کی تھیں۔۔۔۔۔۔۔ سب کو رولز بتانے کے بعد ماہنور نے ایک چِٹ نکال کر عائشے کو دی اور دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھ گئ

سو یہ ایک سوال ہے کہ "کیا کبھی کسی سے محبت ہوئی ہے"...... عائشے نے چِٹ پڑھتے ہوئے سبکیطرف دیکھتے ہوئے بتایا۔۔۔۔

ماہنور سے شروع کرتے ہیں تو بتاؤ ماہنور کبھی ہوا ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔

نہیں مجھے کبھی نہیں ہوا اور میرے نزدیک یہ سب فضول ہے۔۔۔۔ اُس نے شانے اُچکاتے ہوئے جواب دیا

حور آپی اب آپ جواب دیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں مجھے کبھی ہوا نہیں اور نہ میں نے اپنے دل کو اجازت دی ہے ان سب کی کیوں کے مجھے لگتا ہے کہ پیار وہی ہوتا ہے جو آپکو اپنے محرم سے ہو جس پر آپ کی محرم کا حق ہو بس۔۔۔۔۔۔ حور کے جواب دینے پر جہاں مصطفیٰ کب سے اُسے نظروں کے حصار میں لیا بیٹھا تھا اس جواب پر اُسے سکون اور خوشی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

بُراق اب تمہاری باری۔۔۔۔۔۔۔

مجھے کبھی ہوا تو نہیں تھا لکین اب شاید ہونے کا خدشہ ہے۔۔۔۔۔ بُراق نے ایک نظر ماہنور کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔۔

سویرا۔۔۔۔۔۔۔ وہ سویرا کا جواب جانتے تھے لیکن پھر بھی گیم تو کھیلنی تھی نہ

۔۔۔۔۔۔۔۔

تم لوگ یہ پوچھو کے مجھے کیا کیا نہیں ہوا کیوں کے میں اُسے جب بھی دیکھتی ہی مجھے ایک نئے سرے سے اُس سے محبت ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔ سویرا خوشی سے

زاویار کو دیکھتے ہوئے بتا رہی تھی اِس جواب پر زوِش نے نظریں زاویار کی جانب بڑھائیں جو کے پہلے سے ہی نظریں اُس کے چہرے پر ٹکائے ہوا تھا۔۔۔۔

بھابھی اب آپکی باری۔۔۔۔۔

نہیں،اور مجھے نہیں لگتا کے کوئی آپ سے بھی محبت بنا کسی مطلب کے بے لوث محبت کر سکتا۔۔۔۔عائشے کے پوچھنے پر زوِش نے بنا کسے تاثر کے جواب دیا

۔۔۔۔۔۔

زاویار بھائی چلیں جواب دیں۔۔۔۔۔

ایک ہی شخص پر ختم کر دی اپنی ساری چاہت اب محبت کسے کہتے ہیں یہ معلوم نہیں ۔۔۔۔زاویار کی نظریں اب بھی اپنے سامنے بیٹھی زوِش پر تھیں۔۔۔۔۔۔اس جواب پر سویرا کو حیرانگی کا جھٹکا لگا کیوں کے وہ اس بات پر یقین نہیں کر سکتی تھی کے وہ کسی سے محبت کر سکتا ہے جبکے زوش اُسکا جواب سنتے ہوئے بھی نظریں زمین پر مرکوز کیئے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

مصطفی بھائی اب آپ بتائیں۔۔۔۔

شاید ہاں اور شاید نہ۔۔۔اور اگر ہوا بھی ہے تو تم لوگوں کو کیوں بتاؤ۔۔۔۔۔

مصطفی نے شرارتی انداز میں جواب دیا جس پر زاویار ہنس دیا کیوں کے شاید وہ انداز لگا سکتا ہے اُسکی کیفیت کا۔۔۔۔۔

سعد بھائی آپ بتائیں۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں ہے محبت پر۔۔۔۔۔اُسنے نے لاپرواہی سے جواب دیا

اوکے، تو سب نے جواب دے دیا اب اگلی چِٹ کھولتے ہیں۔۔۔۔۔۔اور اسی طرح وہ کافی دیر گیم کھیلتے رھے، خوشگپیوں میں لگے رہے اور ایک اچھا وقت ساتھ گزرا اور اچھے ماحول میں کھانا کھایا کھانے کھانے کے بعد کافی تھکن کے باعث وہ سب اپنے اپنے کمرے میں سونے چلے گئے۔۔۔۔۔۔

****

۔۔۔۔۔۔زاویار اپنے کمرے میں جا رہا تھا کہ اُسے مصطفٰی نے روکا۔۔۔۔

میرے بھائی سونے جا رہا ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں واک کرنے جا رہا ہوں جانا جا کیا۔۔۔۔۔۔وہ اُسکے بے تکے سوال پر جلا تھا

نہیں واک پر صبح چلیں گے تو ابھی روم میں جا ایک سرپرائز ہے تیرے لیے

۔۔۔۔۔۔مصطفٰی نے شرارت سے ایک آنکھ دبائی.....

کیا۔مطلب میں سمجھا نہیں۔۔۔۔۔۔۔

تو اندر جائیگا تو سمجھ آئیگا نا میرا اور بُراق کا پلین تھا یہ۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہے مصطفٰی نے اُسے اندر ادھکا دے دیا

زاویار کمرے میں داخل ہوا تو زوِش کو پریشان کھڑے دیکھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔اس سوال پر زوِش نے ایک پریشان نظر زاویار کے چہرے پر ڈالی اور پھر سامنے رکھے چھوٹے سنگل بیڈ پر۔ جس بیڈ پر ایک وقت میں ایک انسان آرام سے سو سکتا ہے

یہ تو بڑی پریشانی کی بات ہے۔۔۔زاویار نے اپنی ہنسی پر ضبط کرتے ہوئے بظاھر سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔۔

اب کیا کریں۔۔۔۔۔چہرے سے پریشانی واضح ہو رہی تھی۔۔۔۔

پھر تم ایک کام کرو تم بیڈ پر سو جاؤ میں زمین پر سو جاؤں گا۔۔۔۔۔۔اُسکی پریشانی کا حل نکالتے ہوئے اُسنے ارد گرد دیکھا جہاں کوئی صوفہ یا بیڈ نہیں تھا یقیناً یہ سب اُن دونوں کی شرارت تھی۔۔۔۔

نہیں تم نیچے نہیں سو سکتے۔۔۔۔۔۔۔

پھر کیا ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

پھر۔۔۔۔دونوں ہی بیڈ پر سو جاتے ہیں ایک رات کی بات ہے۔۔۔۔۔۔وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی لیکن زاویار کی سوالیہ نظروں سے پریشان ہو کر نظریں چراتی یہاں وہاں نظریں ڈورانے لگی۔۔۔۔۔۔۔

****

کمرے کی معنی خیز خاموشی میں بیڈ پر لیٹے وہ دونوں ہی کمرے کی چھت کو دیکھ رہے تھے نیند کوسوں دور تھی۔۔۔۔

تم نے (ایم،بی،بی،ایس) کی فیلڈ ہی کیوں چُنی۔۔۔۔۔۔زوِش نے خاموشی توڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کیوں کے مجھے شوق تھا شروع سے ہی ڈاکٹر بنوں لوگوں کے کام آؤ مجھے اچھا لگتا ہے جب آپریشن تھیئٹر کے باہر بہت سارے لوگ اندر لیٹے اپنے وارث کے لیئے دعائیں کر رہے ہوتے ہیں اور آپ باہر جا کر انہیں بتاتے ہو کے وہ بالکل ٹھیک ہیں

www.novelsclubb.com

۔۔۔اُن کے چہرے پر ایک الگ خوشی دکھتی ہے جیسے انہیں کسی نے ایک نئ زندگی دے دی ہو۔۔۔۔۔

تمھارا بلڈ گروپ کیا ہے۔۔۔۔۔۔زاویار اُس سے گفتگو لمبی کرنے کے لیئے یہاں وہاں کے سوال کرنے لگا۔۔۔۔

میرا (اے+)۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے واہ میرا بھی (اے+) ہے۔۔۔۔۔۔اُسنے خوشی سے بتایا۔۔۔جس پر وہ مسکرا دی۔۔۔۔

ابھی وہ مزید کچھ کہنے کے لئے اُسکی طرف رُخ کی ئے لیٹنے لگا کے اُسکی بند آنکھیں دیکھ کر خاموشی سے اُسے دیکھنے لگا کیوں کے وہ سو چُکی تھی

****

رات کو کسی پہر خود پر کچھ محسوس کرتے ہوئے زاویار کی آنکھ کھلی نظر اپنی بیوی پر گئی جو اُس کی بازو پر سر رکھے ایک ہاتھ اسکے سینے پر رکھے بے خبر سو رہی تھی وہ بنا پلکیں جھپکے اُسی کو دیکھ رہا تھا کیا تھا اُس میں ایسا کیا تھا کہ اُس کو دیکھنے کے بعد جہاں پھیکا لگنے لگا تھا سفید رنگت گلابی گال اور ہونٹوں کے کنارے تل وہ پہلی بار اُسے اتنے قریب سے دیکھ رہا تھا یہ بھی نیند کے مہربانی تھی ورنہ کُھلی آنکھوں سے وہ کبھی اِسکے اتنے قریب نہ آتی۔۔۔۔۔۔۔وہ یک ٹک اُسکے چہرے کے نقوش کو حفظ کر رہا تھا۔۔۔۔

قابل رشک ہو تم

یقین جانو

کیا ایسا ممکن ہے۔۔۔

کوئی میلوں دور ہو کر بھی

www.novelsclubb.com

کسی شخص کے دِل وذہن پر حکمرانی کر سکے

ہاں تم ہو

تم بالکل وہی ہو۔۔۔

اُسے اسی طرح کئی لمحے وہ محویت سے دیکھتا رہا اور نا جانے کب اُسکی آنکھ لگ گئی

۔۔۔

****

ٹھنڈی ہوا میں وہ جاگنگ کرنے کے بعد کانوں میں ایئر پوڈز لگائے گھر میں داخل ہوا تھا گھر کے دروازے سے اندر آتے تھا وہ پانی لینے کی غرض سے فریج کی طرف گیا کہ کچن کی لائٹ آن دیکھ کر رکا اور پھر ہاتھ میں پہنی گھڑی پر نظریں دوڑائیں

۔۔۔۔

اتنی صبح کون جاگ سکتا ہے۔۔۔وہ خود سے سوال کرتا کچن کی طرف آیا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر چہرے پر مسکراہٹ آگئی

آپ اتنی صبح جاگتی ہیں کیا۔۔۔وہ کچن میں ٹائلز سے ٹیک لگاتے ہوئے کھڑا ہوا

ہاں اکثر جاگ جاتی ہوں۔۔۔اور آپ؟

ہاں میں واک کرتا ہوں اس لیئے جاگ جاتا ہوں۔۔۔

چائے پیئیں گے۔۔۔۔حور نے مسکراتے ہوئے آفر کی

ہاں کیوں نہیں اگر آپ بنا کر دے دیں۔۔۔۔مصطفیٰ ہاتھ آئے موقع کو کیسے جانے دیتا۔۔۔۔اور اُسکی بات سنتے وہ دوبارہ چائے بنانے میں مصروف ہو گئی

*****

وہ دونوں اس وقت باہر باغ میں رکھی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے ٹھنڈی ہوا میں اڑتے پرندوں کی چہچہانے کی آوازیں ماحول کو خوش گوار بنا رہیں تھیں۔۔۔

آپ کیا پڑھ رہی ہیں۔۔۔چائے کا سپ لیتے ہوئے مصطفیٰ نے پوچھا۔۔

فیشن ڈیزائنگ۔۔۔۔اور آپ یقیناً (ایم،بی،بی،ایس)۔۔۔۔اپنا جواب دینے کا بعد حور نے یقین دہانی کے لیئے اُسکی طرف دیکھا

جی بالکل۔۔۔۔۔سر کو ہلکی سی جنبش دیتے ہوئے وہ ہلکا سا مسکرایا

کوئی ہمیں بھی پوچھ لو چائے کا اکیلے اکیلے ہی پئے جا رہے ہو......ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ اپنے پیچھے آواز آنے پر وہ پلٹے تھے جہاں بُراق انگڑائی لیتے ہوئے انہیں کی طرف آرہا تھا۔۔

بُراق بیٹھو تم میں تمھارے لیئے بھی چائے لے کر آتی ہوں۔۔۔وہ کہتے ہوئے کُرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی

مہربانی ہوگی بھابھی آپکی۔۔۔۔

بھابھی؟؟؟

اوسوری وہ زوِش بھابھی کو بھابھی بول بول کر عادت ہو گئی ہے تو منہ سے نکل گیا

۔۔۔۔۔ برُاق نے آنکھیں رگڑتے ہے اپنی صفائی پیش کی

اچھا میں لے کر آتی ہوں چائے۔۔۔۔۔ حور مسکرا کر کہتی ہوئی اندر چل دی۔۔۔

تُجھے کباب میں ہڈی بننا لازمی تھا کیا۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے جلے بھنے لہجے میں کہا۔۔۔

کیا مطلب یہاں کباب بھی بن رہے تھے کیا۔۔۔۔ برُاق نے حیرانگی سے پوچھا

۔۔۔۔۔۔

ابے جب اتنی نیند آئی تھی تو سو جاتا نا باہر کیوں آیا۔۔۔۔۔ برُاق کی بات سے مصطفیٰ کو اندازہ ہو گیا تھا کے اُسکی نیند پوری نہیں ہوئی تبھی ایسی باتیں کر رہا

میں روم میں جا رہا ہوں اپنے۔۔۔۔۔۔ وہ جلے بھنے لہجے میں کہتا ہوا اندر کی طرف چل دیا جب کے بُراق وہیں کُرسی پر ٹیک لگاتے بیٹھ گیا۔۔۔۔

*****

شام کا وقت تھا وہ سب سوئمنگ پول کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے سورج ڈھلنے کی تیاری کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

چیونٹی تم یہاں سے ہٹ جاؤ پتا چلا غلطی سے پول کے اندر گر گئی تو نظر بھی نہ آؤ گی

۔۔۔۔۔۔۔۔

تم بھی وہاں سے ہٹ جاؤ تم غلطی سے اندر گر گئے تو پانی سارا باہر آ جائیگا۔۔۔۔۔

ماہنور نے بھی اُسی کے انداز میں اپنا حساب برابر کیا۔۔۔

یار زوی اپنے دیور کو سمجھا دو میرے ہاتھوں ضائع ہو جائیگا یہ۔۔۔۔۔۔

اوہ ہیلو وہ اب میری بھابھی ہیں تو میری سائڈ لیں گیں، کیوں بھابھی۔۔۔۔۔ وہ زوی کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

اتنا شریف سا تو دیور ہے یار میرا۔۔۔۔۔۔ وہ ماہنور کو دیکھتے ہوئے ہنس کے کہنے لگی جس پر وہ اور سیدھا ہو کر اکڑے انداز میں بیٹھا۔۔۔۔۔

اتنا شریف ہے کہ شیطان بھی پناہ مانگتا ہے اس سے۔۔۔۔۔ماہنور کو جیسے اُس کی شرافت والی بات ہضم نہ ہوئی۔۔۔۔۔

زوی زاویار کہاں ہے اُس کو بھی بُلا لو چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔حور نے ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کیوں کے اُسے زاویار کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا

وہ شاید ٹیرس پر گیا تھا صبر میں دیکھ کر آتی ہوں۔۔۔وہ حور کو جواب دینے کے بعد وہاں سے اٹھ کر اندر جانے لگی۔۔۔۔۔

وہ ابھی ٹیریس کی طرف چل رہی تھی کے ایک کمرے سے آتی آواز سن کر وہ ٹھٹکی

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔

سویرا یار اُسکی شادی ہو گئی ہے زوِش اب اُسکی بیوی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ خود کو اُسکی بیوی مانتی نہیں ہے مجھے تو زبردستی کی شادی لگ رہی ہے دیکھا نہیں تھا کل کیسے اُسنے جواب دیا تھا کہ مجھے نہیں ہے کسی سے محبت۔۔۔۔۔وہ گیم کے دوران دیئے گئے جواب کہ حوالے دیتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

زاویار صرف میرا ہے اُسے میں کسی اور کا کیسے ہونے دے سکتی ہوں اور وہ زوِش اُس میں ایسا ہے کیا جو زاویار اُس سے محبت کرے گا۔۔۔۔وہ حقارت بھرے لہجے میں بول رہی تھی۔۔۔۔

ویسے وہ لڑکی ہے تو بہت خوبصورت، لگتا ہے سارا حسن خدا نے اُسے ہی دے دیا ہے۔۔۔۔۔وہ ہوس بھرے انداز میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔اچھا میں باہر جارہا ہوں تم بھی آجانا۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے باہر آیا تھا اور وہیں زوِش اُسے باہر آتا دیکھ جلدی سے وہاں سے گزرنے لگی۔۔۔۔

زوِش تم یہاں۔۔۔۔۔اُسنے اُسے روکتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں زاویار کو بلانے جارہی تھی۔۔۔۔وہ سرد مہری سے جواب دیئے چلی گئی

تھوڑی دیر پہلے کی ہوئی بکواس پر اسکا دل کیا منھ توڑ دے اسکا لیکن وہ اسے اِس وقت

ماحول کو خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔جب کے زوِش کا نام سن کر سویرا بھی

کمرے سے باہر آگئی اور ابھی وہ اسکے پیچھے ہی جارہی تھی۔۔۔۔۔

وہ سیڑھیوں سے اوپر ٹیریس کی طرف جارہی تھی اُسے محسوس ہوا کہ جیسے کوئی

اسکے پیچھے آرہا ہے لکین وہ پلٹی نہیں تھی کیوں کے وہ جانتی تھی کہ کون ہو سکتی ہے

۔۔۔۔۔

آج تمہاری غلط فہمیاں دور کرتی ہوں میں میڈم۔۔۔وہ دل میں کہتی ہوئی ٹیریس

پر گئی جہاں زاویار موبائل پر لگا کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔ٹریس پر پہنچنے کے بعد

وہ لمحے بھر کے لیئے رکی اور اُسکی پُشت دیکھنے لگی جو ایک ہاتھ جیب میں ڈالے کسی

سے فون پر بات کر رہا تھا آہستہ سے چلتی وہ اسکو پیچھے سے ہگ کر گئی۔۔۔۔۔

میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔۔خود کے سینے پر ایک نرم لمس محسوس کرتے وہ فون پر الوداعی کلمات کہتے فون کاٹ چُکا تھا۔فون پینٹ کی پاکٹ میں رکھتے وہ پلٹا تھا۔۔۔۔۔۔

تم نیچے کیوں نہیں آئے۔۔۔۔وہ زاویار کے دونوں ہاتھ اپنی قمر کی گرد رکھتے اور خود اُسکی گردن میں ہاتھ ڈالے مٹھاس بھرے لہجے میں بولی۔۔۔۔اُس کی اس حرکت پر وہ زاویار کے تمام ارمان جاگا چُکی تھی لیکن خود پر قابو کرتے جواب میں زاویار نے ائیبر واچکائے جس پر زوِش نے اپنی آنکھوں کے اشارے سے اُسے کچھ سمجھانا چاہا زاویار نے اُسکی نظروں کر اِشارہ سمجھتے اپنی نظریں ٹیریس کے دروازے پر دوڑائیں جہاں اُسے کسی کے ہونے کا احساس ہوا۔۔۔

میں ہر اُس وجہ کے ہزار بار صدقے جو تمھیں میرے اتنے قریب لائے۔۔۔وہ اپنی سوچوں میں کہتے ہوئے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

کون ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سویرا۔۔۔اور سویرا کے نام پر زاویار کے چہرے پر آئی ناگواری زوِش کو محسوس ہو چکی تھی۔۔۔

ویسے کتنی چیپکُو ہے نہ۔۔۔۔۔۔زوِش کی بات پر وہ کھل کے ہنسا جس سے اُسکے گال کے گڑھے نمایاں ہوئے۔۔۔۔وہ پہلی بار اُسے اتنے قریب سے ہنستا دیکھ رہی تھی صحیح کہتی ہے سویرا وہ کوئی عام مرد نہیں ہے وہ زاویار سلطان ہے سُرخ سفید رنگت مغرور ناک نیلی گہری آنکھوں کا مالک، وجاہت کا منہ بولتا ثبوت ہے وہ کسی کو بھی اپنے حُسن سے اپنا اسیر بنانے کہ ہنر رکھتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کسی چہرے کو اتنا غور سے نہیں دیکھتے ہر چہرہ کسی نہ کسی کا محبوب ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

زاویار کی آواز پر زوِش نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلہ۔۔۔۔

تم تو خیر سب کے ہی محبوب ہو۔۔۔۔۔وہ ہلکی آواز میں بڑبڑائی تھی

اس بات سے کیا فرق پڑتا ہے کے میں کس کا محبوب ہوں فرق تو اس بات سے پڑتا ہے کہ میرا محبوب کون ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کون ہے تمھارا محبوب۔۔۔۔۔وہ ہے دھانی میں سوال کر بیٹھی

بتادوں گا اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔۔۔۔زوِش کے سوال پوچھنے پر اُسنے اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔

خیر سویرا جاچکی ہے تو اب تم ایزی ہوسکتی ہو۔۔۔۔۔زاویار کے بتانے پر وہ اپنی حالت پر غور کرتے ہے اُس سے دور ہوئی تھی۔۔۔کافی دیر وہ دونوں وہیں دیوار کے ساتھ کھڑے ڈوبتے سورج کو دیکھتے یہاں وہاں کی باتیں کرنے لگے

****

مصطفی باہر لان میں آیا تو سامنے حور کو بیٹھے دیکھ وہ خوشی سے اُسکی طرف بڑھا

آپ یہاں کیوں بیٹھی ہوئی ہیں ٹھنڈ لگ جائیگی۔۔۔۔۔وہ اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

بس ایسے ہی بیٹھ گئی تھی اور نہیں لگتی ٹھنڈ۔۔۔۔۔۔اُسنے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

آپ سے ایک بات پوچھوا گر آپکو بے تُکی یا بُری نہ لگے تو۔۔۔۔۔

ہاں پوچھیں۔۔۔۔۔

آپکو محبت پر یقین نہیں ہے کیا۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اور آپکو کس نے کہا کہ مجھے یقین نہیں۔۔۔۔۔۔۔

بس ایسے ہی پوچھ لیا، آپ جواب تو دیں۔۔

www.novelsclubb.com

محبت ایک بہت خوبصورت احساس ہے جو رشتوں کو مضبوط بنا دیتی ہے اس لیئے مجھے محبت پر یقین ہے۔۔۔۔۔

آپ کو کبھی کسی سے محبت ہوئی ہے۔۔۔۔اُسنے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں، اور آپکو۔۔۔۔۔

ہاں شاید۔۔۔۔۔وہ اُس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دے رہا تھا

اُسے پتا ہے کیا کے آپ اُسے محبت کرتے ہیں۔۔۔۔

نہیں، میں نے کبھی بتایا ہی نہیں ڈر لگتا ہے کہ پتا چلنے پر وہ کیسے ریکٹ کرے گی اور پتا نہیں میرے نصیب میں ہو گی بھی یا نہیں۔۔۔۔۔اُسنے اپنا خدشہ ظاہر کیا تھا

۔۔۔

زندگی میں اگر کسی سے محبت ہو جائے تو اظہار لازمی کرنا اس سوچ سے بالاتر ہو کر کے وہ نصیب میں ہے یا نہیں! اُسے ایک بار احساس ضرور دلانا کے کوئی اُس کے لیئے بے غرض اور بے لوث ہے۔۔۔حور نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اظہار آتا تو ہے مجھے اِگر کروں تو کمال کرو، اگر وہ بن کے ملے محرم تو عشق بے مثال کروں۔۔۔۔۔۔اُسنے شوک لہجے میں اُسکی بات کا جواب دیا۔۔

نکاح کی نیّت سے کی گئی محبت میں خدا برکتیں ڈالتا ہے میں دُعا کروں گی کے آپکو آپکی محبت مل جائے۔۔۔۔۔اُسنے نرمی سے کہا۔۔۔ حور کے اِس طرح کہنے پر مصطفیٰ نے دِل ہی دل میں آمین کہا۔۔۔

اور اسی طرح وہ دونوں بیٹھے باتیں کرتے رہے۔۔۔۔۔

****

رات کا وقت ہو چکا تھا اب وہ سب اپنے اپنے گھر واپسی کے لیئے لوٹ رہے تھے

چیونٹی دو دن کے لیئے آئے تھے ہم تم نے اس بیگ میں کیا کیا بھرا ہوا ہے اتنا بھاری ہے یہ۔۔۔۔۔بُراق نے بیگ کو بس میں رکھتے ہوئے تھکے انداز میں اپنے ساتھ کھڑی ماہنور سے پوچھا۔۔۔

ویسے اتنا بڑا بیگ ہے بندہ آسانی سے تمھیں بھی اس کے اندر ڈال سکتا ہے۔۔اُسکے کچھ کہنے سے پہلے بُراق نے دوبارہ تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تمہاری جو حرکتیں ہیں نہیں عنقریب تمھیں میں جان سے مار کر تمہاری ڈیڈ باڈی اسی بیگ میں ڈالو گی۔۔۔۔وہ زچ ہوئی تھی

تُم زیادہ آسانی سے اِس بیگ میں فٹ ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔وہ ہمیشہ کی طرح اُسے تنگ کر رہا تھا

تُم سے تو بات کرنا ہی بیکار ہے۔۔۔۔وہ غصّے سے پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی

۔۔۔۔۔

******

بس میں تقریباً سب ہی اپنے اپنے طریقے سے سفر کا مزہ لے رہے تھے سوائے سویرا کے جو کے اِس وقت زوِش سے حسد کر رہی تھی جو زاویار کے کندھے پر سر رکھے سو رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم تھک تو نہیں رہے نہ میرا سر رکھنے سے۔۔۔۔۔اُسنے غنودگی کی حالت میں دھیمی آواز میں پوچھا۔۔۔جس پر زاویار ہلکا سا مسکرایا۔۔

میرے کندھے پر رکھی ہر چیز بوجھ ہے سوائے تمہارے سر کے۔۔۔۔۔اُسنے کہتے ہوئے سیٹ سے سر ٹکائے آنکھیں موندھ لیں۔۔۔۔۔زوِش نیند کی حالت میں اُس کی کہی بات نہ سُن سکی تھی۔۔۔۔

سفر ختم ہوتے ہی سب اپنے اپنے گھر کو چل دیئے کافی تھکن ہونے کے باعث اپنے روم میں آتے ہی زوِش سو چکی تھی اُسنے ایک نظر اپنی جان سے عزیز بیوی دیکھا اور پھر خود بھی بیڈ کی دوسری جانب سونے کی غرض سے لیٹ گیا وہ زوِش کی طرف کروٹ لیئے اُسی کے چہرے کو دیکھنے میں محو تھا اور اسی دوران خود بھی نیند کے آغوش میں اُتر گیا

******

www.novelsclubb.com

جاری۔۔۔۔۔۔

قسط نمبر 4

وہ رف سے ٹراؤزر اور ٹی شرٹ پہنے اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا، کمرے میں ابھی تک اندھیرے کا راج تھا اُسنے ہاتھ میں پکڑے موبائل کو دیکھا جہاں آٹھ بج رہے تھے، اندر آتے اُسنے پردے پیچھے کی ئے جس سے کمرہ روشن ہوا تھا اور سامنے سوئے ہوئے وجود نے آنکھوں میں روشنی لگنے کہا باعث اپنا ایک ہاتھ آنکھوں پر رکھا، وہ سر نفی میں ہلاتے ہوئے بیڈ کی جانب بڑھا۔۔

یار زوِش اُٹھ جاؤ یونیورسٹی کے لیئے لیٹ ہو جاؤ گی۔۔۔۔

یار سونے دو ابھی۔۔۔۔۔وہ نیند میں ڈوبی آواز میں کروٹ لیتے ہوئے بولی

میرا مسئلہ نہیں ہے لیکن دیکھ لو تم خود ہی لیٹ ہو گی۔۔۔۔۔

کیا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔۔۔وہ آنکھیں بند کیئے ہی پوچھنے لگی۔۔

آٹھ کے قریب ہی ہے وقت۔۔۔۔۔۔

اوہو اور تُم مجھے اِبھی اُٹھا رہے ہو۔۔۔۔۔وہ آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کے اب باقاعدہ اُسے دیکھتے ہوئے مخاطب ہوئی۔۔۔۔

جی میڈم،اب آپ اُٹھ جائیں ورنہ اور لیٹ ہو جائیں گی۔۔۔۔۔۔زاویار کو لگا وہ لیٹ ہونے کی وجہ سے کہہ رہی ہے

یار ابھی پورا ایک گھنٹہ باقی ہے،اور تُم ابھی سے میری نیند خراب کر رہے ہو ۔۔۔۔۔۔۔وہ کمفرٹر ہٹاتے اُٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

تو اٹھو گی ناشتہ وغیرہ کرو گی تیار ہو گی ایک گھنٹہ گزر ہی جائیگا۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں نہ،ان سب میں آدھا گھنٹہ لگتا ہے بس اور میں تیار ہو جاتی ہوں، خیر اب میری نیند خراب ہو ہی گئی ہے تو اُٹھ جاتی ہو۔۔۔۔۔۔۔وہ افسوس سے کہتی واشروم کی طرف بڑھ گئی جب کے زاویار اُسے دیکھ رہا تھا کیسی لڑکی تھی جسے تیار ہونے کے

لیئے آدھا گھنٹہ کافی تھا اور یونیورسٹی لیٹ ہونے سے زیادہ اپنی نیند خراب ہونے کا افسوس تھا۔۔۔وہ سر جھٹکتے اپنے کپڑے لیئے ڈریسنگ کی طرف بڑھ گیا کیوں کہ وہ جاگنگ والے حلیئے میں تھا۔۔۔۔۔۔۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ اپنی گھڑی پہنتے ہوئے ڈریسنگ رُوم سے باہر نکلا تھا جہاں سامنے بیٹھی زوِش کو دیکھ کر اُسے حیرت ہوئی تھی جو اپنی پوری تیاری کے ساتھ صوفے پر بیٹھی جُھک کر شوز کے لیسز میں اُلجھی ہوئی تھی، وہ واقعی اتنے کم وقت میں پوری طرح تیار بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔اُسے شوز کے ساتھ اُلجھا دیکھ کر وہ اُسکے پاس آگیا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں بس یہ لیسز بندھ نہیں رہے۔۔۔۔۔سر جھکائے ہی وہ اُسے اپنی الجھن بتا رہی تھی جب کے زاویار اُسکے ہاتھوں کی حرکت کو دیکھ رہا تھا، اجنہیں دیکھ کر

www.novelsclubb.com

صاف پتا چل رہا تھا کے وہ پہلی بار لیسز باندھ رہی ہے اور اگر وہ اسی طرح لگی رہی تو لیسز تو نہیں بندھنے۔۔۔۔۔

تُم نے پہلے کبھی لیسز بندہ کی ہے ہیں۔۔۔۔۔۔وہ فرصت سے اُسکے چہرے کو دیکھ کر تجسس سے پوچھنے لگا۔۔۔

نہیں، ہمیشہ مانو یا حور ہی میرے لیسز باندھتی تھی مجھے باندھنے نہیں آتے ۔۔۔۔۔۔وہ اب تھکے انداز میں اُسے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

اندازہ ہو گیا تھا مجھے۔۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ زمین پر پنجو کے بل بیٹھ کر ہاتھ اُسکے شوز کی طرف لے کر جانے لگا جب زوِش نے اپنے پاؤں اچانک پیچھے کر لیئے۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔

لیسز باندھ رہا ہو یار پاؤں آگے کرو۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔

میں خود باندھ لوں گی تُم میرے پاؤں کو ہاتھ نہیں لگاؤ۔۔۔۔

اگر تم اسی طرح باندھتی رہی تو رات اسی میں گزر جائیگی اور پھر بھی یہ نہیں بندھے گے۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ زبردستی پاؤں آگے کی ئے اُسکے لیسز باندھنے لگا اور زوش اُسے دیکھنے لگی جو دنیا کے سامنے مغرور شہزادہ بنا پھرتا ہے اور اس وقت جُھک کر اسکے شوز کے لیسز باندھ رہا ہے۔۔۔۔

ہو گئے، اب چلیں۔۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور زوِش سر اثبات میں ہلاتی اُسکے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

****

کلاسز ختم ہو چکی تھیں اور وہ دونوں یونیورسٹی کے کیفیٹریہ میں بیٹھے ہوئے تھے کے زاویار کو مصطفیٰ کی شکل دیکھتے ہوئے کچھ یاد آیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ویسے کیا سوچا ہے تُو نے کیا کرنے کا ارادہ ہے آگے۔۔۔۔۔

کس بارے میں۔۔۔اُسے سمجھ نہ آیا

حوریہ کے بارے میں۔۔۔۔زاویار نے معاملہ سمجھایا حوریہ کے نام پر اُسکے

چہرے پر مسکراہٹ سج گئی۔۔۔

کیا کرنا ہے بس سنڈے کا ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

سنڈے کا ویٹ کیوں۔۔۔۔۔

سنڈے کو ماما بابا کو لے کر جاؤ گا اُسکے گھر رشتے کے لیئے۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے اپنی

بات پوری کرتے ہوئے کُرسی کے ساتھ پُشت لگائی۔۔۔

کیا سچ میں۔۔۔۔مطلب تو نے بھی شادی کا ارادہ کر ہی لیا۔۔۔۔

ہاں اور بھابھی کیسی ہے میری۔۔۔۔۔۔

کیسی ہو سکتی ہے وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔

کیا تُو نے اُسے بتایا کے تو اُس سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔یک لفظی جواب دے کر وہ موبائل میں کچھ دیکھنے لگ گیا

کیوں۔؟؟

میرے بتانے سے کیا ہو گا۔۔۔۔اُسنے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

کیا مطلب کیا ہو گا تیرے بیوی ہے تُجھے اُسے بتانا چاہیئے۔۔۔

جب کوئی عورت خود تمہاری طرف رجوع کرے تو وہی تمہاری زندگی بڑھا سکتی ہے ورنہ عورت سے محبت کرنا صرف محنت ہے اور یک طرفہ محنت سے انسان تھکتا ہے سکون حاصل نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔۔

اور میں اُسے اپنی محبت کا احساس دلا دوں گا۔۔۔اُسنے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ مصطفٰی کو مطمئن کرنا چاہا۔۔۔۔

****

یار زِوش تمھیں زاویار بھائی نے اجازت دے دی پڑھنے کی مجھے تو لگا تھا کے میں اکیلی ہی اب اس یونیوسٹی میں خوار ہو گی۔۔۔۔۔۔۔

نہیں نہیں ہم دونوں ساتھ میں ہی خوار ہو گے، وہ کیا ہے نہ میرے سسرال والوں کی سوچ بڑی ہے اور ظرف بھی۔۔۔۔وہ دھیما سا مسکراتے ہوئے گہری بات کہہ گئی تھی۔۔۔۔

چل اچھا ہے اسی بہانے میں روز تُم سے مل تو لیا کرو گی، ویسے بھی جب سے شادی ہوئی ہے ایک بار بھی تُم نے گھر کا چکر نہیں لگایا۔۔۔۔۔فاطمہ اُسکے ساتھ چلتے ہوئے مصنوئی ناراضگی سے بولنے لگی۔۔۔

اچھا تُم زیادہ ناراض نہیں ہو آو گی کسی دِن، ابھی چلیں مجھے بہت بھوک لگی ہوئی ہے ۔۔۔۔معصومیت سے کہتی وہ فاطمہ کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کہنے لگی جس پر فاطمہ اپنی مصنوعی ناراضگی چھوڑ کر اُسکے ساتھ کیفیٹیریہ کی طرف جانے لگی۔۔۔

ایکسکیوز می، یہ آپکے لیئے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔وہ دونوں اپنے لنچ کا ویٹ کرتی ہوئی ٹیبل پر بیٹھی تھیں کے ایک لڑکی اُنکے پاس آکر رکی۔۔۔۔۔۔

میرے لیئے۔۔۔۔۔۔لڑکی کے ہاتھ میں سفید گلاب دیکھتے وہ حیرت سے اپنی طرف اشارہ کیا پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

جی زوِش آپکا ہی نام ہے نہ۔۔۔۔۔لڑکی نے مُسکراتے ہوئے اُسے جواب دیا

۔۔۔۔

لیکن تُم یہ مجھے کیوں دے رہی ہو اور یہ کہاں سے لائی ہو کیوں کے پوری یونیورسٹی میں سفید گلاب تو ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔۔وہ اُسکے ہاتھ سے گلاب لیتے ہوئے چہک کے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

ہاں وہ بس ایسے ہی مل گیا تھا تو تمھیں دینے کا سوچ لیا۔۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اُسکے کہنے پر لڑکی وہاں سے چلی گئی جب کے وہ دوبارہ گلاب کی خوشبو کو سونگھنے لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔

اوہو تو سفید گلاب کی دیوانی کو آج یہ گلاب مل ہی گیا۔۔۔۔۔۔

ہاں تمھیں تو پتا ہے مجھے یہ کتنا پسند ہے۔۔۔۔۔۔وہ خوشی سے چہکتے ہوئے بتا رہی تھی اور اسکی بات پر فاطمہ بھی مسکرا دی کیوں کے وہ اسے آج کافی وقت بعد مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

****

www.novelsclubb.com

گڈ افٹر نون سر۔۔۔۔۔۔

گڈ افٹر نون سٹوڈنٹس۔۔۔۔۔۔جیسا کے آپ سب کو پتا ہے کہ یونیورسٹی میں ہر فیکلٹی کا پروجیکٹ کمپیٹیشن ہو رہا ہے اور ہر فریشرز کا ایک ایک سینئر کے ساتھ

پیئر بنایا جائیگا جو کے آپ کو پروجیکٹ بنانے میں ھیلپ کریں گے۔۔۔۔۔۔ so here's your seniors۔۔۔پروفیسر نے auditorium میں ایک سائڈ پر بیٹھے (B.BA) سینئرز کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہائے کاش اِس والے سینئر کا پیئر میرے ساتھ بن جائے کتنا ہینڈسم ہے یار ۔۔۔۔۔۔ماہنور کو اپنے پاس کھڑی ایک لڑکی کی آواز آئی جو بُراق کو دیکھے کمنٹ کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

سو، مس کائنات آپ کا پیئر ہے مسٹر بُراق کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔کائنات تو اپنے ساتھ بُراق کا نام سن کر ہواؤں میں اُڑنے لگی۔۔۔۔۔۔

مس ماہنور آپکا پیئر ہے حسنین کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔

اسی طرح پروفیسر نے باقی سب اسٹوڈنٹس کے پیئر بنائے اور سب کو اچھے سے اپنا پروجیکٹ بنانے کی ہدایت دیتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔۔۔۔

ہیلو، میں حسنین.....اُسنے auditorium سے باہر نکلتی ہوئی ماہنور کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔ماہنور نے رسماً جواب دیا۔۔۔

سو، آپ ابھی فری ہیں تو آجائیں ہم پروجیکٹ پر کام شروع کرتے ہیں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے چلیں۔۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ دونوں لائبریری کی طرف چل دیئے۔۔۔

******

یہ والا آئیڈیا کیسا ہے۔۔۔۔۔کائنات خوشی سے لیپ ٹاپ بُراق کو دیکھاتے ہوئے بولی

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔۔بُراق نے بنا اُسکی طرف دیکھے جواب دیا اُسکی نظر سامنے ٹیبل پر بیٹھی ماہنور پر تھی جو کہ حسنین کے ساتھ بیٹھی لیپ ٹاپ میں کچھ دیکھنے میں مصروف تھی اور ساتھ ساتھ وہ دونوں باتیں بھی کر رہے تھے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اُسکے ماتھے پر بے شمار بَل پڑے جب اُسنے ماہنور کو حسنین کے ساتھ بیٹھے مسکراتے دیکھا۔۔۔۔

کل بناتے ہیں پروجیکٹ ہم ابھی مجھے ضروری کام ہے۔۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے کائنات کے جواب کا انتظار کئے بنا بیگ اُٹھا کر لائبریری سے نکل گیا جب کے وہ اُسکی پُشت ہی دیکھ سکتی تھی۔۔۔

اسے کیا ہو گیا اچانک۔۔۔۔۔کائنات خود میں بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ لیپ ٹاپ میں مصروف ہو گئی

****

www.novelsclubb.com

زِوش یونیورسٹی کے گیٹ سے باہر نکلی جہاں سامنے زاویار بلیک پینٹ اور بلیک ہڈی کے اوپر لیدر کی جیکٹ پہنے گاڑی کے ساتھ پُشت لگے موبائل میں لگا ہوا تھا ۔۔۔۔۔زِوش کو دیکھتے اُسنے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہوا میں لہرایا۔۔۔۔۔۔۔اُسے دیکھنے کے بعد وہ چلتے ہوئے اُسکی طرف آئی

زاویار کے گاڑی کا گیٹ کھولنے پر زوِش نے ایک نظر اُسے دیکھا اور پھر بیٹھ گئی

وہ سامنے دیکھتے ہوئے گاڑی چلا رہا تھا جب کے زوِش نے اُسکا پورا معائنہ کرتے ہوئے پوچھا

اتنا تیار ہو کر آنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔

تیار کہاں ہوا ہوں یار سمپل سا تو ہوں اور میں اپنی یونیورسٹی سے ڈائریکٹ تمھیں لینے آگیا۔۔۔۔۔۔

اچھا تو آپ اپنی یونیورسٹی اتنا تیار ہو کر جاتے ہیں۔۔۔کس کو ایمپریس کرنے کے لیئے؟ وہ اَپنا رُخ زاویار کی طرف کرتے ہوئے بیٹھی۔۔۔

مجھے کسی کو ایمپریس کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی کبھی۔۔۔۔۔۔گاڑی کو سگنل پر روکتے ہوئے اُسنے زوِش کا چہرہ دیکھتے ہوئے جواب دیا لیکن زوِش کی

نظریں گاڑی کے باہر کسی چیز پر مرکوز پاتے دیکھ وہ وجہ جاننے کے غرض سے پیچھے پلٹا جہاں ایک بچہ گجرے ہاتھ میں لیئے بیچنے کے لیئے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

زاویار نے ایک نظر دوبارہ زوِش کو دیکھتے ہوئے بچے کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا ۔۔۔اور اُس سے گجرے خرید کے اُسے پیسے دیتے دوبارہ زوِش کی طرف متوجہ ہوا

ہاتھ لاؤ۔۔۔۔۔۔

میں۔۔۔۔۔اُسنے حیرت سے اپنی طرف اشارہ کیا۔۔۔

نہیں، میں نے اپنے لیئے خریدے ہیں میں خود پہنو گا۔۔۔۔اُسنے زوِش کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا اور اُسکا ہاتھ پکڑے اب گجرے پہنانے لگا وہ بنا نظریں جھکائے اُسکے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔کوئی کیسے کسی کی دِل کی بات بنا سنے سمجھ سکتا ہے جب کے کچھ لوگ تو سننے کے بعد بھی سمجھنا نہیں چاہتے۔۔۔۔۔۔

اب ان پھولوں کی قیمت بڑھ گئی ہے۔۔۔زاویار نے اُسکے ہاتھوں کو دیکھتے پیار بھرے لہجے میں کہا جب کے وہ بنا کچھ بولے سیدھی ہو کر بیٹھی اب گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی زاویار بھی دوبارہ گاڑی کا اسٹیر نگ سنبھال چکا تھا

****

بُراق لگاتار غصّے سے اپنے کمرے میں چکر کاٹ رہا تھا۔ تم اُسکے ساتھ کیسے مسکراتے ہوئے بات کر سکتی ہو یار۔۔۔وہ خود سے کہتے ہوئے غصّے سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ مجھے کیا ہو رہا ہے مجھے اتنا بُرا کیوں لگ رہا ہے وہ کسی سے بھی بات کرے کسی کے ساتھ بھی ہنسے مجھے کیوں فرق پڑ رہا ہے۔۔۔۔وہ خود اپنی حالت سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔۔

بُراق کچھ نہیں ہوا شاور لے اور ریسٹ کر لے آئی تھنک یہ تھکن کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔۔وہ خود کو تسلی دیتے ہوئے شاور لینے چلا گیا

****

موبائل یوز کرتے ہوئے وہ کمرے میں داخل ہوا جہاں سامنے اپنی بیوی کو گلدستے کے ساتھ مصروف پایا، وہ سفید شلوار قمیض پہنے رنگو سے بھرا دوبٹہ اور کھلے بالوں کے ساتھ وہ اس وقت سفید گلاب کی مانند ہی لگ رہی تھی اُسکا بھرپور جائزہ لینے کے بعد وہ چلتے ہوئے اُسکے پاس آیا۔۔۔

کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں یہ گلاب گلدستے میں لگا رہی تھی۔۔۔۔۔۔سفید گلاب گلدستے میں لگانے کے بعد وہ اب سیدھی کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

ہمم،اور تمھیں یہ کہاسے مل گیا۔۔۔۔

تمھیں پتا ہے مجھے یہ بہت پسند ہیں لیکن یہاں آس پاس کسی جگہ سے نہیں ملتے اور آج یہ مجھے یونیورسٹی میں ایک لڑکی نے دیا اسی لیئے میں نے سوچا اسے گلدستے میں لگا دیا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوہ آئی سی (ohh i see)۔۔۔۔۔۔۔ کچھ سوچتے ہوئے اُسنے بس اتنا ہی جواب دیا ۔۔۔ کہ دروازے پر دستک ہونے لگی

میں دیکھتی ہوں کون ہے۔۔۔۔۔۔ کہتے ہوئے وہ دروازے تک گئی اور دروازہ کھولا۔۔۔

وہ زوِش بیگم نیچے آپکے گھر والے آئے ہیں اِس لیئے آپکو بلانے آگئی۔۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں آرہی ہوں۔۔۔۔۔ ملازمہ کو کہتے ہوئے وہ دوبارہ کمرے میں آئی اور اپنا موبائل اُٹھا کر نیچے کی طرف چل دی

****

موبائل میں لگے ہوا سیڑھیوں سے اُتر رہا تھا جب کچھ آوازوں کے آنے سے اُسنے سامنے نظریں دوڑائیں جہاں ماہنور، حور بیٹھی عائشے اور زوِش سے باتیں کر رہیں تھیں

بُراق تم بھی آؤ ہمیں جوائن کرو۔۔۔زاویار نے خوش دلی سے کہا

السلام و علیکم حوریہ، کیسی ہیں آپ۔۔۔۔وہ ماہنور کو اگنور کرتے ہوئے حوریہ سے پوچھنے لگا

و علیکم السلام میں ٹھیک تم بتاؤ کیسے ہو۔۔۔۔

میں ہمیشہ کی طرح ٹھیک ہوں۔۔۔۔وہ شوخ لہجے میں کہتے ہوئے وہیں صوفے پر بیٹھ گیا

اتنے سج دھج کے کدھر جانے کا ارادہ تھا آپکا۔۔۔۔حوریہ نے اُسکی تیاری دیکھتے ہوئے پوچھا

بھئی میرا دیور ہے ہی اتنا پیارا ہلکا سا تیار ہو جائے پیارا لگتا ہے۔۔۔۔۔زوِش نے اُسکی سائڈلی جس پر وہ جتاتی نظروں سے زاویار کو دیکھنے لگا

کبھی یہ نظر کرم اپنے شوہر پر بھی کر دیں۔۔۔۔زاویار نے دھیمے لہجے میں سرگوشی نُما انداز میں کہا۔۔۔لہجے کی جلن محسوس کرتے وہ ہلکا سا ہنسی تھی۔۔۔۔

بھئی کیا باتیں چل رہی ہیں۔۔۔۔۔مہتاب صاحب بھی ریحانہ بیگم کے ہمراہ اُنکے ساتھ آ کر بیٹھ گئے

کچھ نہیں ڈیڈ وہ حوریہ کہہ رہی تھی کہ انہیں آج ماما کے ہاتھ کا کھانا کھانا ہے ۔۔۔۔۔۔بُراق نے اپنی ہنسی دبائے صفائی سے جھوٹ بولا

کتنا جھوٹ بولتے ہو، میں نے ایسا کب کہا۔۔۔۔۔حوریہ کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا

ارے بھئی تو اس میں کونسی بڑی بات ہے، میں اپنی بیٹیوں کے لیئے خود کھانا بناؤ گی ۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے محبت بھرے لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔۔۔حوریہ بس بُراق کو گھور کر رہ گئی جو کے اپنی ہنسی چھپانے میں لگا ہوا تھا۔۔۔

بیٹا، امی ابو کیوں نہیں آئے اُنکو بھی لے کے آتے نہ۔۔۔۔۔۔ مہتاب صاحب ماہنور کی طرف متوجہ ہوئے

انکل وہ آجاتے لیکن بابا کو آفس کا کچھ کام تھا اسی لئے وہ بزی تھے۔۔۔۔۔۔۔

چلو نیکسٹ ٹائم انہیں بھی لازمی لانا ہے آپ لوگوں نے ساتھ، اور خود بھی چکر لگاتے رہنا ہے۔۔۔۔۔ مہتاب صاحب کے لہجے میں محبت اور اپنائیت تھی جسے حوریہ اور ماہنور دونوں نے محسوس کیا تھا

اور اسی طرح سب بیٹھے آپس میں گفتگو کرتے رہے گفتگو کے دوران بھی بُراق نے ماہنور کو پوری طرح اگنور کیا تھا اور پھر کھانا بھی اچھے ماحول میں کھایا گیا تھا اور ایک اچھا وقت گزرنے کے بعد وہ دونوں گھر لوٹ گئی تھیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

******

وہ چائے کے کپ تھامے کمرے میں داخل ہوا تھا اور ہمیشہ کی طرح زوِش کو بالکونی میں رکھے جھولے پر بیٹھا پایا

اتنا نہیں دیکھو بیچارے کو نظر لگ جائیگی۔۔۔۔۔۔چائے کا کپ اُسے تھماتے ہوئے وہ اُسی کے ساتھ بیٹھ گیا

محبت کرنے والو کی نظر نہیں لگتی۔۔۔۔۔اُسنے زاویار کی ناولج میں اِضافہ کیا

تو کیا تمھیں چاند سے محبت ہے۔۔۔۔۔اُسنے جلن والی نظر چاند پر ڈالتے ہوئے پوچھا

ہاں میں چاند سے محبت کرتی ہوں۔۔۔۔۔

میں بھی۔۔۔۔۔وہ محبوت سا اُسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے بے اختیار ہی بولا

۔۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں، چائے بتاؤ کیسی بنی ہے۔۔۔۔۔۔اُسنے بات بدلنا چاہی

تم نے خود بنائی ہے کیا۔۔۔

ہاں میں نے خود بنائی ہے اپنے اور تمہارے لیئے ویسے میں بناتا نہیں تم پی کے بتاؤ کیسی بنی ہے مجھے سب کہتے ہیں کے اچھی بناتا ہوں ویسے تم نے ذائقہ چکھا ہوا ہے میری چائے کا۔۔۔۔۔

اِس بات پر زوِش کو اپنے ماضی میں گزری وہ داغ دار رات یاد آگئی جس نے اُسکی پوری زندگی بدل دی جس کے بعد اُسنے بہت عزیز رشتے کھوئے۔۔۔۔۔۔یہ سب سوچتے ہوئے اُسکی آنکھوں میں نمی آگئی۔۔۔

سوری۔۔۔۔۔وہ اُسکی آنکھوں کی نمی کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کس لیئے سوری بول رہے تم۔۔۔وہ نم آنکھوں کے ساتھ مسکراتے ہوئے اُسکو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زاویار اُسکی آنکھوں میں نمی دیکھ کر تڑپ اُٹھا تھا اور پھر اُسکا یہ لہجہ وہ چاہتا تھا کے وہ اُسے اپنے دِل کا حال سنائے جو جو اذیت اُسکے دِل میں ہے وہ خود اُسے بتائے اُسے اپنے غموں میں شریک کرے لیکن اُسکی یہ مسکراہٹ اُسے اذیت دے رہی تھی وہ آنکھوں میں نمی لیئے ہنس رہی تھی وہ اچھا نہیں کر رہی تھی

زندگی کی تصویر میں، عرصہ دراز سے اک لڑکی

خود کو ستائے جا رہی تھی یعنی مسکرائے جا رہی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تمھیں ایک مزے کی بات بتاتا ہوں۔۔۔۔۔زاویار سے مزید اُسکے آنسو برداشت نہیں ہو رہے تھے اِس لیئے اُسنے ٹاپک بدلتے ہوئے اُسکا دھان بٹایا

ہاں بتاؤ۔۔۔۔۔وہ نارمل ہوئی تھی

مصطفٰی حور کو پسند کرتا ہے اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہے اسی لیئے وہ سنڈے کو اپنی فیملی کو لے کر وہاں جائیگا۔۔۔۔۔۔۔

سچّی؟؟؟زوِش نے خوشی سے چہکتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے حور کی شادی ہو گی پھر میں بہت سارا انجوائے کرو گی نئے نئے کپڑے پہنو گی مزہ آئیگا۔۔۔۔۔۔

نئے نئے کپڑے تو تم ابھی بھی پہن سکتی ہو یار۔۔۔۔

ہاں لیکن گھر میں کون پہن کے گھومتا ہے اور پھر گھر میں پہننے کا فائدہ بھی نہیں کوئی تعریف نہیں کرتا۔۔۔۔۔اُسنے بے بسی سے اپنی وجہ بتائی۔۔

اوہ تو مسئلہ سارا تعریف کا ہے۔۔۔۔۔زاویار نے سمجھنے والے انداز میں کہا

ہاں نا اب بندہ اتنا تیار ہو اور کوئی تعریف نہ کرے تو بُرا لگتا ہے نہ۔۔۔۔۔

میں کروں گا تمہاری تعریف۔۔۔۔۔۔زاویار نے اُسکے مسئلے کا حل بتایا

کتنی تعریف کرو گے تم۔۔۔۔۔۔

اتنی ساری۔۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے زاویار نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے جس پر وہ کھِل کر ہنسی تھی اور زاویار اُسکی ہنسی کو دیکھتا مزید پُر سکون ہو گیا تھا۔اُسکے لیئے زوِش کی مسکراہٹ سے بڑھ کر دنیا کی کوئی شے نہ تھی وہ اِس چہرے پر مسکراہٹ لانے کے لیئے کسی بھی حد تک جا سکتا تھا۔۔۔۔

******

دوپہر کا وقت تھا جب زوِش کچن میں کھڑی روٹیاں پکا رہی تھی اور ساتھ ساتھ سالن ہر بھی نظر رکھی ہوئی تھی آج کلاسز نہ ہونے کی وجہ سے وہ یونیورسٹی نھیں گئی تھی گھر کے تمام افراد شہر سے باہر ایک شادی میں گئے ہوئے تھے زوِش بہت بار بولنے پر بھی نہ گئی تھی اور پھر زاویار بھی خاندان کی شادیوں میں نہیں جاتا تھا اسی لیئے اسی لیئے ریحانہ بیگم نے اُس پر کوئی جبر نہ کیا۔۔۔۔۔شادی کے بعد آج پہلا دن تھا جب وہ کچن میں کھڑی خود کھانا بنا رہی تھی کیوں کے عموماََ ریحانہ بیگم خود کھانا بناتی ہے اور اُنکی غیر موجودگی میں ملازمہ بنا دیتی ہے لیکن زوِش نے تمام ملازمین کو چھٹّی دے دی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زاویار یونیورسٹی سے لوٹا گاڑی پارک کرتا گھر میں داخل ہوا جہاں اُسے خاموشی کے علاوہ کچھ نہ دکھا اتنے میں کچن سے آتی آوازوں کی وجہ سے وہ کچن کی طرف آیا تھا

۔۔۔۔

وہ پنک شلوار قمیض پر دوبٹہ گلے میں ڈالے بالوں کا رف سا جوڑا بنائے چہرے پر پسینے کی بوندیں لیئے کام میں مصروف تھی زاویار نے پہلی بار اُسے اِس رُوپ میں دیکھا تھا جس میں اُسے اپنی محبوب بیوی شہزادی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔ جوڑے سے کچھ آوارہ لٹیں نکل کر باہر آرہی تھیں جنہیں وہ جھنجھلاتے ہوئے پیچھے کر رہی تھی۔۔۔

مُجھ کو یہ گردشِ ایام نہیں چھوڑتی،

ورنہ میں آؤ تُجھے پیار کروں تیرے بال سنوارو۔۔

www.novelsclubb.com

اِس مشرقی رُوپ میں وہ زاویار کو دنیا کی سب سے خوبصورت عورت لگ رہی تھی نہ جانے کتنے ہی ارمان اُسکے دل میں جاگ اٹھے تھے وہ اُن سب ارمانوں پر فاتحہ پڑھتے کچن کے اندر بڑھا۔۔۔

تُم کچن میں کیا کر رہی ہو اور ملازم کہاں ہے سارے۔۔۔۔

وہ اُن سب کو میں نے چھُٹّی دے دی۔۔۔۔۔۔

لیکن کیوں۔۔۔۔۔

کیوں کے میرا دِل کر رہا تھا۔۔۔۔اُسنے کندھے اُچکائے جواب دیا

لیکن تُم خود کیوں کوکنگ کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔

وہ میرا دِل کر رہا تھا میں خود کو کنگ کر واسی لیئے سب کو چھُٹّی دے دی۔۔۔۔۔

اُسنے توے پر روٹی ڈالتے ہوئے کہا

یار تم تو بلکل گول روٹی بنا رہی ہو۔۔۔۔وہ وہی اُسکے ساتھ کھڑا ہوا اب باتیں کر رہا تھا اِس بات پر زوِش نے ایک نظر اُسکو دیکھ کر مسکراتے ہوئے ہاتھ پیچھے کیا تھا کے ہاتھ گرم توے سے لگا جسے بر وقت اُسنے پیچھے کر لیا تھا

آہ۔۔۔۔ہاتھ کی جلن پر وہ سسکی تھی

www.novelsclubb.com

یار کیا کرتی ہو تُم دیکھ کے کام کرتی نہ۔۔۔۔۔ وہ پریشانی سے کہتا اُسکا ہاتھ پکڑے کچن سے باہر لے آیا تھا اور ٹیبل پر بٹھاتے اب باکس سے پٹی نکالے ہاتھوں پر لگا رہا تھا۔۔۔

اتنا بھی نہیں جلا یار جو تُم پٹّی لگا رہے۔۔۔۔۔۔

تُم چُپ کرو تمھیں کیا پتا کتنا جلا ہے اندر سے اور کتنا نہیں اور تُم بچی ہو جو کیا آنکھیں کس لیئے دی گئی ہیں؟ دیکھنے کے لیئے نہ انسے کچھ کام لو۔۔۔۔۔ وغصّے اور پریشانی کی ملی جُلی کیفیت میں بولتا اُسکی کلائی پر دوائی لگا کر اب سنی پلس لگا رہا تھا۔۔۔ زوِش اُسکے چہرے کو دیکھنے میں مصروف تھی جہاں پریشانی اور تکلیف واضح تھی اُسکے والد کے بعد یہ پہلا آدمی تھا جو اُسکی اتنی چھوٹی سی چوٹ پر اتنا پریشان ہو رہا تھا جو اُسکی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھ رہا تھا۔۔۔

درد زیادہ تو نہیں ہو رہا نہ۔۔۔۔ پٹّی کرنے کے بعد وہ اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیئے بے چینی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔جواب دیتے وہ خاموشی سے اُسکے چہرے پر نظریں جمائے بیٹھی تھی

اُسے اپنے لیئے کسی کی اتنی پرواہ اور بے چینی دیکھ کر اچھا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔لیکن وہ

تو انسانیت کے ناطے کر رہا ہے کیوں کے اُسے تو کوئی اور پسند ہے نہ۔۔۔۔۔فارم

ہاؤس میں زاویار کے دیئے ہوئے جواب کو یاد کرتے وہ بس اتنا ہی اندازہ لگا سکی کے

وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے اِس سے تو صرف مجبوری کے تحت شادی کی تھی جسے

وہ نبھا رہا ہے اور وہ پیشے کا ڈاکٹر ہے اسی لیئے وہ سب کے زخموں کی پٹّی ایسے ہی کرتا

ہے۔۔۔۔اُسے یہ بات آج پہلی دفعہ بری لگی تھی کے وہ کیوں کسی اور کو پسند کرتا

ہے خود کی سوچ پر مٹّی ڈالتے وہ کُرسی سے اٹھنے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

کدھر۔۔۔۔اُسکی کُرسی سے اٹھتے دیکھ زاویار نے پوچھا۔۔

وہ کھانا لینے جا رہی کچن سے بھوک لگ رہی ہے نہ۔۔۔۔۔

تُم بیٹھو یہاں میں خود لے آتا ہو۔۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے وہ کچن سے کھانے لے کر آیا

۔۔۔

میرے لیئے نہیں لائے۔۔۔۔وہ ایک پلیٹ میں رکھے کھانے کو دیکھ کر پوچھنے لگی ۔۔۔۔

ایک پلیٹ کم ہے کیا۔۔۔۔۔زاویار کو اُسکی بات سمجھ نہ آئی تھی

یہ تو تمہاری پلیٹ ہے نہ میری کہاں ہے۔۔۔۔۔اتنے معصومیت بھرے لہجے میں کہتی ہوئی وہ اُسے بہت پیاری لگی تھی وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے نوالے بنانے لگا اور بنانے کے بعد نوالہ زوِش کے منہ کے سامنے کیا جس پر اُسنے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

دیکھو بیگم ایک ہی پلیٹ سے کھائے گے ہم دوسری بات آپکے ہاتھ پر لگی ہوئی ہے اِس لیے میرے ہاتھ سے کھائیں۔۔۔۔

اتنی بھی نہیں لگی ہوئی میں خود کھالو گی۔۔۔اُسکے ہاتھ سے نوالہ کھاتے ہوئے وہ بولی تھی۔۔۔۔

پھر بھی، کھالو میرے ہاتھوں سے میں نے آج تک کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں کھلایا

اچھا تُم خود بھی کھاؤ------

کیسا بنا ہے-----وہ بہت اچھا پکاتی تھی اور اس کے چکھنے پر اُمید بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی لیکن اسے زِچ کرنے کے لیئے وہ کچھ نہ بولا جس پر زوِش نے ہلکا سا منہ بنایا اسکی یہ ادا اُسے بہت پیاری لگی تھی لیکن چہرے پر آنے والی مسکراہٹ کو وہ چھپا گیا----

میری بیگم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے تو مزیدار تو بننا ہی تھا---وہ دل سے اُسکی تعریف کر رہا تھا اور اِس تعریف پر وہ بلکل ایسے ہی خوش ہوئی تھی جیسے کوئی بڑا انعام جیت لیا ہو------

کھانا کھانے کے بعد وہ وہیں ہال میں صوفے پر بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی جب کے زاویار بھی اُسی صوفے پر بیٹھے لیپ ٹاپ میں کچھ کام کر رہا تھا۔۔۔

سنو۔۔۔۔وہ ٹی وی سے نظریں ہٹاتے زاویار کی طرف رُخ موڑ کر بولی

حکم۔۔۔۔اُسنے لیپ ٹاپ کی سکرین پر نظریں جمائے جواب دیا۔۔

وہ مجھے چائے پینی ہے۔۔۔۔

تو جا کے بنالو اپنے لیئے بھی اور میرے لیئے بھی۔۔۔۔ نظریں اب بھی لیپ ٹاپ کی سکرین پر تھیں

تُم اچھی بناتے ہو۔۔۔۔اِس بات پر زاویار نے اُسکے ارادے سمجھتے ہوئے نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا جو اُمید بھری نظروں سے اِسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

لڑکی میرا بہت ضروری کام ہے تُم بنادو یار۔۔۔۔وہ کہتا دوبارہ اپنے کام میں لگ گیا

۔۔۔۔

حکم تو ایسے کہا تھا جیسے ساری بات مان لینی ہے۔۔۔۔وہ بڑبڑاتے ہوئے منہ کے زاویے بناتی دوبارہ ٹی وی دیکھنے لگ گئی۔۔۔۔۔۔اُسکی اِس طرح ناراضگی پر اُسے بہت پیار آیا تھا۔۔۔۔اور پھر لیپ ٹاپ سائڈ پر رکھتے وہ کچن کی جانب بڑھ گیا اُسے کچن کی طرف جاتا دیکھ زوِش خوشی سے اب دوبارہ ٹی وی دیکھنے میں مصروف ہو گئی

*****

حور بیڈ پر بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی جب لگاتار ماہنور کے فون کی بیل بج جا رہی تھی

مانو یار تمھارا فون کب سے بج رہا ہے۔۔۔۔۔۔اُسنے واشروم سے نکلتی ہوئی ماہنور کو کہا جو گیلے بال ٹاول سے سکھاتی ہوئی باہر آ رہی تھی۔حور کی بات سنتے ہوئے اُسنے موبائل اُٹھا کر دیکھا جہاں حسنین کا نام جگمگا رہا تھا اُسنے موبائل کو بند کرتے ہوئے وہی رکھ دیا اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوتی اب بالوں میں کنگی کرنے لگی جب دوبارہ فون کی بیل بجی۔۔۔۔۔

کس کی کال ہے۔۔۔۔ حور نے اُس کی پُشت دیکھتے ہوئے پوچھا

حسنین ہے میرا سینئر اور پروجیکٹ پارٹنر۔۔۔۔۔

تو کال اُٹھا لو یار ہو سکتا ہے کوئی ضروری کام ہو۔۔۔۔

کوئی ضروری کام نہیں ہے، کل یونیورسٹی جا کے پوچھ لوں گی۔۔۔۔ اُسنے ڈریسنگ ٹیبل کے مرر سے سامنے بیٹھی حور کو جواب دیا اور دوبارہ اپنے بال کنگی کرنے لگ گئی۔ حور بھی خاموشی سے دوبارہ اپنی بُک پڑھنے لگ گئی۔۔۔۔۔

یار حور تُم نے کچھ نوٹ کیا تھا کل۔۔۔۔۔۔۔ وہ کنگی ہاتھ میں لیئے بیڈ پر حور کے پاس آکر بیٹھی تھی

کیا۔۔۔ اُسنے بُک پڑھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

زوِش کل خوش نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔ ماہنور کی بات پر حور نے بُک بند کرتے ہوئے نظریں اُٹھا کر دیکھا

www.novelsclubb.com

اور تمھیں لگتا ہے کے وہ دل سے بھی خوش تھی وہ زوِش ہے اگر وہ لوگوں کو ہنسانا جانتی ہے تو اپنے غم چھپانا بھی جانتی ہے وہ جتنی شرارتی ہے اُس سے کئی زیادہ سمجھدار بھی ہے وہ اپنے سارے غم اور تکلیفیں اپنے دل میں رکھ کر سب کے سامنے مسکرانے کا ہنر جانتی ہے۔۔۔۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے وہ اب بھی صائم بھائی سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔ماہنور نے اُسکا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

میں یہ تو نہیں جانتی لیکن اتنا جانتی ہوں کے وہ کسی کا حق نہیں مارتی اُسکی شادی زاویار بھائی سے ہوئی ہے تو اُسکی زندگی میں صائم کے لیئے کوئی جگہ نہیں ہوگی وہ اپنی اُسی زندگی میں خوشیاں ڈھونڈنے کی کوشش کرے گی۔۔۔۔۔تُم یہ سب چھوڑو جا کے کھانا کھالو۔۔۔۔۔وہ اُسے کہتے ہوئے دوبارہ اپنی بُک کھولے پڑھنے لگ گئی جب کے ماہنور کنگی ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے اپنا دوبٹہ اٹھاتے روم سے باہر نکل چُکی تھی۔۔۔۔۔۔

******

زاویار کب سے زوِش کو دیکھ رہا تھا جو اِس گیم میں دوسری بار چیٹنگ کر رہی تھی زاویار بنا کچھ بولے بس اُسکی چیٹنگ میں ساتھ دے رہا تھا کیوں کے وہ بار اپنی جیت پر بچوں کی طرح اچھلتی اور خوش ہو رہی تھی اب کی بار بھی وہ جیتنے پر خوشی سے اچھل رہی تھی اور وہ محبوت سا صرف اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اُس لڑکی میں دُنیا کی ہر ادا تھی وہ شرارتی تھی معصوم تھی سمجھدار تھی چھوٹی چھوٹی چیزوں پر خوش ہو جانے والی اپنے ہر غم کو اپنی ہنسی میں اُڑانے والی۔۔۔ زاویار کو محسوس ہوا کے وہ اِس چہرے پر خوشی لانے کے لیئے کسی بھی حد تک جا سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں ابھی بیٹھے دوبارہ لڈّو کھیلنے لگے تھے کے سامنے دروازے سے اندر آتے زین کو دیکھ کر زوِش خوشی سے اُنکی طرف جانے لگی تھی کے پیچھے سے آتے دوسرے شخص کو دیکھ کر اُسکی خوشی مدھم پڑ گئی۔۔۔۔ زاویار اُسکے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ چُکا تھا

السلامُ علیکم زین بھائی۔۔۔وہ خود کو نارمل کرتی ہوئی آگے بڑھی تھی۔۔۔

وعلیکم السلام گڑیا۔۔۔۔زین سے خوش دلی سے اُسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

السلامُ علیکم۔۔۔رسماً وہ صائم کو سلام کرتی زین کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔۔۔

زاویار خوشی سے زین سے گلے ملنے کے بعد صائم سے بھی ملا تھا وہ دونوں ایک صوفے پر بیٹھ گئے تھے جب کے زوِش اور زاویار سامنے والے صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

آپ آج کیسے آگئے زین بھائی۔۔۔۔۔

آپکو تو یاد آئی نہیں سوچا میں خود ہی جا کے مل لوں اپنی بہن سے۔۔۔۔زین نے شکوہ کرتے ہوئے کہا

مجھے یاد نہیں آئی تو آپ کونسا آ گئے تھے۔۔۔اُسنے بھی منہ بناتے ہوئے جواب دیا

اچھا چلو حساب برابر ہو گیا۔۔۔۔وہ ہنستے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

زاویار کی نظر صائم پر تھی جو کے زوِش کو دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔

تُم کیسے ہو صائم۔۔۔زاویار نے اُسکی نظر زوِش سے ہٹانے کے لیئے اپنی طرف متوجہ کیا

میں ٹھیک تُم بتاؤ۔۔۔۔۔

میں بھی ٹھیک۔۔۔۔

تُم دونوں لڈّو کھیل رہے تھے کیا۔۔۔۔زین نے سامنے پری لڈّو کو دیکھتے ہوئے پوچھا

ہاں وہ میری شہزادی کا دِل کر رہا تھا تو اسی لیئے ہم کھیلنے لگ گئے۔۔۔۔۔زاویار نے شہزادی لفظ پر خاصا زور ڈالتے ہوئے صائم کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

زین بھائی آپ کھیلیں گے کیا۔۔۔۔اُسنے خوشی اور اُمید سے پوچھا

www.novelsclubb.com

ہاں کیوں نہیں میری چھوٹی بہن بولے اور میں نہ کھیلوں ایسا ہو سکتا ہے کیا- چلو آجاؤ کھیلتے ہیں لیکن ٹیم ٹیم والا کھیلیں گے۔۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے بادشاہ اور اُسکی شہزادی ایک ٹیم میں اور تُم دونوں ایک ٹیم میں ۔۔۔۔۔زاویار نے کہتے ہوئے زوِش کی طرف دیکھا جو مسکراتی نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اور پھر وہ چاروں بیٹھے گیم کھیلنے لگے۔۔۔۔۔

یار زوی تمھارے یہ نمبر نہیں آئے تھے تُم چیٹنگ کر رہی ہو۔۔۔

زین بھائی یہی نمبر آئے تھے سچی میں۔۔۔۔۔اُسنے سچ ماننے سے انکار کیا

یار زاویار تُم دیکھ رہے تھے نہ تُم بتاؤ کیا نمبر آئے تھے۔۔۔۔۔زین کے کہنے پر اُسنے اپنے ساتھ بیٹھی اپنی بیگم کو دیکھا جو معصومیت آنکھوں میں سجائے اُسے دیکھ رہی تھی

جو میری شہزادی کہے گی وہی ہو گا اُسنے کہہ دیا مطلب کے وہی سچ ہے۔۔۔۔۔وہ مسکراتی آنکھوں سے اُسکو دیکھتے ہوئے جواب دے رہا تھا جہاں اپنے حق میں جواب سننے کے بعد زوِش کے چہرے پر خوشی کی لہریں تھی۔۔۔۔

چیٹنگ بھی تو کر سکتی ہے وہ۔۔۔۔صائم نے اُسکی بات سنتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا

میری زوِش بہت معصوم ہے وہ چیٹنگ نہیں کر سکتی۔۔۔اُسنے سنجیدگی سے جواب دیا تھا

صحیح کہہ رہے ہیں بھائی میری بھابھی بہت معصوم اور پیاری ہیں۔۔۔بُراق ہاتھوں میں چابیاں اُچھالتا ہوا اندر آتے ہوئے بولا اور چاروں سے سلام کرتا وہ ابھی زوِش کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔۔۔

تُم تو شادی میں گئے ہوئے تھے نہ واپسی کیوں آ گئے اتنے جلدی۔۔۔۔

وہ کیا ہے نہ بھابھی مجھے وہاں مزہ نہیں آ رہا تھا اور وہ میرے پاس اتنی پیاری بھابھی نہیں تھی اس لیئے میں بور ہو گیا تھا تو واپس آ گیا۔۔۔۔ براق نے شرارتی انداز میں جواب دیا۔۔۔۔۔

زین نے زوِش کے دونوں سائڈ پر بیٹھے اُن دونوں بھائیوں کو دیکھا جو اسکو ہر ممکن کوشش سے خوش رکھ رہے تھے اور اُسکا ساتھ دے رہے تھے۔۔۔۔ زین کو بڑا بھائی ہونے کے ناطے اس وقت زوِش کے لیئے دِل سے خوشی ہو رہی تھی

۔۔۔۔۔۔

صائم بھی اُن دونوں کے بیچ بیٹھی زوِش کو دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر خوشی اور غرور تھا جیسے اُسنے دُنیا فتح کر لی ہو اور اُسکے پاس دو مضبوط سہارے ہوں۔۔۔۔

اُسے اپنی کی گئی غلطی پر رج کے پچھتاوا ہو رہا تھا۔۔۔

*****

رات کا وقت تھا کھانا کھانے کے بعد وہ سب باہر لاؤنج میں بیٹھے چائے پیتے ہوئے باتیں کر رہے تھے اور بُراق صائم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جب کے زوِش، زاویار اور زین سامنے کُرسی پر بیٹھے کسی بات پر باتیں کرتے ہوئے ہنس رہے تھے۔۔۔۔۔

جانتا ہوں میری بھابھی ہنستے ہوئے اچھی لگتی ہیں لیکن اتنا نہیں دیکھیں اُنکا شوہر بُرا مان جائیگا۔۔۔۔۔ بُراق نے ساتھ بیٹھے صائم سے کہا جسکی نظر زوِش پر تھی۔۔۔

کیا مطلب ہے اِس بات کا۔۔۔۔ صائم نے اُسکی طرف چہرہ پھیرتے ہوئے غصّے سے پوچھا

مطلب یہی کے وہ اپنی بیوی پر کسی کی نظر برداشت نہیں کر سکتے نہ۔۔۔۔ اُسنے نارمل لہجے میں بھی اُسے بہت کچھ سمجھا دیا تھا۔۔۔۔۔ صائم غصّے میں وہاں سے اُٹھتا دُور جا کر کھڑا ہو گیا جب کے بُراق اب بھی اُسے شرارتی مسکراہٹ سجائے دیکھ رہا تھا۔۔ کچھ دیر باتوں میں مشغول رہنے کے بعد وہ دونوں زوِش سے ملتے ہوئے اپنے گھر چل دیئے تھے اُنکے جانے کے بعد زوِش کے چہرے پر آئی مرجاہٹ کو زاویار

نے نوٹ کر لیا تھا وہ سونے کا بہانہ کرتی اپنے کمرے میں جا چکی تھی جب کے زاویار

اور بُراق بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔

****

زاویار کمرے میں داخل ہوا جہاں اندھیرا اور خاموشی چھائی ہوئی تھی بالکونی کے

سامنے بیڈ کے ساتھ فرش پر بیٹھی زوِش کو دیکھتا وہ خاموشی سے اُسکے ساتھ آکر بیٹھ

گیا۔۔اُسنے ایک نظر اُسے دیکھا جو گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی ہوئی تھی

اپنے پاس کسی کی موجودگی کا احساس ہوتے ہوئے سر گھٹنوں سے اوپر اٹھائے وہ

اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

کیوں آیا تھا وہ یہاں۔۔۔۔اُسکی رندھی ہوئی آواز پر زاویار نے اُسے دیکھا جسکی

آنکھیں رونے کی وجہ سے سُرخ ہو چُکی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا تُم جب بھی اُسے دیکھو گی تو ایسے ہی رو گی۔۔۔۔اُسنے اپنے تڑپتے ہوئے دِل سے پوچھا۔۔۔

میں رونا نہیں چاہتی تھی میں اتنی کمزور نہیں بننا چاہتی تھی لیکن میں کیا کروں اُسے دیکھ کر مجھ سے کنڑول نہیں ہوا وہ کیوں آیا تھا وہ۔اُس نے یہاں آکر میرے زخموں کو دوبارہ سے کُریدا ہے۔۔۔کیا اُس ایک رات میں سچ میں اتنی بدکردار ہو گئی تھی کے اُسنے مجھے چھوڑنے میں وقت تک نہ لیا تھا۔۔۔آنکھوں سے موتیوں کی برسات اب دوبارہ سے شروع ہو گئی تھی۔۔

زوِش میری جان دیکھو ایسے نہیں رو پلیز۔۔۔وہ اُسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیئے محبت سے بول رہا تھا اگلے ہی لمحے وہ اُسکے گلے سے جا لگی،اُسکی شرٹ مضبوطی سے پکڑے وہ اُسکی گردن میں چہرے چھپائے رونے لگی۔۔۔

میں اتنی کمزور تو نہیں تھی کے ایک شخص کے لیئے رونے لگ جاؤ۔۔۔تُ۔۔تُم جانتے ہو نا میں نے اُس سے روتے گڑگڑاتے ہوئے محبت کی بھیک مانگی تھی

مجھ۔۔۔۔ مجھے یاد ہے اُسنے میرے آنسوؤں کا احساس تک نہ کیا تھا۔۔۔۔۔۔

زاویار کو اپنی شرٹ بھیگتی ہوئی محسوس ہوئی وہ اپنا غصہ ضبط کیے بیٹھا تھا اُس سے یہ روتی ہوئی آنکھیں نہیں دیکھی جا رہی تھیں لیکن وہ ضبط کیے بیٹھا تھا کیوں کے وہ چاہتا تھا کے وہ آج اپنے دل کا سارا غبار نکال دے وہ اپنے دِل میں لی ہوئی ساری تکلیفِ اور غموں کو دِل سے نکالے۔۔۔۔۔

مجھ۔۔۔ مجھے تکلیف ہو رہی ہے م۔۔ میں کیا کرو۔۔۔۔۔۔ اِس وقت کوئی زاویار سے پوچھتا ازیت کی حد کیا ہوتی ہے تو وہ بتاتا جسم کی ساری رگیں کٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں جب آپ اپنے محبوب کے منہ سے اُسکے محبوب کی باتیں سنو وہ بتا سکتا تھا کے ضبط کرنا کسی کہتے ہے جب آپکا محبوب آپکے گلے لگ کے روئے لیکن کسی اور کے لیئے۔۔۔۔۔

بات معیوب بھی ہے، اور بہت خوب بھی ہے

میرا محبوب کسی اور کا محبوب بھی ہے۔۔

م۔۔میں اُسکے لیئے نہیں رو رہی میں اُسکی وجہ سے رو رہی ہو میں اپنے کیئے گئے بھروسے پر رو رہی ہو_م۔۔میں کیا کروں مجھے تکلیف ہو رہی ہے ٹ۔۔۔تُم پلیز مجھے کچھ وقت کے لیئے خود کے اتنے قریب رکھ لو کہ میں پچھلی تمام اذیتیں بھول جاؤ۔۔۔وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے اُسکے گرد مضبوطی سے بازو ڈالتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

میں کہیں نہیں جارہا میں یہی ہو ہمیشہ تمھارے پاس۔۔۔وہ اُسے خود سے لگاتا اپنے ہونے کا احساس دلا رہا تھا

ت۔۔تُم بھی کسی اور سے محبت کرتے ہو نا میں جانتی ہوں مجھ سے تو تم زبردستی کی کی گئی شادی نبھارہے ہو نا میں اِس قابل نہیں ہو نا کے کوئی مجھ سے محبت کرے

۔۔۔۔

زوِش پلیز رونا بند کرو کیوں مجھے تکلیف دے رہی ہو۔۔۔۔اذیتوں کے تمام نشتر اُسے اپنی رگوں میں اترتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔۔۔وہ بنا کسی بات پر دیہان دیئے زوِش کو خود سے لگائے اُسکی پُشت پر سہلاتے اُسے نارمل کر رہا تھا کئی لمحے یوں ہی اُسے بنا کچھ کہے وہ صرف اپنے ہونے کا احساس دلاتا رہا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد زاویار کو اپنی گردن پر گرم سانسیں محسوس ہوئی اُسنے زوِش کو تھامتے ہوئے اُسکا چہرہ اپنے سامنے کیا، بکھرے حلیے میں ملبوس وہ رونے سے سُرخ ہوتے چہرے کے ساتھ نیند کے آغوش میں تھی، وہ جن تعویزوں سے محبوب ملتے ہیں اُن تعویزوں سا اثر رکھتی ہیں تمہاری آنکھیں، اِن آنکھوں کی روشنی سے میری دل کی دنیا چمکتی ہے وہ اُسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولتا اپنے لب اُسکی آنکھوں پر باری باری رکھ گیا۔۔۔۔وہ کئی پہر اُسے اسی طرح خود سے لگائے ٹھنڈی زمین پر بیٹھا رہا۔۔۔۔آدھی رات کو وہ اُسے گود میں بھرتے بیڈ پر ڈالتے

کمفرٹر اُڑاتے خود اُسکے سرہانے بیٹھ گیا۔۔۔۔وہ بنا نظریں جھکائے اُسکے چہرے کو ہی دیکھتا ہوا نیند کی وادیوں میں اُتر گیا۔۔۔۔

****

زوِش کی آنکھ کھلی تو اپنے پاس بیٹھے زاویار کو دیکھا جس نے اپنا ایک ہاتھ اُسکے سر پر رکھا تھا جب کے دوسرے ہاتھ میں وہ اسکا ہاتھ تھامے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سو رہا تھا۔۔۔۔۔۔وہ حیرانگی سے اُسکو دیکھ رہی تھی جو پوری رات اُسکے سرہانے بیٹھا ہوا تھا اور اسی طرح سو گیا تھا زاویار کو جاگتا دیکھ وہ دوبارہ سے اپنی آنکھیں بند کر گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زاویار نے اپنے پاس سوئی زوِش کو دیکھا پھر نرمی سے اُسکا ہاتھ چھوڑا۔۔۔۔

کوشش کرنا جس بات سے تُم ایک بار روئی ہو دوبارہ اُس بات کے لیئے کبھی نہ رو میں اپنی بیوی کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔وہ دھیمے لہجے میں کہتے وہ

اُٹھ کر واشروم کی طرح بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔اُسکے جاتے ہی زوِش نے آنکھیں کھول کر واشروم کے بند دروازے کو دیکھا اور پھر اُٹھ بیٹھی تھی

****

کلاس کے سب ہی اسٹوڈنٹس لائبریری میں بیٹھے پروجیکٹ بنا رہے تھے ماہنور نے کام سے نظریں اُٹھا کر سامنے بیٹھے بُراق کو دیکھا جو اُس دِن کے بعد سے ہی اُسے اگنور کر رہا تھا ابھی وہ کائنات کے ساتھ بیٹھا لیپ ٹاپ میں کام میں بزی تھا۔۔وہ دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔

تم کیا کھاؤ گی۔۔۔۔کیفے ٹیریا کے باہر حسنین نے اپنے ساتھ کھڑی ماہنور سے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں مجھے بھوک نہیں لگی ہوئی۔۔۔۔

میں تمہیں ٹریٹ دے رہا ہوں یار۔۔۔۔۔۔

نہیں شکریہ مجھے کچھ نہیں چاہئے۔۔۔۔۔۔ماہنور نے نارمل لہجے میں جواب دیا

۔۔۔

اِس سے پہلے حسنین کچھ کہتا بُراق اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اُسے سائڈ کر کے خود ماہنور اور اُسکے بیچ میں کھڑا ہو گیا

ہیلو مانو کیسی ہو۔۔۔۔۔بُراق اب پوری طرح ماہنور کی طرف متوجہ تھا

میں ٹھیک تُم کیسے ہو۔۔۔۔۔

تُم اسے جانتے ہو کیا۔۔۔۔۔حسنین نے اُن دونوں کو اِس طرح بات کرتے دیکھ پوچھا

ہاں جی بہت قریبی ہے یہ میری۔۔۔۔۔۔وہ کچھ جتاتے ہوئے حسنین کو دیکھنے لگا

۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا، چلو میں ماہنور کو ٹریٹ دے رہا تھا آ جاؤ تُم بھی جوائن کرو۔۔۔۔۔۔ خوشدلی سے کہتے ہوئے اُسنے ایک ہاتھ بُراق کی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔۔ بُراق نے ایک نظر اُسکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھا پھر اپنے دونوں ہاتھ جیب میں ڈالتے سنجیدگی سے کھڑا ہوا۔۔۔۔

نہیں مجھے ضرورت نہیں تمہاری ٹریٹ کی۔۔۔۔۔۔۔ اُسکے ملکے سے جواب پر حسنین نے اپنا بڑھا ہوا ہاتھ پیچھے کر لیا اور یہاں وہاں دیکھنے لگا اُسے براق سے کسی ایسے کے رویے کی اُمید تھی کیوں کہ وہ مغرور شہزادہ تھا جس سے یونیورسیٹی کے سب ہی لڑکے اور لڑکیاں بات کرنا یا دوستی کرنا چاہتے ہیں لیکن اُسے ہنستے ہوئے بھی دیکھنا بہت کم نصیب ہوتا ہے کیوں کے وہ ہر وقت خود پر سنجیدگی کا خول لپیٹے ہوئے ہوتا ہے۔۔۔۔

اچھا چلو ماہنور ہم دونوں پروجیکٹ بنالیں۔۔۔۔۔ براق تُم میری پارٹنر سے بعد میں بات کر لینا۔۔۔۔ وہ زوِش کو کہتا اب بُراق کو بول رہا تھا

www.novelsclubb.com

پارٹنر نہیں پروجیکٹ پارٹنر۔۔۔۔۔ براق نے سنجیدگی سے اُسکے جملے کی تصیح کی

۔۔۔۔

اور ایک اور بات بتاتا چلوں کے ماہنور کا پارٹنر میں ہو اب سے میں نے پروفیسر سے بات کرلی ہے۔۔۔۔۔اِس بات پر ماہنور نے حیرانگی سے اُسکے چہرے کو دیکھا جہاں مذاق کی کوئ علامت نہ تھی۔۔۔۔۔

چلیں مانو۔۔۔۔ حسنین کو کسی خاطر میں نہ لاتے ہوئے وہ ماہنور کا ہاتھ پکڑے وہاں سے لائبریری کی طرف چل دیا جب کے حسنین وہی کھڑا اُن دونوں کو جاتا دیکھ رہا تھا اور کچھ نہ بول سکا کیوں کے وہ یہ بات جانتا تھا کے بُراق سے بحث کرنا مطلب اپنا سر پتھر پر مارنا کیوں کے وہ انسان جو سوچتا ہے وہ کر گزرتا ہے اُسے دوسرے کسی کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

یہ کیا بتّمیزی ہے۔۔۔اسنے لائبریری میں داخل ہوتے اپنے ہاتھ چھُڑوایا۔۔۔

کونسی بدتمیزی۔۔۔۔وہ بلکل انجان بن گیا۔۔۔

تُم نے پروجیکٹ پارٹنر چینج کیوں کروائے۔۔۔۔۔۔

کیوں کے مجھے وہ تمھارے ساتھ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔ بُراق نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا۔۔۔۔اب کی بار وہ غصّے میں گویا ہوئی۔

کچھ نہیں چھوڑو اس بات کو مجھے ویلکم کرو تمھارا نیا پارٹنر بنا ہو میں۔۔۔۔۔۔۔وہ پُر سکون سے لہجے میں مخاطب ہوا

زبردستی کے پارٹنر بنے ہو تُم میں نے نہیں بنایا جو میں ویلکم کرو۔۔۔۔۔۔وہ کُرسی پیچھے کرتے ہوئے بیٹھی۔۔۔۔

ہاں تو پھر بھی اتنا پیارا پارٹنر ملا ہے تمھیں اتنا تو کر ہی سکتی ہو۔۔۔۔۔۔وہ بھی اُسکے ساتھ کُرسی پر بیٹھ گیا

ویسے تُم نے چینج کیوں کروایا، کائنات کا کیا ہوگا کتنی خوش تھی وہ تمھاری پارٹنر بن کے.....

لیکن میں نہیں تھا۔۔۔۔وہ بیچ میں ہی بول پڑا تھا۔۔۔۔

ویسے مجھ سے زیادہ تُم خوش لگ رہی تھی بہت مسکرا مسکرا کر باتیں ہو رہی تھی آپکی حسنین کے ساتھ۔۔۔۔اُسکا انداز کافی جلنے والا تھا۔۔۔

توکیا تمھیں جلن ہو رہی۔۔۔۔۔

اونہہ، میں کیوں جلنے لگا کسی سے بھی۔۔۔۔۔وہ ماہنور کے ساتھ ساتھ خود سے بھی جھوٹ بول رہا تھا۔۔۔

گڈ، اب پروجیکٹ اسٹارٹ کرتے ہیں۔۔۔۔وہ لیپ ٹاپ اُسکے سامنے کھول چکی تھی اور پھر وہ دونوں اپنے کام میں مصروف ہو چکے تھے۔۔۔۔

****

زاویار فریش ہو کر باہر نکلا جہاں زوِش بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔دروازہ ناک ہونے پر زاویار نے ملازمہ سے ناشتہ لیا اور بیڈ پر زوِش کے سامنے آکر بیٹھا۔۔۔۔۔

کیسا فیل ہو رہا ہے اب۔۔۔۔۔۔اُسکے لہجے میں محبت تھی۔۔۔

ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا۔۔۔وہ سر جھکائے اپنے ہتھیلیوں کو دیکھتے ہوئے جواب دے رہی تھی۔۔۔۔زاویار نے اُس کی شرمندگی سمجھتے ہوئے باقی کوئی سوال نہ کیا۔۔۔۔۔

تُم سے ایک بات پوچھو۔۔۔۔۔وہ اب اُسے دیکھتے ہوئے دھیما لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔اور اُسکی اجازت ملنے پر بولنے لگی۔۔۔

تمھیں بُرا نہیں لگا کے میں تمھارے نکاح میں ہونے کے باوجود کسی اور کے چھوڑ جانے پر رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔زوِش کے سوال پوچھنے پر اُسنے نظریں ٹرے سے اُٹھا کر اُسے دیکھا

نہیں، کیوں کے جب آپ بہت وقت تک کسی کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں تو اسکے ساتھ دماغی اور جذباتی تعلقات بہت مضبوط ہو جاتے ہیں اسی لیئے اُنکے چھوڑ جانے یا علیحدگی اختیار کرنے پر دل اور دماغ سچ ماننے میں وقت لیتا ہے اور آپ برداشت نہیں کر پاتے اسی لیئے رونے لگ جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔اُسکے اس طرح بولنے پر زوِش اُسے ہی دیکھ رہی تھی کیوں تھا وہ اتنا سمجھنے والا وہ جانتا تھا ایک پرانا رشتے کو چھوڑ کر نیا اپنانے میں وقت لگتا ہے۔۔۔۔۔۔۔زوِش کی طرف سے کوئی جواب نہ پاکے زاویار نے نوالہ اُسکے سامنے کرتے ہوئے آنکھوں سے کھانے کا اشارہ کیا ۔۔۔۔زوِش نے اُسکی نیلی آنکھوں کو دیکھا جو کر سُرخ ہوئی اُسکے رات بھر جاگنے کی گواہی دے رہی تھیں۔۔۔۔۔اور پھر بنا بولے وہ خاموشی سے اُسکے ہاتھوں ناشتہ کرنے لگی۔۔۔۔۔

زوِش مجھے ایک ضروری کام ہے میں وہاں جارہا ہوں شام تک آجاؤ گا تُم اپنا خیال رکھنا تب تک گھر میں ملازم ہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتادینا۔۔۔ٹھیک ہے؟

اُسے ناشتہ کروانے کے بعد وہ پلیٹ سائڈ پر رکھتے ہوئے بول رہا تھا

ھمم۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔اُسنے اتنا ہی کہنے پر اکتفا کیا تھا اور زاویار اُسکی بات سننے کے بعد اپنے کپڑے لیئے ڈریسنگ کی طرف بھر گیا۔۔۔

زاویار کے جانے کے بعد وہ خود کا دیہان بٹانے کے لیئے ٹی وی دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جاری۔۔۔۔

قسط نمبر ۵

آپکا یہاں کیسے آنا ہوا۔۔۔۔۔احمد صاحب نے مسکراتے ہوئے شایان صاحب سے پوچھا۔۔۔۔۔

شایان صاحب اپنی بیگم اور اکلوتے بیٹے کے ساتھ اِس وقت احمد صاحب کے گھر میں بیٹھے تھے-احمد صاحب، شایان صاحب کو پہچانتے تھے کیوں کے وہ بزنس کی دُنیا کے مشہور شخصیات میں سے ایک تھے۔۔۔وہیں مصطفٰی کی نظریں کسی کی تلاش میں تھیں وہ بار بار نظریں گیٹ سے باہر دوڑا رہا تھا۔۔۔

بھائی صاحب آپ تو ہمارے بیٹے کو جانتے ہیں آپکے داماد کا دوست ہے۔۔۔۔۔ شایان صاحب نے بات کی تمہید باندھی۔۔۔

جی جی جانتا ہوں میں پورے شادی کے تمام انتظامات اسی بچے نے سنبھالے تھے ۔۔۔۔۔احمد صاحب کو وہ سلجھا اور سمجھدار لگا تھا۔۔۔

میرے بیٹے کو کبھی کسی چیز کی کمی نہیں ہوئی اور کبھی اسنے مجھ سے کوئی خواہش نہیں کی سوائے ایک خواہش کے۔۔۔۔۔۔وہ اپنی بات آدھی کہتے ہوئے رُکے اور احمد صاحب کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگے۔۔۔

میں کچھ سمجھا نہیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔

ہم آپسے آپکے گھر کی رونق مانگنے آئے ہیں ہم اپنے بیٹے کے لیئے آپکی بیٹی حوریہ کا رشتہ مانگنے آئے ہیں۔۔۔۔مسسز شایان کے کہنے کے بعد احمد صاحب نے اپنی بیگم کو دیکھا جن کے چہرے پر خوشی تھی۔۔۔۔۔

ہم اس بات کا فیصلہ اپنی بیٹی کو دیں گے۔۔۔۔۔۔

جی جی ہم بھی اسی بات کے حق میں ہیں آپ حوریہ بیٹی سے پوچھ لیں۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد حوریہ، حاجرہ بیگم کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتے سب کو سلام کرتے اپنے والدین کے بیچ میں بیٹھ گئی۔۔۔

تو بتائیں بیٹا آپکا کیا فیصلہ ہے ہم آپکی رائے کا احترام کریں گے۔۔۔۔ مسسز شایان نہایت محبت سے گویا ہوئیں۔۔۔

حوریہ نے نظریں اُٹھا کر سامنے بیٹھے مصطفیٰ کو دیکھا جو بے چینی کی حالت میں آنکھوں میں اُمید لیئے اُسکے جواب کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

جو بابا کو صحیح لگے۔۔۔ اُسنے کہتے ہوئے اپنے باپ کو دیکھا جو فخر اور خوشی سے اُسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو پھر نکاح کی تاریخ رکھتے ہیں۔۔۔۔ احمد صاحب خوشی سے کہتے ہوئے شایان اور مصطفیٰ کے گلے لگے وہیں مسسز شایان نے بھی حور کو خود کے گلے لگا یا۔۔۔

مبارک ہو بہت بہت۔۔۔ مسسز شایان، حاجرہ بیگم کے گلے لگتے ہوئے خوشی سے بولیں۔۔۔ حور نے مصطفیٰ کو دیکھا جسکے چہرے پر کچھ پا لینے کی خوشی تھی وہ اپنی سرمئی آنکھوں سے اسکا شکریہ ادا کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کافی دیر باتوں کے بعد کھانے کھایا گیا اور نکاح کی تاریخ دو ہفتے بعد کی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

*****

سکینہ آنٹی آج میں آپکو اپنے ہاتھ کا کھانے کھلاؤ گی۔۔۔ اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس کرتے ہوئے زوِش چمچہ چلاتے جوشیلے انداز میں بولی۔۔۔۔

ہمیں بھی کھلا دیں ہم بھی دیکھیں ان خوبصورت ہاتھوں کا ذائقہ کیسا ہوتا ہے ۔۔۔۔ مردانہ آواز کو سنتے وہ پلٹی تھی جہاں سعد چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے کھڑا تھا۔۔۔

تُم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔چہرے پر پہلے والی خوشی غائب ہو گئی تھی۔۔۔

کیوں کیا میں نہیں آسکتا۔۔۔۔

زاویار ابھی گھر میں نہیں ہے اور انکل آنٹی بھی نہیں ہیں تُم بعد میں آجانا۔۔۔۔۔

لہجہ بلکل سپاٹ تھا

یہ تو بہت اچھی بات ہے اگر گھر میں کوئی نہیں ہے۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ اُس کی طرف بڑھنے لگا اور اس کی آنکھوں میں لی گئی حوس زوِش محسوس کر چُکی تھی۔۔۔

دور رہ کر بات کرنا ورنہ جن ٹانگوں سے میرے قریب آرہے ہو نا وہ ٹانگیں توڑنے میں وقت نہیں لگاؤں گی۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے وہاں سے جانے لگی جب سعد نے جاتے ہوئے اُسکی کلائی پکڑی وہ بنا وقت ضائع کیے پلٹی اور اُسکے چہرے پر اپنی انگلیوں کے نشان چھوڑ چُکی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی، اپنے غلیظ اور ناپاک ہاتھ اپنے تک رکھو اور اوقات میں رہو۔۔۔۔وہ اُنگلی اُسکے سامنے کرتی نفرت بھرے لہجے میں وارن کرنے لگی۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی، تُم نے ہاتھ کیسے اٹھایا مجھ پر۔۔۔۔۔وہ غصّے سے چلایا تھا

بلکل ایسے۔۔۔۔کہتے ہوئے زوِش نے اُسکے دوسرے گال پر اپنی انگلیوں کی چھاپ چھوڑی۔۔۔۔۔

آئندہ میرے قریب آنے کا سوچنا بھی مت میرا نام زوِش سلطان ہے اپنی طرف اُٹھتی ہر گندی نگاہ کو نکال کر باہر پھینکنے کی ہمت رکھتی ہوں میں سمجھے۔۔۔۔۔وہ سرد لہجے میں کہتے اُسے اُسکی اوقات باور کرواچکی تھی

ابھی وہ کچھ کہتا کے کچن کے دروازے سے اندر آتے زاویار پر نظر پڑی۔۔۔۔

زاویار تُم یہاں پر۔۔۔۔۔اپنا تھوک نگلتے ہوئے اُسنے پوچھا

جب کے اِس کی بات کا جواب دیئے بنا وہ سُرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ارے سعد بیٹا تُم کب آئے۔۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم کی آواز پر سعد نے شکر ادا کیا کے وہ آج بچ گیا ورنہ زاویار کا چہرے دیکھ کر اُسے آج اپنا آخری دن محسوس ہوا تھا

۔۔۔۔

بس آنٹی ابھی ہی آیا۔۔۔چہرے پر آئے پسینے کو صاف کرتے ہوئے اُسنے جواب دیا

آؤ باہر آؤ ہمارے ساتھ بیٹھو۔۔۔۔۔

ج۔۔جی آنٹی۔۔۔۔۔اتنا کہتے ہوئے وہ بنا زاویار سے نظریں ملائے باہر چل دیا

۔۔۔

تُم آ گئے فریش ہو کے آ جاؤ پھر کھانے کھاتے ہیں۔۔۔۔۔ زوِش خوش دلی سے زاویار سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔ نظریں اُسکے چہرے پر گئی سُرخ آنکھوں اور ماتھے پر بل ڈالے وہ کسی سوچ میں گُم تھا

ھممم۔۔۔وہ سنجیدگی سے کہتا اپنے لمبے ڈاگ بھرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

۔۔۔

فریش ہونے کے بعد زاویار کھانے کی ٹیبل پر آیا تھا جہاں سب بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔۔۔۔ کھانے کے دوران زوِش مہتاب اور ریحانہ بیگم سے شادی کی کہانیاں سن رہی تھی اور مزے سے کھانا کھا رہی تھی جب کے زاویار خاموشی سے کھانا کھا رہا تھا

بھائی آپ کیوں خاموش ہیں آج۔۔۔۔۔۔ فاطمہ نے زاویار سے پوچھا جو اپنے کھانے کی پلیٹ کو بھی گھورنے میں مصروف تھا

www.novelsclubb.com

لگتا ہے بھائی کو کوئی صدمہ لگ گیا ہے۔۔۔۔۔ بُراق شرارت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔۔۔

ڈیڈ، مجھے آئندہ میری غیر موجودگی میں اِس گھر میں کوئی مرد دکھائی نہ دے ۔۔۔۔ وہ اُن دونوں کی باتوں کو سرے سے اگنور کیئے مہتاب صاحب سے مخاطب ہوا۔۔۔۔۔

ہاں تو بیٹا جی ویسے بھی ہمارے گھر میں کوئی غیر مرد نہیں آتا سوائے سعد کے اور وہ بھی اس لیے کیوں کے اُسکے ماموں کا گھر ہے یہ۔۔۔۔۔۔ مہتاب صاحب نے اُسکے چہرے کی سنجیدگی دیکھتے ہوئے کہا

خیریت ہے زاویار، کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔۔۔۔ ریحانہ بیگم نے اپنے بیٹے سے وجہ دریافت کرنی چاہی کیوں کے آج سے پہلے کبھی اُسنے گھر میں کسی کے آنے پر پابندی نہیں لگائی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہمم بس ایسے ہی، مجھے بُراق اور آپکے علاوہ اس گھر میں کوئی مرد دکھائی نہ دے آئندہ، کوئی سے مراد کوئی بھی نہیں ڈیڈ۔۔۔۔۔۔وہ نارمل لہجے میں کہتے ہوئے بھی اپنی بات کا مطلب سمجھا گیا تھا جس پر مہتاب صاحب نے محض اثبات میں سر ہلایا کیوں کے وہ جانتے تھے کے اگر زاویار نے کسی چیز سے منع کیا ہے تو اسکے پیچھے کوئی وجہ ہو گی۔۔۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ کسی سے کوئی بھی بات کی ئے بنا اپنے کمرے کی طرف چل دیا-وہ چاہتا تو سعد کو سزا بھی دے سکتا تھا لیکن وہ خاموش تھا کیوں کہ وہ کوئی تماشا نہیں لگانا چاہتا تھا اور پھر وہ اپنی پھوپھو کو بھی جانتا تھا کیا بعید تھی وہ ساری بات سننے کے بعد آخر میں زوش کے کردار پر اُنگلی اُٹھا لیتی یہی سب سوچیں تھیں جسکی وجہ سے وہ خاموش بیٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔

******

زوِش کمرے میں داخل ہوئی اور زاویار کو دیکھا جو بالکونی میں ریلنگ کے ساتھ کھڑا تھا وہ چلتے ہوئے اُسکے پاس گئی

کن سوچوں میں گُم ہو۔۔۔وہ وہیں پاس میں رکھے جھولے پر بیٹھ گئی

سوچ رہا ہوں کیا عورت اپنے گھر میں رہ کر بھی سیو نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔۔ نظریں اب بھی آسمان پر تھیں

مرد کی فطرت ایسی کیوں ہوتی ہیں کیوں وہ عورتیں صرف اپنے گھر کی عورتوں کو سمجھتے ہیں باہر والیوں کو وہ گوشت کا ٹکڑا کیوں سمجھتے ہیں۔۔۔۔۔۔

سب ایسے نہیں ہوتے کچھ مرد اپنی نظروں اور کلام سے اپنی اچھی تربیت کا پتا دیتے ہیں۔۔۔۔زوِش اُسکی باتوں سے اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ آج کی حرکت سے واقف ہو چکا ہے

مرد کو خدا نے عورت کا محافظ بنایا ہے اسکو ایک اونچا درجہ دیا ہے پھر نا جانے کیوں یہ مرد اپنا مقام بھول جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔اُسکے انداز سے افسوس تھا

I will make sure کے وہ آئندہ اس گھر میں نظر نہیں آئے۔۔۔۔۔۔

ھمم۔۔۔۔وہ صرف اتنا کہہ کر خاموش ہو گئی تھی کیوں کے وہ اُس بارے میں مزید بات نہیں کرنا چاہتی تھی اسی طرح کچھ لمحات خاموشی کے نام ہو گئے۔۔۔۔

ویسے تمھارا پورا نام کیا ہے۔۔۔۔ریلنگ سے پُشت لگائے شرارتی مسکراہٹ سجائے وہ اسے دیکھنے لگا۔۔۔اِس سوال پر زوِش کو اپنا کہا نام یاد آ گیا بے دیہانی میں ہی صحیح لیکن اُسنے اپنے نام کے ساتھ زاویار کا نام تو جوڑا تھا۔۔۔۔

تو کیا تم سن رہے تھے سب۔۔۔۔۔وہ کچھ خفا ہوئی تھی۔۔۔

نہیں سن تو نہیں رہا تھا بس باہر سے اندر آتے آتے تمھاری آواز آ گئی۔۔۔۔۔

وضاحت دیتے ہوئے وہ ریلنگ چھوڑ کے اُسکے ساتھ آ بیٹھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا، وہ بس زبان پھسل گئی تھی۔۔۔۔۔۔

کبھی کبھی پھسلاھٹ بھی کتنی اچھی ہوتی ہے۔۔۔۔وہ منہ میں بڑبڑایا تھا۔۔۔۔

ویسے تُم سے ایک بات پوچھو۔۔۔۔۔کچھ یاد آنے پر وہ اسے اجازت طلب نظروں سے دیکھنے لگی۔۔

سو پوچھو یار۔۔۔۔۔۔

تُم جس سے محبت کرتے ہو۔۔۔۔۔۔۔وہ بولتے ہوئے رُکی تھی

ھمم، آگے۔۔۔۔وہ اُسکے سوال کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ دکھنے میں کیسی لگتی ہے؟؟۔۔۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کے یہ سوال اُسکے ذہن میں کیوں بیدار ہوا وہ کیوں یہ پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

معصوم، شرارتی اور بلا کی حسین۔۔۔۔۔وہ اُسکے چہرے کے نقوش کو دیکھتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔۔۔۔

اور تمھیں وہ کیسی لگتی ہے؟؟۔۔۔۔۔۔

فقط عشق۔۔۔۔۔وہ چمکتی آنکھوں سے نظریں اُس پر جمائے ہوئے تھا۔۔۔

کیا وہ بھی تُم سے اتنی ہی محبت کرتی ہے۔۔۔وہ تجسس کے مارے پوچھ رہی تھی

حقیقت میں، حقیقت ہے

حقیقت کو خدا جانے

میرے دل میں اُسکے لیئے محبت ہے

اُسکے دِل کی خدا جانے۔۔۔۔۔۔وہ شاعرانہ انداز میں بولا۔۔۔

اتنی محبت کرتے ہو تُم اُس سے؟۔۔۔۔۔

"اِنہ فِی نَفسی اَکثر منّی"°°(وہ مجھ سے زیادہ ہے مجھ میں)۔۔۔۔۔کہتے ہوئے اُسنے

اُسے دیکھا جو اُسے ہی دیکھنے میں محو تھی۔۔۔۔چلیں سو جائیں لیٹ ہو گیا ہے کافی

۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہا۔۔ہاں چلو۔۔۔۔۔وہ یک دم اُسکے چہرے سے نظریں ہٹاتی کمرے کی جانب بڑھ گئی جب کے اُسکی اِس پُھرتی پر وہ اپنا قہقہہ چُھپا گیا۔۔۔۔۔

******

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے ادھر اُدھر گھومتے اُسکا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔اور پھر دور سے اُسے آتا دیکھ اُسکا غصّہ سوا نیزے پر پہنچ گیا

ہیلو کیسی ہو چیونٹی۔۔۔۔۔وہ چابی ہوا میں لہراتا لاپرواہ انداز میں بولا

بُراق تمھیں اندازہ بھی ہے میں کب سے یہاں ویٹ کر رہی ہو۔۔۔۔۔وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولی

ہائے آپ اور ہمارا ویٹ، اتنے اچھے دن کب سے آ گئے میرے۔۔۔۔وہ سینے پر ہاتھ رکھتے شوخ لہجے میں بولا

بُراق میرا نہ دِل چاہ رہا ہے میں اس وقت تمھیں قتل کر دو۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اتنی حسین لڑکی جیل میں کھڑی اچھی تو نہیں لگے گی یار۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا یار چلو چلتے ہیں آئندہ نہیں ہو گا لیٹ۔۔۔۔وہ اُسکے غصے سے بھرے لال چہرے کو دیکھتا اپنی ہنسی چھپا گیا۔۔۔۔اور پھر وہ دونوں گاڑی کی طرف بڑھ گئے

*****

یار کب تک ایسے منہ بنا کے بیٹھنا ہے اب تو موڈ ٹھیک کر لو یار ایسی شکل بنا کے بیٹھو گی تو میں بور ہو جاؤ گا۔۔۔۔وہ گاڑی چلاتے ہوئے اپنے ساتھ بیٹھی ماہنور سے بولا جو کے غصّے سے بھرا چہرہ لیئے خاموشی سے بیٹھی تھی۔۔۔۔

اگر تُم پہلے آجاتے تو ابھی ہم وہاں پہنچ چکے ہوتے اور آدھا کام بھی ہو چُکا ہوتا

۔۔۔۔۔

یار پہنچ تو گئے ہیں ہم ابھی بھی اور کام بھی ہو جائیگا بس کچھ پکچرز ہی تو لینی ہیں ۔۔۔۔اُسکا انداز اب سمجھانے والا تھا۔۔۔۔۔

آئندہ لیٹ نہیں ہونا۔۔۔۔وہ اُنگلی سامنے کیے وارن کرتے ہوئے بولی۔۔۔

جو حکم آپکا۔۔۔۔اُسکے اندازے فرمابرداری پر ماہنور نے ایک نظر اُسے دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

شکر۔۔۔۔۔اُسکی مسکراتا دیکھ کر وہ سکھ کی سانس لیتے ہوئے دل میں ہی بولا تھا

وہ دونوں ایک اُجاڑ جگہ پر پہنچے جہاں آس پاس کھلا میدان اور ایک سائڈ پر چند خیمے لگے ہوئے تھے وہ دونوں یہاں کچھ تصویروں کے لیئے آئے تھے۔۔۔

بُراق نے ابھی کیمرے سے کچھ تصویریں لینے کے بعد رُخ بدلا۔۔۔وہ منظر اتنا حسین تھا کے وہ کیمرے آنکھوں سے ہٹائے مبہوت سا اُسے دیکھنے لگا جہاں وہ بستی کے کچھ بچوں کے ساتھ اچھلنے اور کھیلنے میں مصروف تھی جسکی ہنسی ماحول میں ایک الگ ہی ساز پیدا کر رہی تھی۔۔۔بُراق نے کئی لمحے اُسے یک ٹک دیکھنے کے بعد ادھر اُدھر دیکھا جہاں آس پاس کوئی اُسے نہیں دیکھ پا رہا تھا اور وہ دوبارہ سے اُسے

دیکھنے لگا جو دُنیا سے بے خبر بچوں کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی وہ کیمرہ آنکھوں کے سامنے رکھتے اُسکے ہر ایک ایک لمحے کی تصویریں لینے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

لے لیں تُم نے آس پاس کی تصویریں۔۔۔۔۔بچوں سے فارغ ہوتے ہوئے وہ بُراق کے پاس آئی تھی

ہاں لے لیں۔۔۔۔۔کیمرے کا لینس سیٹ کرتے ہوئے اُسنے جواب دیا تھا

اچھا مجھے بھی دکھاو کیسی لیں ہیں۔۔۔۔۔

نہیں، ابھی نہیں ابھی گھر چلتے ہیں میں تمھیں ایڈٹ کر کے کل یونیورسٹی میں دکھا دوں گا پھر آگے کا کام کریں گے۔۔۔۔۔وہ کیمرہ سائڈ پر کرتے ہوئے اُسے کہہ رہا تھا کہ کہیں وہ اپنی تصویریں نہ دیکھ لے۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے، پھر چلو چلتے ہیں گھر۔۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی راستے پر گامزن ہو گئے

******

گھر کے سب ہی مکین لاؤنج میں بیٹھے ٹھنڈی ہوا کے ساتھ گرم چائے کا مزہ لے رہے تھے

بابا آفس کا کام آفس تک رکھا کریں گھر میں ان آفس والو کی کال ریسیو نہیں کیا کریں۔۔۔۔ مہتاب صاحب کے فون کان سے ہٹاتے ہی عائشے منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔

ارے بیٹا ہمارا ابھی یہی ماننا ہے بس وہ ایک ضروری کال آگئ تھی تبھی ریسیو کرنی پڑی۔۔۔۔ مہتاب صاحب نے مسکراتے ہوئے اپنی بیٹی کا شکوہ دور کیا۔۔۔۔۔۔ عائشے کے اِس طرح منہ بنانے پر سب کی مکین کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سج گئ۔۔۔۔۔۔

اچھا اچھا بس اب اتنے تیڑھے منہ نہیں بناؤ پتا چلے اسی طرح کا بن جائے۔۔۔۔۔۔ بُراق ہمیشہ کی طرح اُسے تنگ کرنے لگا۔۔۔۔

بابا دیکھیں اسے یہ ہمیشہ مجھے ایسے ہی تنگ کرتا ہے آپ اِسے یہاں سے بھیج دیں لندن وہیں جا کر باقی کی پڑھائی کرے۔۔۔۔وہ جتنا چڑتی تھی بُراق کو اتنا مزہ آتا تھا اُسے تنگ کرنے میں۔۔۔

میں کیوں جاؤ، تُم جاؤنہ تمہیں بھیج دیتے ہیں لندن وہاں کرنا اپنی وکالت۔۔۔۔۔۔

ہاں اگر چلی گئی نہ تب یاد آئیگی تمھیں۔۔۔۔۔

اوہو جس دن تُم یہاں سے جاوگی اُس دِن میں پورے محلّے میں مٹھائی بانٹو گا۔۔۔۔۔وہ اُسے مزید چھیڑتے ہوئے بول رہا تھا جب کے حقیقت تو یہی تھی کے اُسکی بہن اُسے جان سے زیادہ عزیز تھی۔۔۔۔

اچھا اچھا بس کر جاؤ تُم دونوں اب پھر سے لڑنے لگ گئے۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے ہاتھوں سے دونوں کو چُپ رہنے کا کہا اور ہنستے ہوئے اپنے ان بچوں کو دیکھا جو یونیورسٹی میں جا کر بھی بچوں کی طرح لڑتے ہیں۔۔۔۔ہنستے ہنستے ریحانہ بیگم کو دِل

میں درد اُٹھا وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھتے کھڑی ہوئیں تھیں کے بیلینس آؤٹ ہونے کی وجہ سے لڑکھڑا کر گرنے لگی تھیں جب زاویار نے انہیں تھام لیا۔۔۔۔۔

امی کیا ہوا خیریت۔۔۔۔۔وہ پریشانی کی حالت میں پوچھنے لگا اور ریحانہ بیگم وہیں بیہوش ہو گئیں گھر کے سب ہی نفوس کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا وہ سب ہی اُنکے ارد گرد کھڑے انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے اُنکی حالت دیکھتے ہوئے زاویار نے انہیں گاڑی میں بٹھایا اور بنا ٹائم ضائع کیے ہسپتال پہنچ گیا

۔۔۔۔۔۔

******

www.novelsclubb.com

شش، عائشے بچے روتے نہیں کچھ نہیں ہو گا انہیں وہ بلکل ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔۔

وہ بُراق اور عائشے کے بیچ میں بیٹھی عائشے کو اپنے ساتھ لگائے خاموش کروا رہی تھی جو کب سے روئے جا رہی تھی۔۔اپنے دوسرے ہاتھ سے اُسنے اپنے ساتھ بیٹھے بُراق کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے اُسے بھی تسلی دے رہی تھی۔۔۔۔

مہتاب صاحب سامنے رکھی بینچ پر پریشانی کی حالت میں بیٹھے تھے وہیں زاویار آپریشن تھیٹر سے تھوڑا دور دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔سب ہی نفوس اپنی اپنی پریشانی کی انتہا پر تھے۔۔۔

کیا ہوا ہے ریحانہ کو۔۔۔۔۔۔ہسپتال کے کوریڈور سے سفینہ بیگم اپنی بیٹی سویرا کے ساتھ تیزی سے چلتے ہوئے مہتاب صاحب کے پاس آئیں۔۔۔۔۔۔

وہیں سویرا بنا کسی اور کی طرف آئے زاویار کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

تُم ٹینشن نہیں لو آنٹی ٹھیک ہو جائے گیں۔۔۔۔وہ زاویار کا ہاتھ پکڑے تسّلی دینے کے لیے اُسکے قریب ہوئی وہیں زاویار نے اُس کا ہاتھ جھٹکا اور ایک سرد نگاہ اُس پر ڈالی۔۔۔۔۔زوِش تھوڑی دور سے اُسے زاویار کے اتنا قریب کھڑے دیکھ اُٹھتے ہوئے اُسکے پاس آئی۔۔۔۔

وہ اُن دونوں کے بیچ میں کھڑی ہوتے زاویار کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیئے سویرا کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

شکریہ سویرا تمہاری تسّلی کے لیئے لیکن اپنے شوہر کے پاس میں ہوں تو تمھیں بلا وجہ اپنی خدمتیں پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔اُسکا لھجہ خاصا جتانے والا تھا۔۔۔وہ زاویار کا ہاتھ پکڑے اُسے بینچ پر لے آئی جہاں بُراق اور عائشے بیٹھے ہوئے تھے وہ اُن تینوں کو بیٹھاتی خود سائڈ سے ایک سٹول کھینچ کر اُنکے سامنے بیٹھ گئی اور اُن تینوں کے ہاتھ کو اپنی گود میں رکھتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر انہیں آنکھوں سے سب ٹھیک ہو جانے کا اِشارہ کرتی تسلی سے رہی تھی۔۔۔جب کے مہتاب صاحب کی نظر اُس پر ہی تھی جو کس طرح بڑی بھابھی ہوتے ہوئے ماں کی طرح انہیں سنبھال رہی تھی، یہ سوچے بنا کے وہ تینوں جوان ہیں خود کو سنبھال سکتے ہیں لیکن وہ جانتی تھی کے اِس موقع پر مضبوط انسان بھی ٹوٹ جاتا ہے۔۔۔

****

ڈاکٹر کیسی ہیں میری امی۔۔۔۔آپریشن تھیٹر سے باہر آتے ڈاکٹر کو دیکھتے عائشے جلدی سے ڈاکٹر کی طرف گئی۔۔۔

She is fine it was an angina attack .... وہ اب بہتر ہیں کافی

ڈاکٹر ہم اُن سے کب ملاقات کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک انہیں ہوش آجائیگا پھر انہیں وارڈ میں شفٹ کر دیا جائیگا آپ اُن سے پھر میل سکتے ہیں لیکن آج رات انہیں یہیں رہنا ہو گا۔۔۔۔۔۔وہ اپنے پیشہ ورانہ انداز میں بات کر رہیں تھیں

Thanks doctor ۔۔۔۔۔ڈاکٹر کے بتانے کے بعد اب اُن سب کے چہرے پر سکون واضح تھا۔۔۔۔۔۔

***

وہ سب ہی ریحانہ بیگم کے وارڈ میں بیٹھے ہوئے تھے ریحانہ بیگم سے باتیں کرنے کے بعد وہ سب ہی مطمئن ہو چکے تھے

آپ لوگوں میں سے ایک یہاں مریض کے ساتھ رُک جائے باقی سب وارڈ سے باہر آجائیں یہاں ہسپتال کی پالیسی کے خلاف ہے اتنے لوگ وارڈ میں نہیں بیٹھ سکتے۔۔۔۔۔نرس کے کہنے پر مہتاب صاحب نے خود وہاں رات رکنے کا فیصلہ کیا ،بُراق اور زاویار کے بار بار کہنے پر بھی انہوں نے اپنے دونوں بیٹوں کو گھر بھیج دیا ۔۔۔۔وہ چاروں اپنی امی کی طبیعت دیکھنے کے بعد کافی مطمئن اور سکون سے گھر لوٹ آئے۔۔۔۔۔

*****

تُم دونوں کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتا دینا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔وہ عائشے اور براق کو کہتے ہوئے اپنے رُوم کی طرف چل دی۔۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہوئی جہاں اندھیرا اور خاموشی کا راج تھا زاویار بیڈ کے سائڈ پر پاؤں نیچے کئے سر ہاتھ میں دیئے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔وہ چلتے ہوئے اُسکی سائڈ آکر اُسکے بلکل سامنے کھڑی ہوگئی۔۔۔۔۔

ابھی کیوں پریشان ہو رہے ہو ابھی تو امی ٹھیک ہیں نہ۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کچھ کہتی جب زاویار اپنے دونوں ہاتھ اُسکی کمر کے گرد باندھتے اُس سے لپٹ گیا وہ اُس کے اچانک لپٹنے پر ساکت سی کھڑی اُسے دیکھ رہی تھی

زوِش تھینکس، تمھیں نہیں پتا جب تُم ہسپتال میں اُن دونوں کے پاس بیٹھی تھی اُس وقت مجھے تمہاری کتنی ضرورت تھی پھر جب تُم میرے پاس آئی مجھے اُس بے سکون سے لمحات میں ایک سکون کا لمحہ نصیب ہوا تھا۔۔۔۔ تمھیں پتا ہے میں کتنا ڈر گیا تھا آج، میری زندگی میں میری فیملی اور تُم سب سے زیادہ عزیز ہو مجھے میں تُم دونوں کو ہی کسی بھی قیمت پر نہیں کھونا چاہتا۔۔۔۔خود کو کمپوز کرتے وہ اُسکی حالت سمجھتے ہوئے اُسکے سر میں ہاتھ پھیرنے لگی

تُم سے پہلے مجھے کبھی کسی لڑکی کی چاہ نہیں ہوئی تھی اُس دِن تمھیں مال میں دیکھنے کے بعد دِل نے دوبارہ تمھیں دیکھنے کی حسرت کی پھر تمھیں فلیٹ میں دیکھنے کے بعد محبت کا احساس دِل میں جاگا تھا میں نہیں جانتا تھا کے تمہاری منگنی ہوئی ہے

www.novelsclubb.com

لیکن تمھیں کسی اور کے لیئے روتا دیکھ دِل میں ایک ٹھیس سی اٹھی تھی، میں تمھیں ہمیشہ اپنے قریب رکھنا چاہتا ہوں میں تمھیں دُنیا کی نظروں سے چھپا کر خود میں رکھنا چاہتا ہوں، تُم مجھے میری اپنی زندگی سے زیادہ عزیز ہو، مجھے نہیں پتا میں کب عشق کی اتنی منزلیں طے کر آیا بس اتنا جانتا ہوں کے واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہے

۔۔۔۔اُسکے چلتے ہاتھ رکے تھے وہ دم بخود سی کھڑی اُسکے منہ سے اپنے لیئے اِس طرح اِقرار محبت سن رہی تھی اُسے سمجھ نہ آیا وہ کیا کہے وہ خاموشی سے اسی طرح اُسکے ساتھ کھڑی رہی۔۔۔۔۔۔۔۔کئی لمحے خاموشی میں بیت گئے وہ اُسی طرح اُس سے مضبوطی سے لپٹا رہا جیسے اگر وہ ہلکا سا چھوڑے گا تو وہ بہت دور چلی جائیگی

زاویار۔۔۔۔دھیرے سے کہتے وہ اُسے خود سے دور کرنے لگی۔۔۔۔۔سر پیچھے کیے وہ سر اُٹھا کر اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔وہ ایک نظر اُسکی نیلی آنکھوں میں دیکھنے کے بعد نظریں چُراتی بیڈ کی دوسری جانب آگئی جب کے وہ افسوس کرتے پہلے کی طرح بیٹھا رہا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سنو۔۔۔۔۔۔۔اُسکی پُشت کو دیکھتے وہ بامشکل اپنے منہ سے لفظ نکال پائی۔۔۔۔۔

جب کے اُسکی آواز پر وہ پیچھے پلٹا جہاں وہ ایک ہاتھ سے اُسے اپنے دوسرے بازو پر لیٹنے کا اِشارہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔وہ سیدھا ہوتا ہوا اُسکے ساتھ لیٹ گیا۔۔۔۔۔۔

جب کے زوِش خود کو کمپوز کرتی اُسکی حالت سمجھتے ہوئے اُسکے بالو میں اپنی انگلیاں دوبارہ سے پھیرنے لگی جس سے وہ تھوڑی ہی دیر میں نیند کے آغوش میں تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔کمرے کی معنی خیز خاموشی میں زوِش کو اپنی تیز چلتی دھڑکنوں کی آوازیں سنائی دے رہیں تھیں وہ اپنی بے ترتیب سانسوں کو ترتیب دینے لگی دماغ میں کئی سوچیں ایک ساتھ آرہیں تھیں اُسے سمجھ۔نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے اور انہیں سوچوں کو سوچتے ہوئے کب نیند کی وادیوں میں اتری اُسے علم نہ ہوا۔۔۔۔۔

******

بھابھی اسلام علیکم ، صبح بخیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔عائشے خوش دلی سے کہتے ہوئے کچن میں کھڑی زوِش کے پاس کھڑی ہوگئی جو ناشتہ بنانے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام، بخیر۔۔۔۔۔۔

ناشتہ بن گیا کیا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ناشتے کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

ہاں بن گیا ہے تُم جاؤ میں لگواتی ہوں اور بُراق اُٹھ گیا کیا۔۔۔۔۔۔وہ ملازمہ کو ناشتہ لگانے کا کہتے ہوئے خود عائشے کے ساتھ باہر آکر بیٹھ گئی

مجھے کسی نے یاد کیا ہے کیا۔۔۔۔۔۔بُراق فریش سا ہوا سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے اُن دونوں کے پاس اکر ٹیبل پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

اتنے بُرے دِن نہیں آئے کہ تمھیں یاد کریں۔۔۔۔۔۔۔۔عائشے نے ناشتہ پلیٹ میں ڈالتے ہوئے اُس کی غلط فہمی دور کی۔۔۔۔۔۔

تُم سے میں نے بات ہی نہیں کی میں تو اپنی بھابھی سے بات کر رہا تھا کیوں بھابھی ۔۔۔۔۔۔بُراق اُسکی باتوں کو کسی خاطر میں لائے بنا زوِش کی طرف متوجہ ہوا

۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں ہاں۔۔۔۔۔میں تمھیں یاد کر رہی تھی۔۔۔۔۔زوِش نے مسکراتے ہوئے اُسے کہا جس پر وہ جتاتی نظروں سے عائشے کو دیکھنے لگا جو اُسے اگنور کی ئے ناشتے کے ساتھ انصاف کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

بھائی نہیں اٹھے کیا ابھی تک۔۔۔۔۔۔بُراق کے سوال پوچھنے پر زوِش کے چلتے ہاتھ اچانک رکے تھے۔۔۔اور پھر وہ کچھ کہتی اِس سے پہلے سیڑھیوں سے اترتے زاویار کو دیکھا گرے ٹی شرٹ اور سیاہ ٹراؤزر پہنے ہوئے تھا جسکے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے وہ جاذب نظر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ خاموشی سے آکر ٹیبل پر بیٹھ گیا اور زوِش جو پہلے ہی ناشتے کی پلیٹ پر جُھکی ہوئی تھی زاویار کے آتے ہی وہ مزید پلیٹ پر جُھک گئی۔۔۔۔۔زاویار نے اُسے دیکھا جو پورے ناشتے اُسے دیکھنے سے بھی کترا رہی تھی اور ناشتہ کرتے ہی وہ وہاں سے اُٹھ کر جانے لگی جب بُراق نے اُسے روکا

۔۔۔۔۔

بھابھی آپ اور عائشے بھی تیار ہو جائیں پھر ہم چاروں ہاسپٹل چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔وہ بُراق کو جواب دے کر اپنے کمرے کی طرف چل دی

۔۔۔۔۔۔۔۔

****

زاویار اپنے روم میں داخل ہوا جہاں بیڈ پر اُسکے کپڑے رکھے ہوئے تھے اور ڈریسنگ کی لائٹ آن تھی مطلب وہ تیار ہونے کے لیئے ڈریسنگ میں گئی ہے وہ خاموشی سے اپنے کپڑے لیئے واشروم میں چلا گیا، تھوڑا وقت گزرنے کے بعد جب وہ باہر آیا ایک نظر دوبارہ ڈریسنگ کو دیکھا جسکا دروازہ ہلکا کھلا ہوا تھا اور وہ اندر نہیں تھی ایک نظر اسٹڈی میں دیکھا اُسنے وہاں بھی موجود نہیں تھی یعنی وہ اِس کے باہر نکلنے سے پہلے ہی نیچے بھاگ گئی تھی زاویار اپنا سر جھٹکتا کمرے سے باہر نکل گیا

۔۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی چلیں۔۔۔۔۔۔عائشے زوش کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اندر سے باہر لے جانے لگی جہاں بُراق گاڑی کے پاس کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی آپ اور بھائی آجانا میں اور عائشے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔بُراق نے کہتے ہوئے فاطمہ کو اِشارہ کیا جو گاڑی میں بیٹھنے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

ایک ساتھ چلتے ہیں نہ۔۔۔۔۔۔۔وہ اچانک عائشے کے گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے بول اٹھی

کیوں آپکو بھائی سے ڈر لگتا ہے کیا۔۔۔۔۔۔بُراق کے انداز میں شرارت تھی جسے زِوش نہیں سمجھتے ہوئے ایک گھوری سے اُسے نوازا اور پھر وہ تینوں زاویار کا انتظار کرنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زاویار نے آتے ہی اپنی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی جسکی وجہ سے زِوش پچھلا دروازہ کھولے اندر بیٹھنے لگی تھی لیکن بُراق اُسکے بیٹھنے سے پہلے ہی خود بیٹھ چکا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہے۔۔۔۔۔زِوش نے ہلکی آواز میں غصّے سے براق سے پوچھا جس پر وہ کندھے اُچکاتے دانتوں کی نمائش کرنے لگا اور زوش ایک نظر اُسے گھور کے آگے کی سیٹ

پر بیٹھ گئی جسکے بیٹھتے ہی گاڑی سلطان مینشن کی حدود سے باہر نکل گئی تھی

****

وہ چاروں ہاسپٹل کے وارڈ کی طرف بڑھ رہے تھے جب اندر سے آتی کچھ آوازوں سے وہ سمجھ چکے تھے کے اندر کون ہے۔۔۔۔۔

السلام و علیکم بابا۔۔۔۔۔۔زوِش اندر جاتے ہی احمد صاحب کے گلے لگی جس پر انہوں نے بھی محبت اور خوشی سے اُس سے حال احوال پوچھا۔۔۔احمد صاحب سے ملنے سے کے بعد وہ حاجرہ بیگم سے ملی اور پھر ریحانہ بیگم کی طرف متوجہ ہوئی ۔۔۔۔۔زاویار بھی دونوں سے ملنے کے بعد ماہنور کے سر پر ہاتھ رکھتے اُس سے سلام کرنے کے بعد وہیں رکھی بینچ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

السلام و علیکم انکل انٹی۔۔۔۔۔بُراق دونوں سے خوش دلی سے ملتے ہوئے آگے بڑھا جہاں ماہنور کی نظر اُس پر گئی۔۔۔۔

چیونٹی۔۔۔۔۔وہ ہلکی آواز میں کہتے ہوئے اُس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گیا

۔۔۔۔۔

تمیز نہیں ہے سلام کرنے کی۔۔۔۔۔۔وہ سخت تیور لیئے ہلکی آواز میں اُس سے

گویا ہوئی۔۔۔۔۔۔

کیوں سلام کرنا مجھ پر ہی فرض ہے کیا تُم نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔وہ بھی اُسی کے

انداز میں مخاطب ہوا۔۔۔

باہر سے تُم آئے تھے نہ تو تمھیں کرنا چاہئے تھا سلام۔۔۔۔۔۔ماہنور نے اُسے شرم

دلانی چاہی

www.novelsclubb.com

تو تمھیں کسی نے بتایا نہیں کہ کوئی باہر سے آتا ہے تو اُٹھ کے اُس سے سلام کرنا

چاہئے۔۔۔۔۔۔

تُم بڑی ہو یا میں۔۔۔۔۔۔براق نے اُس سے سوال پوچھا

تُم بڑے ہو۔۔۔۔۔۔۔وہ بیزاری سے اُسکے بے تکے سوال کا جواب دینے لگی

تو اصولاََ تمھیں ہی سلام کرنا چاہیئے، تمھیں سکھایا نہیں کسی نے کہ اپنے سے بڑے کو سلام کرنا چاہیئے۔۔۔۔۔۔

اور یہ کونسی کتاب میں لکھا ہے کہ چھوٹو کو ہی سلام میں پہل کرنی چاہیئے ۔۔۔۔۔۔ماہنور نے زچ ہوتے ہوئے اُسے گھورا

بُراق سلطان کی کتاب میں۔۔۔۔۔۔وہ سکون سے انداز میں کہتے ہوئے پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھا۔۔۔۔۔۔۔جب کہ اسکی اس طرح کی ڈھیٹائی سے تنگ ہوتے ہوئے وہ بنا کچھ بولے غصّے سے رُخ پھیر کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

اب کیسی طبیعت ہے آپکی۔۔۔۔۔۔۔زوِش نے متفکر لہجے میں ریحانہ بیگم کے پاس رکھے سٹول پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں ٹھیک ہوں بلکل مجھے کچھ نہیں ہوا بس ان ڈاکٹرز کو بولو مجھے اب ڈسچارج کر دیں۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم کو ہسپتال میں رہ کے کوفت ہونے لگی تھی

امی ڈاکٹرز کو اچھے سے پتہ ہے آپکی طبیعت کا انہیں جب صحیح لگے گا وہ آپکو ڈسچارج کر دیں گیں۔۔۔۔۔۔زاویار نے اپنی ماں کا ہاتھ پکرتے ہوئے محبت سے کہا

بیٹا ابھی تو میں ٹھیک ہوں لیکن اگر میں یہاں ایک دن اور رہی تو لازمی بیمار پر جاؤ گی ۔۔۔۔وہ نے بسی سے کہہ رہیں تھیں کیوں کے ہاسپٹل میں دوائیوں کی بدبو سے وہ سخت تنگ ہو چکی تھیں۔۔۔۔

ارے بیگم زیادہ ٹینشن نہیں لیں بس آج کا دن ہے پھر آپکو ڈسچارج کر دیں گیں ۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب نے اپنی بیگم کی حالت دیکھتے ہوئے کہا اور اُنکے کہنے کی دیر تھی کے ریحانہ بیگم کے چہرے پر بیزاری غائب ہو چکی تھی اور اب وہاں خوشی تھی۔۔۔۔۔۔

****

شام کا وقت تھا صبح سے ہاسپٹل میں رہنے کے بعد وہ پانچوں اس وقت ہاسپٹل کی کینٹین میں چائے پینے کی غرض سے بیٹھے ہوئے تھے ریحانہ بیگم اور مہتاب صاحب کو کو روم میں چائے دے آئے تھے اور ہاجرہ بیگم اور احمد صاحب گھر کو لوٹ گئے تھے البتہ ماہنور ابھی تک ہاسپٹل میں ہی تھی جسے زوِش نے اپنے ساتھ روکا ہوا تھا

سر، میڈم آپ لوگوں کی چائے۔۔۔۔۔۔۔ویٹر نے چائے کی ٹرے اُنکے سامنے رکھتے ہوئے بتایا اور وہاں سے چل دیا فاطمہ نے ٹرے سے ایک ایک کپ اُٹھا کر سب کے سامنے رکھے۔۔۔۔۔۔۔

اتنی زیادہ چائے کیوں دے رہی ہو اسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔بُراق نے ماہنور کے سامنے رکھے کپ کو دیکھتے ہوئے حیرت سے فاطمہ سے پوچھا

کیا مطلب بھائی اتنی زیادہ۔۔۔۔۔۔عائشے کو اُسکی حیرت کی سمجھ نہ آئی جو ایک کپ چائے کو اتنی زیادہ کہہ رہا تھا

یار چیونٹی سی تو ہے وہ اگر اس کپ میں ڈوب گئی پھر۔۔۔۔۔۔۔۔ہلکا قہقہ لگاتے ہوئے اُسنے کہنے کے بعد ماہنور کو دیکھا جس کا چہرہ غصّے کے باعث سُرخ ہو چکا تھا ۔۔۔۔

زِوش۔۔۔۔اسکو بولو خاموش ہو جائے۔۔۔۔۔وہ سخت غصّے سے کہتے زِوش سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔

بُراق نہیں تنگ کرو یار۔۔۔۔۔۔اپنی ہنسی بمشکل روکتے وہ مصنوعی غصّے سے براق کو کہنے لگی۔۔۔۔

بھابھی دیکھیں تو سہی ایک بار اگر یہ ڈوب گئی پھر انکل انٹی کو کیا جواب دیں گے ۔۔۔۔۔۔وہ بظاہر متفکر لہجے میں کے رہا تھا لیکن آنکھوں میں شرارت واضح تھی جس پر ٹیبل پر بیٹھے عائشے اور زِوش کو اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل لگی،ماہنور نے دونوں کو دیکھا جو اُس کے اوپر ہنس رہیں تھیں۔۔۔۔۔

زاویار بھائی۔۔۔۔۔وہ اُن دونوں کو اگنور کرتے ہوئے زاویار سے مخاطب ہوئی مطلب صاف تھا کہ اب زاویار اُسکی سائڈ لے۔۔۔۔

بُراق اب کچھ نہیں کہنا میری بہن کو۔۔۔۔۔زاویار نے رعب دار انداز میں بُراق کو تنگ کرنے سے منع کیا تھا

جی بھائی۔۔۔۔۔فرمابرداری سے کہتے ہوئے اُسنے ماہنور کو دیکھا جو اُسے ہی آنکھوں سے اشارہ کر رہی تھی کہ مزہ آیا اب جس پر براق نے ایک مطمئن مسکراہٹ کے ساتھ اُسے دیکھتے ہوئے اپنی چائے پر دیہان دیا۔۔۔۔

****

www.novelsclubb.com

ماما آپکو کسی چیز کی ضرورت ہے کیا۔۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا، میں بلکل ٹھیک ہوں اور اگر کچھ چاہیۓ ہوا مجھے میں خود کے لوگی یا پھر مہتاب یہیں ہیں تُم لوگ سب جاؤ اب اپنے اپنے کمرے میں سو جاؤ صبح سے میرے

ساتھ ہاسپٹل میں تھے تھک گئے ہو گے۔۔۔۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے پیار سے زِوش کو جواب دیتے ہوئے آخر میں سب کو جانے کا کہا کیوں کے وہ چاروں ہاسپٹل سے آنے کے بعد سے اُنکے کمرے میں بیٹھے اُن سے باتوں میں لگے ہوئے تھے اور ساتھ میں ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق اُنکی ڈائیٹ اور دوا کا بھی خیال رکھ رہے تھے

۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ھے ماما آپ نے دوائی لے لی ہے اب آرام کریں۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے اٹھتے ہوئے اپنی ماں کے سر پر بوسا دیا اور پھر روم سے باہر نکل کر اپنے روم کی جانب بڑھ گیا اُسکے جانے کے بعد بُراق اور عائشے بھی اپنے اپنے روم میں چلے گئے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔

زِوش بچے آپ کیا سوچ رہی ہیں۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب نے زِوش کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو زمین پر نظریں ٹکائے کسی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ن۔۔ نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔ مہتاب صاحب کی آواز پر چونکتے ہوئے اُس نے اچانک جواب دیا۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے نہ؟ مہتاب صاحب نے متفکر لہجے میں دریافت کیا۔۔۔۔

جی۔۔ جی باباسب ٹھیک ہے وہ بس ماما کی طبیعت کی وجہ سے تھوڑی ٹینشن میں تھی ۔۔۔۔۔۔۔اُس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بہانہ بنایا۔۔۔۔۔

شب بخیر۔۔۔۔۔۔۔وہ دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے روم سے نکل کر اپنے روم کی طرف چل دی۔۔۔۔۔۔۔

******

روم کا ہلکا دروازہ کھول کے اُس نے اندر جھانکا جہاں کوئی وجود نہ دکھائی دیا جس پر وہ ایک لمبی سانس لیتے ہوئے روم میں داخل ہوئی الماری سے اپنے کپڑے نکالتے ہوئے اُسنے ایک نظر واشروم کے دروازے پر ڈالی جہاں اندر سے پانی گرنے کی

آواز آرہی تھی وہ اپنے کپڑے لیتے ہوئے ڈریسنگ میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔آرام دہ لباس پہنے کے بعد وہ ڈریسنگ سے باہر آئی جہاں رُوم کی لائٹ آف تھی جس پر اُسنے سکھ کا سانس لیا کہ وہ سو چُکا ہے اسی سوچ کے ساتھ وہ ہلکے قدم اٹھاتے ہوئے بیڈ پر اپنی سائڈ کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

تُم مجھے اگنور کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔اپنے پیچھے سے آتی آواز پر اُسکے اُٹھتے قدم رُکے تھے اور وہ اچانک پلٹی تھی جہاں زاویار اسٹڈی روم کے دروازے کے ساتھ ہاتھ سینے پر بندھے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

م۔۔میں نے کب اگنور کیا۔۔۔۔۔۔دو قدم اُسکی طرف اٹھاتے وہ انجان لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

تو تُم نے مجھے اگنور نہیں کیا۔۔۔۔۔۔وہ آئبرو اچکائے اُس سے پوچھنے لگا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔کندھے اچکاتے ہوئے نظریں چُراتے اُسنے صاف جواب دیا

۔۔۔۔۔۔

زِوش۔۔۔۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے اُسکے قریب آیا اور اُسکا ہاتھ تھامے بیڈ پر لے جا کے اُسکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

وجہ جان سکتا ہوں اگنور کرنے کی؟؟۔۔۔۔۔۔۔زاویار کی آنکھوں میں التجا تھی ۔۔۔۔۔

کیا وجہ بتاؤ میں تمھیں۔۔۔۔۔۔۔

یہ سب اس لیئے کیوں کے میں نے اپنی محبت کا اِقرار کیا تھا تُم سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگا جو نظریں زمین پر مرکوز کیئے بیٹھی تھی اور زاویار کے اِس سوال پر اُسنے نظریں زمین سے ہٹاتے ہوئے زاویار کو دیکھا اور اُسکے اس طرح دیکھنے پر ہی زاویار کو اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا۔۔۔۔۔۔

زِوش تمھیں کس بات کا ڈر ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ اُسکے دونوں ہاتھ پکڑے محبت سے پوچھنے لگا اور اس طرح پوچھنے پر زِوش کا دل چاہا وہ اپنا سارا خوف ظاہر کردے لیکن

دماغ نے نفی کی تھی وہ بنا جواب دیئے اُسے دیکھ کے سوچ ہی رہی تھی جب اُسکی آواز پر دوبارہ ہوش میں آئی تھی۔۔۔۔۔۔

تُم مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہو۔۔۔۔۔۔۔وہ اُسے اپنے ہونے کا احساس دلا رہا تھا

م۔۔۔میں۔۔۔۔۔اپنی بات کہتے ہوئے وہ رکی تھی اور اُسکی طرف دیکھا جو آنکھوں میں اُسکے جواب کا انتظار لیئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

میں دوبارہ اپنا دِل نہیں تڑوانا چاہتی۔۔۔۔۔۔۔وہ مدھم آواز میں بس اتنا ہی بول پائی تھی

اور تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے کے تمھارا دِل دوبارہ ٹوٹ جائیگا۔۔۔۔۔۔۔زاویار کے اِس سوال پر نہ چاہتے ہوئے بھی زوش کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔۔۔۔۔۔

م۔۔۔میں محبت کے اُن دونوں کو بھی جانتی ہوں جب خوشی سے زمین پاؤں پر نہیں ٹکتے تھے،جب دُنیا جہاں کی توجہ اور سکون مجھے حاصل تھا اور میں محبت کے

اُن دنوں سے بھی واقف ہوں جب دکھ سانس پر بھاری تھے اور تکلیف سے آنسو نہیں رُکتے تھے میں اب تک اُس تکلیف سے پوری طرح باہر نہیں نکلی میں دوبارہ اُس سب تکلیف سے دوچار نہیں ہونا چاہتی۔۔۔۔۔۔۔بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ کس تکلیف سے یہ سب بول پائی تھی یہ صرف وہی جانتی تھی کہ دل میں جو درد تھا وہ دوبارہ سے جاگ اُٹھا تھا۔۔۔۔۔۔

تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ تمھیں دوبارہ وہ سب تکلیف سہنی پڑے گی۔۔۔۔۔۔

کیوں کہ مجھے محبت راس نہیں آتی میں مجھے ایسا لگتا ہے میں جس سے محبت کرو گی وہ مجھے اپنا عادی بنا کر چھوڑ دیگا میں وہ درد دوبارہ نہیں برداشت کرنا چاہتی تُم نہیں جانتے جس شخص کو آپنے اپنا سب کچھ مانا ہو جسے آپ اپنی ہر خوشی میں شامل کرتے ہو جس کے ساتھ زندگی گزارنے کا تصّور کیا ہوا گر وہ مشکل وقت میں آپ کا ساتھ دینے سے انکار کر دے تو دُنیا کے ہر شخص اور اُن کی محبت سے یقین اُٹھ جاتا ہے انسان کو اپنی زندگی تنگ ہوتی ہوئی محسوس ہوتی ہے-م۔۔میں دوبارہ محبت نہیں

کر پاؤ گی کبھی بھی، مجھ میں ہمت نہیں ہے وہ سب برداشت کرنے کی اب کی بار اگر ٹوٹی تو مر جاؤ گی میں نہیں چاہتی میں کسی سے اٹیچ ہوں- میں تمھیں محبت نہیں دے پاؤ گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے اُسکے ہاتھ سے اپنے ہاتھ چھڑواتے ہوئے پیچھے کو ہوئی آنسو لگاتار آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

زوِش ریلیکس میری بات سنو ہمم۔۔۔۔زاویار نے اپنی اُنگلی کے پوروں سے اُسکے آنسو صاف کرتے ہوئے اُسے اپنے قریب تر کیا۔۔۔

میں تُم سے بہت محبت کرتا ہوں کیوں کہ مجھے تُم سے محبّت کرتے رہنے پسند ہے کسی بھی بدلے کے تمنا کی ئے بغیر کیوں کے میرے لی ئے یہی کافی ہے کہ میں تُم سے محبت کرتا ہوں-۔۔۔۔۔وہ اُسے پیار سے اپنی بات سمجھا رہا تھا

زوِش میں تُم سے کبھی بھی اپنی محبت کا بدلہ نہیں مانگو گا کیوں کہ محبت زبردستی نہیں کی جاتی یہ تو ہو جاتی ہے یہ تو نصیب میں لکھی ہوتی ہے کسی کے لیئے رزق کی طرح

اور کسی کے لیئے روگ کی طرح پھر فرق نہیں پڑتا حاصل ہو یا لا حاصل

!!!--------

کیوں کرتے ہو تُم مجھ سے اتنی محبت۔۔۔۔۔وہ بے ساختہ ہی یہ سوال کر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اِس کرہِ ارض پہ کچھ چیزوں کی تخلیق فقط اس لیئے کی گئی ہے کے اُن سے شدید محبت کی جائے جیساکے تمھیں میرے لیئے اور خدا نے تمھیں میرے نکاح میں ڈال کر مجھ پر تمھاری محبت فرض کر دی ہے کیسے ممکن ہے کے میں تمھیں محبت نہ کروں۔۔۔۔۔۔وہ بھاری اور محبت بھرے انداز میں اُسے جواب دے رہا تھا

میرا ماضی جاننے کے بعد بھی اتنی محبّت-کیوں؟ وہ اب رونا بند کر کے نارمل بیٹھے اُس سے سوال پوچھنے لگی

جب چُن لیا جاتا ہے تو ماضی معنی نہیں رکھتا، کردار پر تبصرے نہیں کیئے جاتے ، گزری ہوئی وابستگیاں نہیں پوچھی جاتی صرف خوش آمدید کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے اپنے دل کے حال سنا رہا تھا کیوں کے اُسے واقعی فرق نہیں پڑتا تھا کے سامنے بیٹھے وجود کا ماضی کیسا تھا فرق پڑتا تھا تو اس بات سے کے حال میں وہ اُسکی ہے اور وہ اِس لڑکی سے عشق کرتا ہے۔۔۔۔۔۔

تُم مجھے کبھی خود سے محبت کرنے کے لیئے مجبور تو نہیں کرو گے۔۔۔۔۔۔۔زوِش کے اِس طرح سوال کرنے پر وہ استہزا یہ مسکرا دیا۔۔۔۔

ڈرو نہیں میں تُم پر اپنی محبت مسلط نہیں کرو گا تمھیں اپنے فیصلے لینے کا پورا حق ہے میں تمھارا انتظار کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

تُم کب تک میرا انتظار کرو گے۔۔۔۔۔۔۔وہ سوالیہ نظروں سے اُسکی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

تُم وعدہ تو کرو آنے کا میں ساری زندگی انتظار میں گزار سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور اگر میں نہ آؤ تو؟ الفاظ تھے نہ جانے کیا زاویار کی دھڑکنیں بے ساختہ ہی رکی تھیں اُسنے کبھی سوچا ہی نہیں تھا اس بارے میں وہ بلے اُس سے محبت نہیں کرتی تھی لیکن اُسکے ساتھ تو تھی اُسکی دسترس میں تھی اگر وہ نہ ہوئی تو۔۔۔۔۔اسکے آگے سوچنے سے اُسکے دل اور دماغ نے نفی کی تھی۔۔۔

ستکونین اُعسمق ں مدبہ في قلبي (تو تُم میرے دل پر سب سے گہرا داغ ہو گی) وہ ایک آسودہ مسکراہٹ کے ساتھ اُسے جواب دیتا ہے لیکن زوِش کے چہرے اور سوالیہ نظروں کو دیکھ کر اُسے اندازہ ہو جاتا ہے کہ اُسے اسکی کہی بات کی سمجھ نہیں آئی

----

www.novelsclubb.com

چھوڑو ان سب باتوں کو ہم پہلے کی طرح نارمل بھی تو رہ سکتے ہیں نہ۔۔۔۔۔وہ مان بھرے لہجے میں زوش کو دیکھتا ہے جس پر وہ مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلاتی ہے۔۔۔۔۔

اچھی بات ہے اب تُم سو جاؤ ریلیکس ہو کر کافی لیٹ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔اُسے وقت کا احساس دلاتے ہوئے کہتا ہے اور خود بھی اٹھ کر سونے جاتا ہے زوِش ایک سکھ کا سانس لیتی ہے کیوں کہ اُسنے کل سے اپنے دل میں رکھے تمام خوف کو آج نکالا تھا اور زاویار سے بات کرنے کے بعد وہ اب کافی پر سکون ہو چُکی تھی ایک نظر زاویار پر ڈالتے وہ خود بھی کمفرٹر اوڑھے سو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

****

جاری۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 6

وہ بلیو جینز کے اوپر بلیو ڈریس شرٹ پہنے ہوئے ہاتھوں سے بال سیٹ کرتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا سلیوز ہمیشہ کی طرح کہنیوں سے تھوڑا نیچے تک فولڈ کی ہوئی تھیں جب چلتے چلتے اچانک کسی سے ٹکر ہوئی تھی

اوہو تُم دیکھ کے نہیں چل سکتے آنکھیں کرائے پر دے کے آئے ہو کیا۔۔۔۔۔۔

ماہنور اپنا سر مسلتے ہوئے غصّے سے بولنا شروع ہوئی تو رکی ہی نہیں

بریک لگاؤ لڑکی، کتنا بولتی ہو۔۔۔۔۔۔۔ بُراق اُسکی بات بیچ میں کاٹتے ہوا بولا تھا

دیکھ کے نہیں چل سکتے تُم۔۔۔۔۔ وہ دونوں ہاتھوں قمر پر رکھے لڑاکا عورتوں کی طرح لگ رہی تھی

تو تُم دیکھ لیتی، اور یہ تُم صبح صبح ہمارے گھر کیوں آئی ہو۔۔۔۔۔۔۔

مسٹر بُراق پہلی بات مجھے یہاں آنے سے کوئی نہیں روک سکتا یہ میری بہن کا سسرال ہے اور ابھی میں حور کے کہنے پر آئی ہوں دوسری بات یہ صبح صبح نہیں دوپہر کے تین بج رھے ہے شاید آپکی صبح ابھی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ایک ایک لفظ چبا کر کہتے غصّے سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

میرے لیئے تو صبح ہی ہے نہ چیونٹی۔۔۔۔۔۔۔وہ کندھے اچکائے سکون سے کھڑا تھا جب دروازے سے اندر آتی حور پر نظر گئی۔۔۔۔۔

السلام وعلیکم بھابھی۔۔۔۔۔۔۔وہ بھابھی کے لفظ پر زور ڈالتے شرارت سے اُسکی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔۔۔اندر آتے ہوئے فروٹس اور سامان ملازمہ کو دیتے ہوئے اُسنے بُراق کے سر پر ہلکی سے چپٹ لگائی۔۔۔۔۔

کیسے آنا ہوا آپکا یہاں۔۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ آنٹی سے ملنے آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوہ آجائیں آجائیں۔۔۔۔۔۔۔ بُراق حور کو اپنے ساتھ لے کر ریحانہ بیگم کے کمرے کی طرف بڑھ گیا ماہنور نے اُن دونوں کو دیکھا جو سرے سے اُسے اگنور کر گئے تھے اور پھر وہ خود بھی اُنکے پیچھے ریحانہ بیگم کے کمرے کی طرف چل دی

۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسی ہے طبیعت آپکی آنٹی۔۔۔۔۔۔ سلام دعا کرنے کے بعد وہ دونوں ہی ریحانہ بیگم کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئیں

میں تو ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا وہ بس ہلکی سی طبیعت خراب ہو گئی تھی، اور چلو اچھا ہی ہوا اسی بہانے تُم ہمارے گھر آئی تو سہی۔۔۔ اپنی طبیعت کا بتانے کے بعد وہ آخر میں نہ آنے کے میٹھا سا شکوہ کر گئی تھی۔۔۔۔ انہیں باتوں کے دوران زوِش بھی کمرے میں داخل ہوئی اور دونوں سے ملنے کے بعد وہیں بیٹھ گئی تھی۔۔ کچھ دیر باتوں کے بعد وہ دونوں ہی اپنے اپنے گھر جانے کے لیئے اُٹھ گیں تھیں ریحانہ بیگم

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے اسرار کے بعد بھی وہ دونوں وہاں نہ رکیں تھیں ریحانہ بیگم سے الوداعی کلمات کہنے کے بعد وہ دونوں زوِش اور بُراق کے ساتھ باہر نکلیں تھیں۔۔۔۔۔۔

حور آپ تو رُک جاتیں یہاں پر۔۔۔۔۔بُراق نے آپ لفظ پر دباؤ ڈالتے ہوئے حور کو کہا اور جتاتی نظروں سے ماہنور کو دیکھا جو اُسکی بات کا مطلب سمجھتے غصّے سے اُسے گھورنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

چلو حور ورنہ یہ آپ کو یہیں نہ روک لے۔۔۔۔۔ماہنور نے بھی اُسی کے انداز میں آپ لفظ پر دباؤ ڈالتے جتاتی نظروں سے اُسے دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ ہاں مجھے رُکنے کا شوق ہے بھی نہیں اور پھر حور کو لے کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔زوِش اُن دونوں دونوں سے مل کر اندر چلی گئی تھی جب کے براق وہیں کھڑا تھا اُنکی گاڑی سلطان مینشن سے باہر نکلی تھی ساتھ ہی ایک اور گاڑی سلطان مینشن کے اندر آئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی سے شایان زیدی اپنی بیگم کے ساتھ نیچے اُترے تھے جب کے مصطفیٰ گاڑی سائڈ پر پارک کرنے لگ گیا تھا۔۔۔

السلامُ علیکم آنٹی۔۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔۔۔ مسز شایان نے بُراق کو گلے لگاتے سر پر پیار کیا تھا

السلامُ علیکم انکل، آپ تو بڑے ہینڈ سم ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔ شایان صاحب کے گلے لگتے بُراق نے شرارت سے ہنستے ہوئے کہا اور اسکی بات پر شایان صاحب بھی ہنستے ہوئے اُسّے ملنے کے بعد اندر کی طرف چل دیئے۔۔۔

رونگ ٹائمنگ ہے بھئی تمہاری۔۔۔۔۔ ایک نظر میں گیٹ سے نکلی حور کی گاڑی کو دیکھتے بُراق نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے افسردگی سے کہا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں کچھ وقت کی بات ہے پھر ہمیشہ میرے پاس ہی ہو گی۔۔۔۔۔۔ اطمینان سے کہتے ہوئے وہ دونوں اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

السلامُ علیکم۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے روم میں داخل ہوتے سب کو اجتماعی سلام کیا تھا اور ریحانہ بیگم کی طبیعت پوچھنے کے بعد وہیں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

ویسے مصطفیٰ تُم بھی اپنے باپ کے نقشِ قدم پر چل رہے ہو۔۔۔۔ مہتاب صاحب نے شایان صاحب کو دیکھنے کے بعد مصطفیٰ پر طنز کیا

کیا مطلب انکل میں سمجھا نہیں۔۔۔۔۔۔۔ نہ سمجھی سے مہتاب صاحب کو دیکھتے اُسنے مسکرا کر دریافت کیا

مطلب تُم بھی اب گھر کا چکر نہیں لگاتے۔۔۔۔۔۔

اوہو مہتاب یار کچھ بزنس میں بزی تھا میں اسی لیئے چکر نہیں لگا پایا۔۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ کے بولنے سے پہلے شایان شایان صاحب نے مہتاب صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں ہاں بزنس تو تمھارا ہی ہے بس۔۔۔۔۔ مہتاب صاحب نے مصنوئی ناراضگی سے اُنکا ہاتھ جھٹکا۔۔۔۔۔۔۔

اچھا بھئی آئندہ سے آتا رہا کروں گا میں اپنے دوست کے گھر۔۔۔۔۔ شایان صاحب کا انداز ہار ماننے والا تھا جس پر کمرے کے سب ہی نفوس ان دونوں کی نوک جھوک دیکھ رہے تھے جو عمر کے اِس پہلوں میں بھی ایک دوسرے سے اکثر بچوں کی طرح ناراضگی جتاتے ہیں

****

ڈنّر کرنے کے بعد دونوں فیملیز سلطان مینشن کے لاؤنچ میں ٹھنڈی ہوا میں بیٹھے چائے کا مزہ لے رہیں تھیں ساتھ میں ہلکی ہلکی خوش گپیوں میں بھی مصروف تھیں

۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آگے کا کیا پلین ہیں مصطفیٰ۔۔۔۔۔۔۔ مہتاب صاحب نے سامنے بیٹھے مصطفیٰ سے پوچھا جو زاویار سے باتوں میں مشغول تھا انکے سوال پوچھنے پر وہ سیدھا ہو کر انکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔

انکل ابھی تو ڈیڈ کے آفس جاتا ہوں باقی اسٹڈی کمپلیٹ ہونے کے بعد اپنے پروفیشن کو ترجیح دونگا۔۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔۔

ہاں ہاں لاڈ صاحب سے یہ بھی تو پوچھو کے آفس جا کر کیا کرتا ہے۔۔۔۔۔۔ شایان صاحب نے طنزیہ لہجے میں مہتاب صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور انکے کہنے پر مہتاب صاحب نے مصطفیٰ کو دیکھا جو سر زمین کی طرف جھکائے اپنی ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

صاحبزادے آفس تو روز آتے ہیں اور پھر اپنے آفس روم میں جا کر آرام کرتے ہیں پھر جب آرام کر کر کے تھک جاتے ہیں تو گھر چلے جاتے ہیں دوبارہ آرام کرنے

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔۔۔۔شایان صاحب کے کہنے پر سب ہی نفوس نے ہنستے ہوئے مصطفیٰ کو دیکھا جو خود بھی ڈھیٹ بنا ہنس رہا تھا۔۔۔۔

کم سے کم ڈیڑ روز آتا تو ہونا۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے خود کا دفاع کرنا چاہا۔۔۔۔

شکریہ بیٹا آپ کا جو آپ روز آنہ آکر اپنا چہرہ دکھا دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔شایان صاحب نے اپنے اکلوتے بیٹے کی بے نیازی کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مسسز شایان دونوں باپ بیٹے کی باتوں پر ہنس رہیں تھیں وہ دونوں ایسے ہی تھے ساتھ بیٹھتے تو انکی نوک جھوک ختم نہ ہوتی تھی۔۔۔۔۔

******

www.novelsclubb.com

کل تیار رہنا ہم تینوں مارکیٹ جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے اپنے ساتھ بیٹھے بُراق اور زاویار کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیوں۔۔۔؟؟

کیوں کے پرسوں میرا نکاح ہے۔۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے اُن دونوں کو اپنے نکاح کی تاریخ یاد دلائی

تو؟ دونوں نے یک زبان سوال پوچھا اور مصطفیٰ ان دونوں بھائیوں کی شان بے نیازی پر عش عش کر اُٹھا۔۔۔۔۔

تو کل ہم مارکیٹ جا رھے ھیں میرے نکاح کی شاپنگ کرنے۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے حکمرانہ انداز میں دونوں کو کہا۔۔۔۔

میرے پاس کل ٹائم نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

اور میرے ساتھ جانے کے لیئے تمھیں پہلے اپوئٹمنٹ لینا ضروری ہے۔۔۔۔۔ بُراق صوفے سے پُشت لگاتے بے نیازی سے کہا۔۔۔۔۔

کمینوں میں تُم دونوں سے پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں۔۔۔۔ مصطفیٰ نے دونوں کے گلے میں بازو ڈالتے ہوئے زور دیا تھا جس پر دونوں ہی قہقہہ لگاتے ہوئے سیدھے ہو کر بیٹھے تھے۔۔۔۔

اسی طرف ہلکی پھلکی باتوں کے بعد شایان صاحب کی فیملی اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئی تھی

****

لنچ کرنے کے بعد وہ کافی دیر نیچے ہی بیٹھی ریحانہ بیگم اور عائشے سے باتیں کر رہی تھی اور پر اپنے کمرے کا رخ لیتے ہوئے کمرے میں آئی جہاں وہ سامنے صوفے پر بیٹھے سامنے رکھے لیپ ٹاپ میں کچھ کرنے میں مصروف تھا، وہ خاموشی سے آکر سامنے بیڈ پر بیٹھی تھی نظریں اُس پر تھیں جو چہرے پر سنجیدگی سجائے لیپ ٹاپ کی سکرین پر نظریں جمائے بیٹھا تھا، اُسنے ایک نظر سامنے بیٹھی زوِش کو دیکھا جو اپنی ہتھیلیوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

کوئی بات کرنی ہے؟؟

ہاں۔۔۔۔اُسنے نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا

کیا کام ہے۔۔۔۔لیپ ٹاپ سائڈ پر رکھتے وہ پورا اُسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

وہ میں نے امی کے گھر جانا ہے۔۔۔۔۔شادی کے بعد وہ آج پہلی بار اپنی امی کے گھر جانے کا کہہ رہی تھی ورنہ اس سے پہلے اُسنے کبھی وہاں جانے کی خواہش نہیں کی تھی۔۔۔۔۔۔

ہمم، پھر واپس کب آؤ گی۔۔۔۔زاویار نے اُس سے پوچھا

حور کے نکاح کے بعد۔۔۔۔۔۔

ابھی جانا ہے؟اُسنے پھر سوال پوچھا جس پر مقابل نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے تُم پیکنگ کرلو تب تک میں یہ کام ختم کرلو پھر تمھیں ڈراپ کردوں گا ۔۔۔۔۔۔اُسکے کہنے پر وہ اُٹھ کر اپنی تیاری کرنے لگی اور زاویار نے دوبارہ نظروں لیپ ٹاپ کی سکرین پر جماں دی۔۔۔۔۔

******

تُم اندر نہیں آؤ گے۔۔۔۔۔۔۔گھر کے سامنے گاڑی رُکنے کے بعد اُسنے زاویار کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

میں اندر، ہمم چلو۔۔۔۔۔۔۔گاڑی سے اترنے کے بعد اُسنے زوِش کی طرف کا دروازہ کھولتے اُسے باہر آنے کو کہا اندر جانے سے پہلے اُسنے گھر کو دیکھا آخری بار وہ اس گھر میں ایک انجان شخص بن کر آیا تھا جو صرف اس گھر کی بیٹی کو باحفاظت گھر چھوڑنے آیا تھا اور اب وہ اس گھر کا داماد بن کر آیا تھا، جہاں اُسے اس سوچ سے خوشی ہوئی تھی وہیں اُسے حالات کا سوچتے دکھ بھی ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

گھر میں داخلی دروازے پر حور سے ملنے کے بعد وہ دونوں اندر گئے جہاں ہاجرہ بیگم سے وہ دونوں ملے تھے۔۔۔۔۔۔

بابا کہاں ہیں۔۔۔۔۔۔۔ہاجرہ بیگم کے بتانے پر وہ دونوں ہی کمرے کی طرف بڑھے تھے، سامنے بیٹھے احمد صاحب کو دیکھ کر وہ خوشی اور جوش سے اُنکی طرف بڑھی تھی لیکن ساتھ میں بیٹھے صائم کو دیکھ کر اُسکی خوشی مدھم پری تھی۔۔۔۔۔

آگئی میری بیٹی۔۔۔۔۔م احمد صاحب نے بھرپور محبت سے اُسے گلے لگایا اور اُسکے بعد زاویار بھی اُسی احترام کے ساتھ اُنسے ملا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کیسی ہے گڑیا۔۔۔۔۔۔زین نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح بلکل ٹھیک۔۔۔۔۔۔خوشی سے اسکو جواب دینے کے بعد اشارے سے ہی اُسنے صائم کو سلام کیا تھا اور پھر وہیں احمد صاحب کے ساتھ بیٹھ گئی

۔۔۔۔۔۔۔۔

زاویار نے سامنے بیٹھے صائم کو دیکھا جو زوش کو دیکھنے میں مصروف تھا اور پھر ایک گہری سانس لیتے اُسنے رُخ پھیر لیا اُسے وہ رات یاد آگئ تھی جب زِوش اُسکے جانے کے بعد اُسکی وجہ سے روئی تھی۔۔ایک پل کو اُسکا دل کیا تھا کے وہ زوش کو اپنے ساتھ واپس لے جائے لیکن پھر حور کے نکاح کا سوچتے وہ خاموشی سے زِوش کو دیکھنے لگا جو احمد صاحب سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی کیا ضرورت تھی میں بس نکلنے والا ہی تھا۔۔۔۔۔زاویار نے ماہنور سے کہا جو ہاتھ نے چائے اور لوازمات سی بھری ٹرے لے کر آرہی تھی۔۔۔۔

کیوں نہیں ضرورت آخر میرے جیجا جی پہلی بار ہمارے گھر آئے ہیں۔۔۔۔۔
ماہنور نے ٹرے اُسکے سامنے رکھی تھی۔۔۔۔۔

آنٹی اسکی ضرورت نہں تھی میں کوئی مہمان تو نہیں ہوں جسے آپ یہ سب پیش کر رہیں ہیں۔۔۔۔دروازے سے اندر آتی ہاجرہ بیگم کو دیکھتے ہوئے اُسنے کہا جس پر ہاجرہ بیگم مسکراتے ہوئے آبیٹھی تھیں۔۔۔

مہمان تو نہیں ہو لیکن پھر بھی کھانا تو پڑے گا۔۔۔۔۔ہاجرہ بیگم نے حکمرانہ انداز میں کہا جس پر وہ ہر مانتے ہوئے چائے پینے لگا۔۔۔۔۔۔۔

چلیں انکل انٹی اجازت دیں مجھے۔۔۔۔۔۔چائے پینے کے بعد زاویار نے اٹھتے ہوئے دونوں سے اجازت لینی چاہی۔۔۔۔

ارے بیٹھو بیٹا اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔۔۔۔احمد صاحب نے اُسے روکنے چاہا تھا

وہ انکل مصطفیٰ کے ساتھ جانا ہے مارکیٹ تو بس اسی لیے ورنہ ضرور رُکتا۔۔۔۔۔۔

معذرت خواہ انداز میں کہتے وہ اُن دونوں سے ملا اور پھر باہر کی جانب بڑھ گیا

۔۔۔۔۔۔۔۔

زوِش جاؤ باہر تک چھوڑ آؤ۔۔۔۔۔ہاجرہ بیگم نے ساتھ بیٹھی زوِش کو دھیمے لہجے میں کہا جس پر وہ سراثبات میں ہلاتی زاویار کے پیچھے چل دی۔۔۔۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔۔۔۔باہر آتے اُسنے زاویار کی پُشت دیکھتے ہوئے کہا جو اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔زوِش کی آواز پر وہ پلٹا تھا اور واپس اُسکی طرف آیا

۔۔۔۔۔۔

زوِش، تمھارے آنسو بہت قیمتی ہیں کوشش کرنا انکو باہر نہ آنے دینا، کیوں کہ یہ اتنے سستے نہیں ہیں کہ کسی کے لیئے بھی بہائے جائیں۔۔۔۔۔۔اُسکے دونوں ہاتھوں کو تھامے وہ ٹھہر ٹھہر کے بول رہا تھا لیکن اُسکی کہی بات کا مطلب وہ اچھے سے سمجھ چکی تھی۔۔۔۔۔۔

اپنا خیال رکھنا میرے لیئے۔۔۔۔۔۔مدھم مسکراہٹ کے ساتھ وہ اُسے کہتے گاڑی کی طرف بڑھ گیا زوِش وہیں کھڑی اسکو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی کیوں تھا وہ ایسا جسکو اسکے آنسو سے اتنا فرق پڑتا تھا اور ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ واپس اندر کی طرف بڑھنے لگی جب سامنے کھڑے نفوس کو دیکھ کر اُسکی مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تُم خوش ہو اسکے ساتھ۔۔۔۔۔۔وہ اندر کی طرف بڑھ رہی تھی جب صائم کے سوال پر وہ رکی تھی۔۔۔۔۔۔

میری خوشی کے بارے میں سوال تمھارے منہ سے اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔۔۔۔وہ طنزیہ ہنسی تھی

کیا تم مجھ سے ناراض ہو۔۔۔۔۔۔۔۔اُسنے سوال کیا تھا جس پر وہ چلتے ہوئے عین اُسکے مقابل آکر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ناراضگی بہت قیمتی چیز ہے ہر کسی پر نہیں لوٹائی جاتی ور میرا نہیں خیال کہ تمھارا اور میرا ایسا کوئی رشتہ ہے جسکی بناپر میں تُم سے ناراض ہوں۔۔۔۔۔۔۔اُسکا لہجہ بے تاثر تھا وہ ایک لمحے میں صائم کو "کسی" کہہ گئی تھی

زوِش سوری لیکن اُس وقت مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا میں کیا کرتا سچویشن ہی ایسی تھی ورنہ تُم جانتی ہو نا میں کتنی محبت کرتا ہوں تُم سے۔۔۔۔۔۔ابھی وہ بول رہا تھا

جب زوِش کے طنزیہ لہجے میں ہنسنے پر رُک کے اُسے دیکھنے لگا جیسے اُسکے ہنسنے کی وجہ پوچھ رہا ہو۔۔۔۔۔

مسٹر صائم صدیق جو آپ نے کی تھی وہ محبت نہیں تھی کیوں کے مرد کبھی بھی اپنی پسندیدہ عورت کو کسی دوسرے مرد کے لیئے نہیں چھوڑتا۔۔۔۔۔۔اُسکی کہی بات پر صائم کو شرمندگی نے آگھیرا تھا۔۔۔۔۔

زوِش تُم جانتی ہو اُس وقت کیا حالات تھے میں کچھ نہیں کر سکتا تھا اُس وقت میں مجبور تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

مرد کے ہاتھ میں اتنی گرفت تو ہونی چاہیئے کے وہ اپنی پسندیدہ عورت کا ہاتھ تھام کر دُنیا کے سامنے لے جاسکے۔۔۔۔۔۔اور ساری بات انسان کے خلوص کی ہوتی ہے ورنہ کوئی بھی کانوں کے اتنا کچا اور آنکھوں کا اتنا اندھا نہیں ہوتا کہ سچ کو دیکھ اور سن نہ سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔لہجے میں چھپا طنز مقابل اچھے سے سمجھ چکا تھا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور پھانسی کے مجرم کو بھی اپنی آخری خواہش بتانے کا حق ہوتا ہے لیکن تم نے تو مجھے کچھ بولنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا اور ابھی اس وقت میں تمھیں کچھ بھی سوچنے کا موقع نہیں دوں گی کہ کیوں چھوڑا اور نہ ہی میں خود کو ہمدردی کے قابل سمجھتی ہوں میں وہ کروں گی کہ تمھیں ساری زندگی پچھتاوا ہو گا کہ میں نے بیوفائی کیوں کی

--------وہ جو کب سے بھری بیٹھی تھی آج سب بولنے کا ارادہ رکھ رہی تھی

زوِش کیا تُم واپس نہیں لوٹ سکتی------صائم کے پوچھنے پر زوِش کے ماتھے پر بل پڑے تھے وہ کیسے اُس کی محبت کو رُسوا کرنے کے بعد اب لوٹنے کا کہہ سکتا تھا

تم نے اپنی بے اعتباری اور اپنی زبان کی وجہ سے مجھے کھویا تھا اور یہ بات تمھاری انا کبھی تسلیم نہیں کرتی اور اب ٹھوکر لگنے کے بعد تُم دوبارہ آئے ہو، لیکن میں

تمھیں اپنے دِل سے اتار چُکی ہوں۔۔۔۔۔اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے اُسنے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پلیز۔۔۔۔۔۔۔اُسنے ایک آخری اُمید کے ساتھ اُسکے چہرے کو دیکھتے التجا کی تھی ۔۔۔۔

وہ انسان بہت بیوقوف ہوتا ہے جو ایک ہی پتھر سے دو بار ٹھوکر کھائے۔۔اور میں ایک بار آزمائے ہوئے شخص کو دوبارہ موقع نہیں دیتی کیوں کہ جو ایک بار دھوکہ دے سکتا ہے وہ دوبارہ بھی دے سکتا ہے، حالات بدل سکتے ہیں فطرت نہیں ۔۔۔۔دوٹوک لہجے میں اپنی بات مکمل کرنے کے بعد وہ اندر کی طرف بڑھ گئی تھی جب کہ وہ ایک لمبی سانس بھر کے وہیں کھڑا اُسکی پُشت کو دیکھ رہا تھا میں کیوں بھول گیا تھا کہ وہ زوِش شاہ ہے وہ خود سے کی گئی بیوفائی کی معافی نہیں دیتی وہ اپنی عزت نفس کے لیئے دُنیا کی ہر محبت کو ٹھوکر مار سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے بسی سے سوچتے وہ وہیں کھڑا رہا

****

زاویار مال کی انٹرنس پر تھا جب موبائل بجنے لگا اُسنے موبائل سامنے کیا جہاں مصطفیٰ کا نام جگمگا رہا تھا کال اٹھاتے اُسنے موبائل کان سے لگایا۔۔۔۔۔۔

ہیلو کہاں ہے تو، ہم دونوں کب سے تیرا ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ کی چلتی زبان پر اُسنے موبائل کان سے دور کیا اور جب سامنے سے خاموشی اختیار ہوئی تب اُسنے دوبارہ موبائل کان سے لگایا۔۔۔۔۔

کہاں پر ہے تو میں انٹرنس پر ہوں۔۔۔۔۔۔۔

تو وہیں رُک ہم وہاں آتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ کے کہنے پر کال کاٹ کے دونوں ہاتھ جیب میں ڈالتے یہاں وہاں دیکھنے لگا جب کچھ منٹ بعد وہ دونوں سامنے سے چلتے ہوئے آرہے تھے۔۔۔۔۔۔

کہاں رہ گیا تھا یار۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے آتے سمیت دوبارہ سوال کیا۔۔۔۔

کتنے سوال کرتا ہے یار، چل شاپنگ کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔وہ اُسکے سوال کو سرے سے اگنور کیے اسکو لے کر آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

یار تو پچھلے آدھے گھنٹے سے الگ الگ شاپ پر گھوم چُکا ہے لیکن تُجھے کوئی سوٹ پسند نہیں آرہا۔۔۔۔۔۔زاویار نے بے زاری سے اُسے کہا جو ہر سوٹ کو دیکھنے کے بعد ریجیکٹ کر رہا تھا۔۔۔

یار پہلی بار میری شادی ہو رہی ہے،اس لیئے میں ایک پرفیکٹ سوٹ کی تلاش میں ہوں۔۔۔۔کپڑوں کو دیکھتے ہوئے مصطفیٰ نے جواب دیا تھا

سب کی ہی پہلی بار ہوتی ہے تو کوئی انوکھا نہیں ہے۔۔۔زاویار نے اُسکی بے تُکی بات پر اُسے حقیقت بتائی۔۔۔

یہ والا سوٹ بیسٹ ہے۔۔۔۔۔بُراق نے ایک ہینگ کیے ہوئے سوٹ کو دیکھتے ہاتھ تھوڈی پر رکھتے کچھ سوچتے ہوئے کہا جس پر وہ دونوں ہی اس سوٹ کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔۔

ہاں سوٹ تو واقعی پیارا لگ رہا ہے۔۔۔۔ مصطفیٰ نے سوٹ کو دیکھتے ہوئے تعریف کی تھی

آخر پسند کس کی ہے۔۔۔۔۔۔ بُراق نے شوخ انداز میں کہا جس پر مصطفیٰ نے اُسے نیچے سے اوپر تک دیکھنے کے بعد نظریں گھوما کر زاویار کو دیکھا جیسے اُس سے سوٹ کے بارے میں پوچھ رہا ہو۔۔۔۔۔

ہاں اچھا لگ رہا ہے تیری شکل پر سوٹ بھی کرے گا۔۔۔۔۔ زاویار نے اُسکے دیکھنے پر سرسری سا جواب دیا تھا اور پھر مصطفیٰ سوٹ کی پیمنٹ کروانے کاؤنٹر کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ویل ڈن ورنہ مجھے تو لگا تھا کہ آج کی رات اسی مال میں گزارنی پڑے گی۔۔۔۔۔۔۔ زاویار نے بُراق کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا جس نے مصطفیٰ کے لیئے کپڑے پسند کیئے تھے اور بُراق اپنی تعریف پر مودبانہ انداز میں جھکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

باقی سامان وہ پہلے ہی لے چکے تھے سوٹ کی پیمنٹ کروانے کے بعد وہ تینوں گھر کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔

****

ڈنّر کرنے کے بعد وہ کافی دیر ہاجرہ بیگم اور احمد صاحب کے ساتھ بیٹھی رہی پھر انکو آرام کرنے کا کہتے ہوئے اپنے روم میں آگئی تھی اور اس وقت وہ کھلے آسمان کے نیچے ٹھنڈی ہوا میں ڈھیلی سی شرٹ اور ٹرائوزر پہنے بالکونی میں رکھے جھولے پر بیٹھی تھی بالوں کا رف سا جوڑا بنا رکھا تھا۔۔ ہمیشہ کی طرح اپنی سوچ میں بیٹھی وہ آسمان پر چمکتے چاند کو دیکھ رہی تھی دماغ میں شام میں کی گئی اپنی اور صائم کی گفتگو چل رہی تھی جب اچانک فون پر بجتی بیل نے اس خاموشی کو توڑا تھا۔۔۔ کال اٹھاتے اُسنے فون کان سے لگایا تھا۔۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔۔

کیسی ہو۔۔۔۔۔۔۔ بالکونی کی ریلنگ پر ایک ہاتھ رکھے زاویار نے سوال کیا تھا۔۔۔۔

جیسی شام میں تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیا کر رہی تھی۔۔۔۔۔ایک اور سوال کیا گیا

کچھ نہیں بیٹھی ہوئی تھی، تم نے کال کی خیریت؟۔۔۔۔۔۔

ہاں بس تمہاری طبیعت کا پوچھنے کے لیئے کال کی تھی۔۔۔۔۔۔۔

فکر نہیں کرو اتنی کمزور نہیں ہوں میں کے بات بات پر آنسو بہاؤ۔۔۔۔۔۔۔اُسکی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے زوِش نے مدھم مسکراہٹ سے جواب دیا تھا۔۔۔۔

پھر تو بہت اچھی بات ہے، عورت کو مضبوط ہی رہنا چاہئے۔۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔۔زوِش نے بس اتنا ہی کہنے پر اکتفا کیا تھا۔۔۔۔

چلو کل ملتے ہیں۔۔کل تک اپنا دیہان رکھنا۔۔۔۔۔۔الوداعی کلمات کہنے کے بعد اُسنے فون کاٹ دیا اور ایک نظر فون پر ڈال کر دوبارہ آسمان کو دیکھنے میں محو ہو گئ جب کے زاویار اُس سے بات کرنے کے بعد کافی مطمئن تھا وہ جو شام میں صائم کو

www.novelsclubb.com

دیکھنے کے بعد پچھلی ملاقات کا سوچتے ہوئے ٹینشن میں تھا اب زوِش سے بات کرنے کے بعد کافی حد تک پُر سکون تھا۔۔۔وہ ریلنگ سے اندر جانے لگا جب مصطفی کی کال دیکھ کر رکا اور اُسکی بات سننے کے بعد سر نفی میں ہلاتے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

****

حور نے بھاپ اُڑاتی چائے زوِش کے سامنے کی جس پر زوِش کے چہرے پر خوشی چھا گئی۔۔۔۔۔

شکریہ یار مجھے اِس وقت اسکی بہت طلب ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ہاں مجھے پتا ہے میرے گھر میں ایک چائے کی دیوانی ہے جسکا پسندیدہ مشغلہ ہے چاند کو دیکھتے ہوئے چائے پینا۔۔۔۔۔۔حور بھی اپنی چائے لیئے اُسکے ساتھ بیٹھ گئی تھی

۔۔۔۔

کیسا فیل ہو رہا ہے آج آخری رات ہے جب تُم حور یہ احمد ہو کل سے تُم حور یہ مصطفٰی کہلاؤ گی۔۔۔۔۔ زوِش نے اپنا کندھا اُسے مارتے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

پتا نہیں، عجیب سے فیلنگ ہے ایک نئی زندگی شروع ہونے جا رہی ہے نئے لوگ ہونگے۔۔۔۔۔۔۔

تُم فکر نہیں کرو مصطفٰی بھائی بہت اچھے ہیں تمھیں بہت خوش رکھیں گے آخر تُم سے محبت کرتے ہیں۔۔۔۔۔ آخر میں ایک آنکھ دباتے اُسنے اُسے تنگ کیا جس پر وہ اچھنپ سے گئی تھی اور ہلکی سے چپٹ زوِش کے سر پر لگائی تھی۔۔

اور تُم۔۔۔ تُم خوش ہو۔۔۔۔۔۔ حور نے زوِش کو دیکھتے ہوئے پوچھا

خوشی کا تو نہیں پتا لیکن مطمئن ہوں میں۔۔۔ ایک سرد سانس لیتے اُسنے آسمان کو دیکھتے جواب دیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حور میں مطمئن ہوں کیوں کے میں نے صبر کرنا سیکھ لیا ہے زندگی صبر کرنے کا نام ہے کوئی بچھڑ گیا تو صبر، کوئی روٹھ گیا تو صبر، کسی نے کردار پر اُنگلی اٹھائی تو صبر اور جو مانگا وہ نہ ملا تو صبر، صبر کرنے سے اور کچھ ہو نہ ہو آپ خدا کے قریب ہو جاتے ہیں اور مطمئن ضرور ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صحیح کہہ رہی ہو کبھی کبھی ہماری زندگی میں جو ہو رہا ہوتا ہے اگر سمجھ نہ آئے تو صبر کر لینا چاہیئے کیوں کے ضروری نہیں ہمیں ہر چیز کی حکمت فوراً سمجھ آجائے کبھی کبھی باتیں وقت کے ساتھ سمجھ آتی ہیں وقت سارے راز کھول دیتا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔حور نے اُسکی بات میں حامی بھرتے ہوئے سکون بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

ہم یادوں کو بھُلا کیوں نہیں پاتے۔۔۔۔۔۔زوِش نے اُسے دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا وہ پھر سے اپنی زندگی کے پرانے پنّو میں لوٹ گئی تھی جسکا آخری باب تکلیف دہ تھا۔۔۔۔۔

کیوں کہ ہم انسان اکیلے میں بے وجہ ہی بیٹھ کے اپنے پرانے زخموں کو یاد کرنے لگتے ہیں یہ دیکھنے کے لیئے کہ کیا زخم بھر گیا یا یہ دیکھنے کے لیئے کہ کیا دل اب بھی کچھ محسوس کرتا ہے۔۔۔۔ہم انسان یادوں کو بھلانا ہی نہیں چاہتے اسی لیئے بھول نہیں پاتے ہر زخم بھر جانے کے باوجود زندگی میں بہت آگے بڑھ جانے کے باوجود

۔۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔اپنی بات کا جواب ملنے پر کچھ سوچتے ہوئے وہ دوبارہ چاند کو دیکھنے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیا تم اب بھی اُسے یاد کرتی ہو۔۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔یادیں جان لیوا ہوتی ہیں اس لیئے میں زندگی کے اُس باب کو نہیں یاد کرتی جس سے تکلیف ملے،بس ایک خواہش تھی اُسکے ساتھ زندگی گزارنے کی وہ بھی تب جب تک وہ میرے ساتھ تھا۔میں اُسکی دی گئی تکلیف کو بھی محبت سمجھتی تھی

۔۔۔۔۔خود کی حالت پر ہنستے ہوئے وہ بولی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جب وہ خدا تمھیں کسی کے ذریعے تکلیف دے کر پیچھے ہٹاتا ہے تو پھر کیوں اُس انسان کو خود پر مسلّط کرنا، ہاں اللہ بُرے کو بہتر بنا سکتا ہے۔ تمھیں اگر وہ محبت نہیں ملی جسکا انتخاب تُم نے خود کیا تھا تو اس پر یقین رکھو جسکو اللہ نے تمھارے لیئے منتخب کیا ہے، بیشک اس خدا کے فیصلے بہترین ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حور کے اِس طرح کہنے پر زوِش کے دماغ میں زاویار کا چہرہ لہرایا وہ واقعی ایک بہترین انسان تھا ایک بہترین ہمسفر جیسے ہمسفر کی خواہش ہر عورت کرتی ہے، لیکن وہ اب دوبارہ بھروسہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

میری بہن مجھے لگتا ہے اب تمھیں سو جانا چاہیئے کیوں کے کل کا دِن تمھاری زندگی کا سب سے اسپیشل دِن ہے اور تھکاوٹ بھی ہو گی اس لیئے ابھی سو جاؤ۔۔۔۔۔

زوِش نے یادوں کے شور سے خود کو نکالنے کے لیئے اُسے کہا جس پر حور اُسکے گال تھپتھپاتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی اور اُسکے جانے کے بعد زوِش بھی سونے کے غرض سے اندر کا رخ لیتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

******

یہ منظر ہے ٹنل کے آگے نکلتی ہوئی ایک کشادہ سڑک کا جہاں دور دور تک کوئی گاڑی نظر نہیں آرہی اور لوگوں کا ایک جم غفیر اس وقت یہاں جمع ہے کیوں کے آج یہاں ایک بڑے پیمانے پر بائک ریس لگائی جائیگی تو گائز چلیں لوگوں سے اس ریس کے متعلق سوال کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔ہجوم میں کھڑا ایک شخص ہاتھ میں موبائل پکڑے زور زور سے بولتے ہوئے دوسرے کے پاس جاتا ہے۔۔۔۔

بھائی کیسا فیل ہو رہا ہے آپکو اور کیا لگتا ہے کون جیتے گا۔۔۔۔۔

کچھ کہہ نہیں سکتے اس ریس کے بارے میں لیکن جہاں نیل ہو وہاں کوئی اور نہیں جیت سکتا لیکن نیل ابھی تک یہاں پہنچا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔دوسرا لڑکا اسکو جواب دینے کے بعد دوبارہ ہجوم کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

کیا لگتا ہے بھائی آج آپکی ریس ہے اور مقابل ابھی تک پہنچا ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ لڑکا اب موبائل کا کیمرہ شازین کی طرف کیئے پوچھتا ہے شازین ایک جانا مانا

بائک ریسر ہے جس نے بہت ساری ریس نہ صرف کی بلکہ جیتی بھی ہیں اور آج وہ پہلی بار نیل سے ریس کرنے جا رہا تھا

شازین ملک کے آگے کوئی نہیں ٹک سکتا تو یہ نیل کیا چیز ہے لگتا ہے ریس کرنے سے پہلے ہی ڈر گیا۔۔۔۔۔شازین اُسکو جواب دینے کے بعد اپنے ساتھیوں سے تالی مار کے مذاق اُرانے لگتا ہے جب ٹنل میں بائیکس کی زوردار آواز گونجتی ہے لوگوں کا سارا ہجوم اُس طرف متوجہ ہو جاتا ہے جہاں وہ آواز اب قریب آتے آتے تیز ہو رہی ہوتی ہے اور کچھ وقت بعد تین بائک سوار ایک ساتھ ہیلمیٹ پہنے ہوئے ایک ساتھ آتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں وہ تینوں ہی بڑی مہارت سے بائک چلاتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہوتے ہیں کئی لڑکیاں اُن تین شہزادوں کو دیکھ کر ہی آہیں بھرتی ہیں اور اُنکے آتے ہی پورے ہجوم میں نیل نام کی آوازیں گونجتی ہیں اور وہ بنا کسی بات پر دھیان دیئے اسٹارٹنگ لائن پر جا کھڑا ہوتا ہے اور باقی دونوں بائک سائڈ پر روکے اُس سے اُتر کر بائک سے پُشت لگائے کھڑے ہو جاتے ہیں

۔۔شازین کی ہنسی تو نیل کو دیکھ کر ہی سمٹ جاتی ہے وہ ایک نظر اُسے دیکھتا ہے جو اسٹارٹنگ لائن پر بائک روکے کھڑا اپنے ہاتھوں کو سیدھا کر رہا ہوتا ہے اور پھر اپنی گردن کو دائیں بائیں جھٹکتا ہے وہ اُسی کے پاس جا کر لائن پر کھڑا ہو جاتا ہے

۔۔۔۔۔۔۔

ویسے تمھارے پاس ابھی بھی وقت ہے تُم ہارنے سے بچ سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔

شازین کے کہنے کے بعد نیل ایک نظر اُسے دیکھتا ہے

تمھیں ریس کے اسٹارٹ ہونے سے پہلے ہی ڈر لگ رہا ہے کیا۔۔۔۔۔۔کہنے کے بعد وہ اپنی پوزیشن سنبھال لیتا ہے شازین ایک بھی ناگوار نظر اُس پر ڈالنے کے بعد سامنے دیکھتا ہے ریس اسٹارٹ ہوتے ہی دونوں بائک سوار ہجوم کی نظروں سے غائب ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔ تھوڑا آگے جانے کے بعد شازین ایک نظر ارد گرد دیکھتا ہے جہاں اُسے نیل کہیں نظر نہیں آتا وہ طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بائک کی ریس تیز کرتا آگے بڑھتا ہے دور اُسے فینیشنگ لائن نظر آتی ہے اور لوگوں کا ایک

جم غفیر وہ فاتح مسکراہٹ سجائے آگے بڑھتا ہے جب اچانک اپنے پاس کسی بائیک ریس کی آواز سنتے ہی وہ اپنے دائیں طرف دیکھتا ہے جہاں سے نیل اپنی بائیک زن سے بھگالے جاتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ کھلی ہوا میں کھولے وہ فینشنگ لائن ہمیشہ کی کراس کر جاتا ہے شازین کی آنکھیں حیرت سے کھلی ہوتی ہیں اب وہ نیل کو دیکھتا ہے جو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ بائک کے پاس کھڑا ہوتا ہے شازین کو اپنی ہارنا بہت ناگوار گزرتا ہے ایک کہر آلود نظر وہ نیل پر ڈالتا ہے اور پھر وہاں سے خاموشی سے نکل جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

نیل یونویو آر ویری ہاٹ۔۔۔۔۔۔۔نیل اپنے پاس سے آئی ایک لڑکی کی آواز پر پلٹ کر اُسے دیکھتا ہے جو جینز اور شارٹ شرٹ میں کھلے بالو کے ساتھ کھڑی نیل کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

اتنی پیاری آنکھیں ہے تمہاری کوئی بھی فدا ہو سکتا ہے۔۔۔اُسکے ایک اور جملے پر وہ اُسے سرد نگاہوں سے دیکھتا ہے آنکھوں میں ڈھیروں ناگواری لیئے کے پل کے

www.novelsclubb.com

لیئے وہ کھڑی لڑکی بھی ڈر جاتی ہے اور وہ اُسے بنا کچھ کہے بائک زن سے بھگا لے جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

****

صبح معمول سے ہٹ کر خوش گوار تھی ہر سو بکھری سورج کی کرنیں جُھک کر کراچی شہر کی بلند عمارتوں کو سلام کر رہی تھی جنوری کا اختتام چل رہا تھا موسم ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے سورج کو کرنیں اچھی محسوس ہو رہیں تھی ایسے میں ہر جگہ مہمانوں کی گہما گہمی تھی ہر طرف لوگو کی ہنسی اور مسکراہٹیں بکھری ہوئی تھیں فنکشن ایک کھلے میدان میں کیا گیا تھا جسکے بیچو بیچ میں سٹیج بنا کر وہاں دولہا دلہن کو بٹھانے کے جگہ بنائی گئ تھی باقی پورے میدان کو سفید پھولوں سے سجایا گیا تھا فنکشن میں مردوں کے نام پر سلطان فیملی اور شاہ فیملی کے آدمی تھے اور باقی تمام عورتوں کو بلایا گیا تھا

مصطفی اپنی پوری تیاری کے ساتھ جالی کی بنی دیوار کے اِس پار بیٹھا ہوا تھا اور اُسی کے ساتھ زاویار سفید شلوار قمیض کے ساتھ سیاہ شال پہنے بالوں کو نفاست سے سجائے ہاتھ میں گھڑی اور اپنی رنگ پہنے کھڑا کئی لڑکیوں کو اپنی طرف متوجہ کروا چکا تھا وہ باقی سب لڑکیوں کی ستائش بھری نظروں کو نظر انداز کیے اپنی بیوی کے انتظار میں یہاں وہاں نظریں گھوما رہا تھا۔۔۔۔۔ حوریہ کو جالی دار پردے کے اُس پار مصطفی کے سامنے بیٹھایا گیا آف وائٹ کام دار ڈوبتے کے اوپر سُرخ جالی نما دوبٹہ پہننے وہ سر جھکائے بیٹھی تھی ایک نظر اُٹھا کر اُسنے سامنے بیٹھے مصطفی کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا اُسکے اس طرح دیکھنے پر وہ دوبارہ نظریں جھکا گئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زاویار اپنے اِرد گرد نظریں دوڑائے اپنی انت الحیات کو دیکھنے کی کوشش میں لگا ہوتا ہے جب نظریں سامنے جاتی ہیں اور پلٹنا بھول جاتی ہیں جہاں وہ سفید پاؤں کو چھوتی فروک کے ساتھ براؤن لمبے بالو کو پُشت پر کھولے ہلکے سے میک اپ کے ساتھ اپنے ڈوبتے کے ساتھ جھنجھلاتی ہوئی آرہی ہوتی ہے زاویار مبہوت سا اُسے ہی دیکھ

رہا ہوتا ہے جسکے چہرے پر جھنجھلاہٹ واضح ہوتی ہے خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتے وہ نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھتی ہے اپنی جھنجھلاہٹ کو بھولے وہ اُسکا بھرپُور جائزہ لیتی ہے وہ آج اُسے پہلی بار شلوار قمیض میں اتنے غور سے دیکھ رہی ہوتی ہے نظریں تھی کے پلٹنے کا نام نہیں لے رہی تھیں شلوار قمیض کے اوپر کی گئی شال اور پھر غضب اُسکی نیلی مسکراتی آنکھیں کون تھا جو اس وقت اُس پر سے نظریں ہٹا سکتا تھا وہ دل ہی دل میں ماشاللہ کہتی آگے بڑھتے ہوئے اُسکے پاس آ کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

نکاح کی رسم شروع ہو چکی تھی قاضی کے کلمات پڑھنے کے بعد لڑکی کی رضامندی چاہی جس پر حوریہ کچھ پل رکی اور پھر اِقرار کیا اور یہ دو بول سننے کے بعد مصطفیٰ زیدی کے رگو میں خون کے ساتھ سکون اور سرشاری کی لہر دوڑنے لگی لڑکی کی رضامندی کے بعد اُس سے سائن کروائے گئے اور پھر یہی رسم لڑکے کی طرف کی گئی اور لڑکے سے سائن کروانے کے بعد ہر طرف مبارک باد کا سلسلہ شروع ہو گیا

www.novelsclubb.com

اور دونوں کے بیچ سے پردہ ہٹایا گیا۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ دھیرے سے چلتے ہوئے پردے کے اُس پار گیا اور حوریہ کے چہرے سے سُرخ گھونگٹ ہٹایا گھونگٹ ہٹاتے ہی نظریں اُسکی جُھکی آنکھوں پر گئی اور پھر پورے حق کے ساتھ اُسنے اُسکے ماتھے پر بوسا دیا

(آپ نے مجھے جیت لیا مسسز مصطفیٰ زیدی۔۔۔۔۔۔ اُسکے کان میں سر گوشی کرتے وہ پیچھے کو ہوا اور اسی سر گوشی کے ساتھ حوریہ کے گال سُرخ ہو چکے تھے اور جھکی نظریں اور جُھک گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

*****

www.novelsclubb.com

دونوں دولہا دلہن کو ایک صوفے پر بیٹھایا گیا تھا رخصتی ہونے میں کچھ وقت تھا مصطفیٰ کے ساتھ سٹیج پر زاویار اور براق دونوں کھڑے تھے اور اسی وقت مصطفیٰ کی نظر سامنے سے آتی ماہنور اور زوِش پر پڑی اُن دونوں کے مسکرا کر سٹیج کی طرف

بڑھتا دیکھ بُراق نے اپنے دونوں ہاتھ مصطفیٰ کے کندھوں پر رکھ کر تسلی دی اور ساتھ میں اُمڈنے والے قہقہے کو بھی روکنا چاہا جو کے ناممکن تھا۔۔۔۔۔۔۔

چلیں مصطفیٰ بھائی پیسے نکالیں۔۔۔۔۔۔۔ماہنور کے کہنے پر بُراق نے اُسے دیکھا جو کے شوکنگ پنک پاؤں تک چھوتی فروک کے ساتھ بھاری کام دار دوپٹہ کی ئے ہوئے تھی بالو کا ڈیزائن بنائے پیچھے کی ئے ہوئے تھی لیکن آگے سے کچھ آوارہ لٹیں چہرے کا طواف کر رہی تھی۔۔۔۔۔

یہ کون سا طریقہ ہے بھائی مانگنے کا۔۔۔۔۔۔۔بُراق اور ماہنور کو تنگ نہ کرے ایسا کیسے ہو سکتا تھا

تُم چُپ کرو تمہاری شادی تھوڑی ہے تُم سے نہیں مانگے مصطفیٰ بھائی سے مانگے ہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا بتاؤ میری دونوں گڑیا کو کتنے پیسے چاہئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے اپنے سامنے بیٹھی ماہنور اور زوِش دونوں سے پوچھا جس پر ماہنور جھٹ سے بولی۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

1لا کھ۔۔۔۔۔۔۔

بس، نہیں نہیں اتنے کم بولنے کی کیا ضرورت تھی تُم کہو تو مصطفیٰ اپنی جائیداد کا آدھا حصہ تمھارے نام کروادے۔۔۔۔۔۔۔ بُراق کے اِس طرح کہنے پر جہاں باقی سب کی ہنسی گونجی وہیں ماہنور نے ایک زبردست گھوری سے اُسے نوازا جس کا بُراق پر تو کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔۔۔

زوِش تمھیں بھی ایک لاکھ ہی چاہیئے کیا۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے زوِش سے پوچھا جس پر اُسنے پورے زور شور سے سر اثبات میں ہلایا اور اسکے اس انداز پر زاویار نے اپنی جیب سے ایک لاکھ نکال کر زوِش کے سر پر سے گھومانے لگا جس پر زوِش آنکھیں پھیلائے اُسے دیکھ رہی تھی جو کسی کا بھی لحاظ کیئے بنا صرف اُسکی ذات میں گم تھا تذبذب کا شکار ہوتی اُسنے اِرد گرد دیکھا جہاں اسٹیج پر بیٹھی ساری ینگ جنریشن اُن دونوں کو دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی چھپا رہے تھے باقی تمام لوگ سٹیج سے دور آپس کے مہمانوں میں لگے ہوئے تھے اس بات پر زوِش نے ایک سکھ کا سانس لیا......اُس پر

سے تمام پیسے پھیرنے کے بعد زاویار نے اُسکے سر کا صدقہ دیا وہ لمحے بھر کے لیے اُسکی نیلی مسکراتی آنکھوں کو دیکھ کر تذبذب کا شکار ہوئی تھی جواب آرام سے صوفے پر بیٹھا اُسے نہارنے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔۔۔

ایک لڑکی ہے جواب محبت کو مانتی ہی نہیں اور ایک شہزادہ آیا ہے اُسکی زندگی میں جو اُس پر اپنی ساری سلطنت لُٹانے کو تیار بیٹھا ہے۔۔۔۔۔۔۔

پیسے لینے کے بعد ماہنور اُن پیسو کو ہاتھ میں لیے بُراق کے سامنے جھلاتی خود کو ہوا دے رہی تھی اور اسکی اس حرکت پر وہ سر نفی میں ہلاتا مسکراتے ہوئے وہیں بیٹھ گیا ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

رخصتی کا وقت ہو چکا تھا اور برات کے آتے ہی رخصتی بھی ہو چکی تھی اور حوریہ اس وقت اپنے پورے حق کے ساتھ مصطفیٰ زیدی کے بیڈ پر بیٹھی تھی دروازہ کھولتے ہی وہ اندر داخل ہوا جہاں سامنے حوریہ کو بیٹھے دیکھ وہ چلتے ہوئے اُسکے سامنے آ بیٹھا ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیئے پیار سے اُنہیں دیکھنے لگا پھر نظریں اُٹھا کر اُسکے چہرے کو دیکھا جو حیرت سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیئے، مجھے میری زندگی کا خاص تحفہ دینے کے لیئے، خود کو میرے ساتھ جوڑنے کے لیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اُسکا ہاتھ پکڑے محبت سے کہہ رہا تھا جب کے وہ دم بخود سی اُسے سن رہی تھی اور اُسکے ذہن میں فارم ہاؤس میں بیٹھی ایک یاد گزری، وہ اُسے دیکھتے ہوئے یہی سوچ رہی تھی کے سامنے بیٹھے شخص کو اس سے کب اور کیوں ہوئی اتنی محبت

آپ کو مجھ سے محبت کب ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔وہ سُن سی بیٹھی اُس سے یہ سوال کر گئی تھی جس پر وہ مسکراتے ہوئے سیدھا ہوا۔۔۔۔۔

پتا نہیں کب ہوئی، زاویار کی شادی پر دیکھا تھا تو دل کو اچھی لگی تھی اُسکے بعد وہ پسند کب محبت میں بدلی پتا نہیں چلا پھر فارم ہاؤس سے آنے کے بعد میں نے سوچ لیا تھا کہ اب آپ چاہیئے ہو اپنی شریک حیات کی صورت میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا چلو میرا گفٹ دو اب۔۔۔۔۔۔وہ دونوں ہتھیلیاں اُسکے سامنے پھیلائے بیٹھی ہوتی ہے جس پر وہ اپنی سائڈ ٹیبل سے ایک فائل اُٹھا کر اُسکے ہاتھوں پر رکھتا ہے وہ نہ سمجھی میں فائل کو دیکھتی ہے اور پھر مصطفیٰ کو

میم یہ آپکے آفس کی فائل ہے اور یہ آپکے خادم کی طرف سے ایک گفٹ ہے آپکے لیئے۔۔۔۔۔۔۔فرمابرداری سے وہ اُسے کہتا ہے جس پر وہ فائل کھولے اندر سے دیکھتی ہے۔۔۔۔

ی۔۔یہ میرا آفس ہے؟ وہ بے یقینی اور خوشی سے ملی جلی کیفیت میں اُس سے پوچھتی ہے۔۔۔۔

یس میم یہ آپکا اپنا آفس ہے اور آج سے آپ اسکی مالکن ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔کہنے کے بعد وہ اُسے دیکھتا ہے جسکی آنکھوں میں نمی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

یار کیا ہوا؟ پسند نہیں آیا کیا گفٹ۔۔۔۔یا لوکیشن پسند نہیں آئی آفس کی۔۔۔۔۔۔

اُسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر گھبراتے ہوئے وہ اُس سے وجہ دریافت کرتا ہے جس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پر وہ مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلاتی ہے اور مصطفیٰ سے آ لگتی ہے۔۔۔اُسکے اس طرح اچانک گلے لگنے پر ایک سکون سے لمبی سانس خارج کرنے کے بعد وہ اُسکے بالو میں ہاتھ پھیرتا ہے۔۔۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔آپکو پتا تھا کیا میرے اس خواب کے بارے میں ؟۔۔۔۔۔۔وہ اسی طرح اُس سے لگے ہوئے ہی سوال پوچھتی ہے جس پر وہ ہمم کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

اُسکے اس طرح کہنے کے بعد وہ نرمی سے اُس سے پیچھے ہوتی ہے اور اُسکی آنکھوں میں دیکھتی ہے جہاں خود کے لیئے محبت دیکھ کر اُسے خوشی ہوتی ہے اُسکا شریک حیات اُسکی خواہشات کو بنا کہے پورا کر رہا ہے اور اُسکا ایک اپنا آفس بنانے کا خواب پورا ہوا تھا آج یقیناً یہ دِن اُسکی زندگی کا سب سے حسین دِن تھا

******

زاویار سیاہ پینٹ کوٹ کے ساتھ وائٹ ڈریس شرٹ پہنے بالو کو جیل سے سیٹ کیئے صوفے پر بیٹھا زوِش کا انتظار کر رہا تھا کچھ ہی دیر میں ڈریسنگ رُوم کے

دروازے کھلنے کی آواز پر اُسنے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا اور وہیں ٹھہر گیا وہ ڈارک گولڈن شرٹ کے ساتھ چوڑی دار پجاما پہنے سُرخ رنگ کے حجاب کے ساتھ سُرخ دوپٹہ کندھے پر ڈالے ہیل پہنے باہر کی طرف آرہی تھی اِس وقت وہ اُسے دُنیا کی سب سے خوبصورت عورت لگ رہی تھی وہ چلتے ہوئے اُسکے عین مقابل آ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

چلیں۔۔۔۔زوِش کی آواز پر اُسکا سکتہ ٹوٹا تھا

صبر۔۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گیا اور وہاں سے ایک لفافہ اٹھائے واپس اُسکے سامنے آیا اور لفافے سے گجرے ہاتھ میں پکڑے اُسکی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔

مے آئے۔۔۔۔۔اپنے ہاتھ کی ہتھیلی اُسکے سامنے کیئے وہ اجازت طلب نظروں سے اُسے دیکھنے لگا جس پر زوِش خوشی لیکن بظاہر حیرت سے اُسکی طرف دیکھنے لگی اور پھر اپنا نازک ہاتھ اُسکی مضبوط ہتھیلی پر رکھا جس میں اُسنے باری باری

گجرے پہنائے گجرے پہنانے کے بعد وہ اُسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیئے اُنہیں دیکھنے لگا اور پھر ایک نرم مسکراہٹ کے ساتھ پیچھے کو ہوا اور اُسکے ساتھ ہی روم سے باہر نکل گیا باقی گھر کے تمام لوگ مارقی کے لیئے نکل چکے تھے اسی لیئے ان دونوں کے رُخ بھی مارقی کی طرف تھا۔۔۔

******

مصطفیٰ رویل بلیو ٹیکسیڈو پہنے نفاست سے بالو کو سجائے ہاتھ میں گھڑی پہنے جاذب نظر لگ رہا تھا اور اُسکے ساتھ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے حوریہ جیسے آئس بلیو کی میکسی پہن رکھی تھی حجاب کے ساتھ ہلکا میک اپ اور ہلکے کام والا آئس بلیو دوبٹہ ایک کندھے پر ڈال کر پیچھے سے لئے جا کر دوسرے بازو پر ڈالا ہوا تھا پاؤں ہیل میں مقید کی ہے وہ اس وقت مصطفیٰ کے برابر تک آرہی تھی۔۔۔۔مارقی میں موجود تمام لوگوں کی نظریں اس وقت اس خوبصورت جوڑی پر تھیں تمام بزنس ٹائیکون اور لوگوں کی ستائش بھری نظریں مصطفیٰ خود پر محسوس کر رہا تھا لیکن اُسے پرواہ کس کی

تھی اُسکے ساتھ اُسکی زندگی اُسکی من چاہی بیوی ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے پورے حق کے ساتھ چلتے ہوئے سٹیج تک گئی اور وہیں دونوں کو بٹھایا گیا

*****

بُراق کی نظر دور کھڑی ماہنور پر گئی جسنے آج بوٹل گرین کالر کی پلین شلوار قمیض کے ساتھ حجاب کیا ہوا تھا اور بھاری کامدار دوبٹہ ایک کندھے پر ڈالا تھا جو اس وقت ریحانہ بیگم کے ساتھ کھڑی کسی بات پر مسکرا رہی تھی وہ مہمانوں سے ایکسیوز کرتا اُنکی طرف آیا۔۔۔

کس کی برائی کر رہی ہو میری امی کے ساتھ۔۔۔۔۔۔

تمھاری۔۔۔۔۔وہ جھٹ سے بولی تھی۔۔۔۔

چلو کوئی تو برائی کرتا ہے میری ورنہ جسکو دیکھو تعریفیں ہی کر رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ کالر اونچا کرتے فخر سے کہنے لگا اور اسکی اس بات پر ریحانہ بیگم بھی ہنس دی

۔۔۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے پر طنز کر رہے تھے اور ریحانہ بیگم دونوں کی باتوں پر ہنس رہی تھی کے ایک عورت آ کر ریحانہ بیگم کے گلے لگی اور اُنکے گلے لگنے کے بعد بُراق اور ماہنور نے بھی اُنہیں سلام کیا جس پر وہ ماہنور کے گال چومتی ریحانہ بیگم سے مخاطب ہوئیں۔۔۔۔

ماشاءاللہ سے دوسری بہو بھی بہت پیاری ہے ریحانہ، دونوں ساتھ میں پیارے لگ رہے ہیں اللہ نظر سے بچائے۔۔۔۔۔عورت کی اس بات پر ماہنور کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں جب کے بُراق ہاتھوں کی مُٹھی بنائے منہ پر رکھے اپنی ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ ریحانہ بیگم نے اُن دونوں کے چہرے دیکھنے کے بعد ہلکا سا مسکراتے عورت کو وہاں سے باقی مہمانوں سے ملوانے کا کہہ کر لے جانے میں ہی عافیت سمجھی تھی۔۔۔اُن دونوں کے جانے کے بعد بُراق جو اپنی ہنسی روکے کھڑا تھا اب کھل کر ہنسنے لگا اور اُسکے اس طرح ہسنے پر ماہنور حیرت سے باہر آئی اور اُسکی طرف رخ پھیرا۔۔۔۔

زیادہ ہنسی نہیں آرہی تمھیں۔۔۔۔۔۔۔

ہاں تو آنٹی نے مذاق ہی اتنا اچھا کیا تھا کہ ہنسی آگئی، مطلب تمھاری اور میری شادی

۔۔۔۔۔۔۔

ہاں مذاق ہی رہے تو اچھا ہے۔۔۔۔۔

جی بالکل کیوں کے تم دُنیا کی آخری لڑکی بھی ہو نہ تب بھی بُراق سلطان تُم سے شادی نہ کرے۔۔۔

ہاں تو میں کونسا تُم سے شادی کرنے کے لیئے مرے جا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔

کیا پتا مر بھی رہی ہو۔۔۔۔۔۔

انسان کو خوش رہنا چاہیئے خوش فہمیوں میں نہیں۔۔۔۔۔ماہنور نے اُسکی غلط فہمی دور کی

www.novelsclubb.com

ویسے برائی کیا ہے مجھ میں ؟۔۔۔۔۔وہ ایک بھرپُور نظر خود کو دیکھنے کے بعد پوچھنے لگا

اچھائی کیا ہے ؟

اچھائی دیکھنے سے ملتی ہے۔۔۔۔۔۔

میرے پاس اتنا فضول وقت نہیں کہ میں تمہیں دیکھوں۔۔۔۔وہ تنفر سے کہتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

جاری۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

گھر کے تمام افراد ناشتے میں مصروف تھے سوائے بُراق کے جو ابھی تک اپنے روم سے باہر نہیں آیا تھا

ڈیڈ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔۔زاویار نے مہتاب صاحب کو متوجہ کیا

ہاں بولو کیا بات تھی۔۔۔۔

ڈیڈ میں چاہتا ہوں کے ہاسپٹل کا جو تھوڑا بہت کام رہتا تھا ہم اُسے دوبارہ سے شروع کروادیں۔۔۔۔۔۔۔

ہمم۔۔اچھا فیصلہ کیا ہے تُم نے اب ہمیں وہاں دوبارہ کام شروع کروادینا چاہئے لیکن اُسکے لیئے تمھیں خود بھی وہاں جاکر کام دیکھتے رہنا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب کے حامی بھرنے پر زاویار نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔جوتوں کی آواز پر سب کی نظریں سیڑھیوں پر گئیں جہاں بُراق گرے پینٹ کے ساتھ وائٹ ڈریس شرٹ پہنے ہاتھوں میں گرے کوٹ لیئے سیڑھیوں سے اُتر رہا تھا بالو کو جیل

لگا کے سیٹ کی ہوئے وہ اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ کسی کے بھی دل پر قبضہ کر سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

کدھر کی تیاری ہے میرے بیٹے کی۔۔۔۔۔۔ ریحانہ بیگم نے اُس کی تیاری دیکھتے ہوئے پوچھا جو زوِش کے ساتھ والی کُرسی پیچھے کی ہوئے اُس پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔۔

آپ کے اکلوتے شوہر کی کمپنی جانے کی تیاری ہے۔۔۔۔۔۔۔ ناشتہ پلیٹ میں رکھتے ہوئے اُسنے جواب دیا اور اس کے اِس جواب پر مہتاب صاحب جو جوس پی رہے تھی اچانک کھانسنے لگ گئے۔۔۔۔۔۔۔

تُم کمپنی کیوں جا رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب کیوں جا رہا ہوں میرے ڈیڈ کی کمپنی ہے۔۔۔۔۔۔۔ زاویار کے پوچھنے پر اُسنے جواب دیا تھا۔۔۔۔

تو صاحبزادے کو یاد آ ہی گیا کے اُنکے ڈیڈ کا بزنس بھی ہے۔۔۔۔۔۔۔ مہتاب صاحب نے اُس پر طنز کیا تھا

یاد تو پہلے بھی تھا لیکن میں نے سوچا اب میں بھی جایا کروں آخر کب تک آپ بوڑھی ہڈیوں کے ساتھ بزنس سنبھالیں گے۔۔۔۔۔۔۔

بوڑھا ہو گا تمھارا باپ میں تو اب بھی جوان ہوں۔۔۔۔۔۔ مہتاب صاحب نے اپنے کوٹ کا کالر سیدھا کرتے ہوئے کہا

تو میں نے بھی تو یہی کہا ہے مہتاب سلطان۔۔۔۔۔۔۔ بُراق نے کندھے اُچکائے استفسار کیا جس پر ناشتے کی میز پر دبی دبی ہنسی کی آوازیں اُبھری۔۔۔۔۔۔

میں آفس جا رہا ہوں میری میٹنگ ہے ضروری اپنے صاحبزادے سے کہہ دینا کہ آفس ٹائمنگ نو بجے کی ہے کل سے وقت کی پابندی کرے۔۔۔۔۔۔۔ بظاہر تو وہ سنجیدگی سے ریحانہ بیگم سے مخاطب تھے لیکن ایک ترچھی نظر بُراق پر بھی ڈالی تھی جو بنا کسی بات کا اثر لیئے ناشتے کے ساتھ انصاف کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ویسے اتنا تیار ہو کر جانے کے پیچھے کیا مقصد ہے۔۔۔۔۔۔زوِش نے ہلکی سی سرگوشی کی۔۔۔۔۔

وہ کیا ہے نہ پہلا دِن ہے میرا تو فرسٹ امپریشن اس لاسٹ ایمپریشن نہ بھا بھی ۔۔۔۔۔بُراق نے بھی اتنے ہی رازدانہ انداز میں جواب دیا۔۔۔۔

اوہ گڈ، بیسٹ آف لک۔۔۔۔۔۔

تھینک یو بھابھی جی۔۔۔۔۔۔بُراق نے مسکرا کر کہتے ناشتے پر دھیان دیا۔۔۔۔

****

گاڑی مہتاب گروپ آف انڈسٹری کی بلند شیشے سے بنی عمارت کے سامنے آکر رکی تھی گاڑی کے روکتے ہی ڈرائیور نے اتر کر بُراق کی سائڈ کا دروازہ کھولا جس پر وہ آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے گاڑی سے نیچے اترا تھا ایک بھرپُور نظر اُسنے عمارت پر ڈالی اور وہ آج پہلی بار یہاں آیا تھا ذاویار مہتاب صاحب کے ساتھ کئی دفعہ یہاں آیا تھا

www.novelsclubb.com

لیکن بُراق نے کبھی یہاں آنے کا تکلّف نہیں کیا تھا اور پھر آنکھوں پر سیاہ چشمہ چڑھائے وہ اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

وہ بھاری رعب دار قدم رکھتا ہوا آگے پرائیویٹ لفٹ کے سامنے جا کھڑا ہوا جہاں کئی لوگ پلٹ پلٹ کر اس وجیہہ مرد کو دیکھ رہے تھے اور پھر ایک پن کوڈ لگانے کے بعد لفٹ کے دروازے بیچ سے کھلے اور وہ اندر داخل ہوا چند منٹ بعد وہ دروازہ دوبارہ بیچ سے کھلا اور وہ چھٹے فلور پر پہنچ گیا جہاں مہتاب صاحب کا آفس موجود ہے ۔۔۔وہ خاموشی سے چلتے ہوئے آفس کے اندر بڑھنے لگا جب اُسے پیچھے سے کسی لڑکی کی آواز نے روکا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایکسکیوز می، آپ اندر نہیں جا سکتے سر ابھی میٹنگ میں ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اور کب ختم ہو گی آپکے سر کی میٹنگ۔۔۔۔۔۔۔اپنے رُخ لڑکی کی طرف کرتے اُسنے اُس سے سوال پوچھا جو سیاہ پینٹ کوٹ کے اوپر ہائی پونی کی ئے ہاتھ میں ٹیبلٹ لیئے کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپ کا سر کے ساتھ کوئی اپوائنٹمنٹ ہے کیا؟؟

نہیں۔۔۔۔۔نیلی آنکھوں سے سیاہ چشمہ ہٹاتے اُسنے اِرد گرد دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا سامنے کھڑی لڑکی کچھ پل کے لیئے اُسکی وجیہہ شخصیت اور نیلی آنکھوں میں کھو گئی تھی لیکن پھر یکلخت ہی سیدھی ہوئی تھی۔۔۔

سر بنا اپوئنٹمنت کے کسی سے نہیں مل سکتے۔۔۔

اور مجھے آپ کے سر سے اپوائنٹمنٹ لینے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے آفس دروازے کو کھولنے لگا جو کے لوک تھا، بنا وقت ضائع کی ئے اُسنے کوڈ لگایا جس سے دروازہ کھل چکا تھا اور وہ اندر بڑھ گیا پیچھے کھڑی لڑکی حیرت سے دیکھ رہی تھی کیوں کے یہ کوڈ صرف مہتاب سلطان کو ہی پتا تھا۔۔۔۔۔۔۔وہ ابھی اندر بڑھتی کے سامنے نظر سامنے سے آتے مہتاب صاحب پر پڑی جو اسی طرف آرہے تھے۔۔۔۔۔آتے ہی انہوں نے کوڈ لگایا جس سے دروازے کھلا تھا اور وہ اندر

گئے جہاں پیچھے وہ لڑکی بھی اندر آئی تھی اور دونوں کی نظر بُراق پر گئی جو کیبنٹ میں رکھی فائلز کو سرسری سا دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔

سر وہ میں۔۔۔۔۔۔۔ابھی وہ کہہ رہی تھی جب بُراق خود ہی بیچ میں بول پڑا

۔۔۔۔۔

سر وہ آپکی سیکرٹری نے مجھے منع کیا تھا لیکن میں پھر بھی اندر آگیا وہ بھی بنا اپوائٹمنت کے۔۔۔۔۔۔بُراق نے مسکراہٹ ڈباتے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا جس پر مہتاب سلطان ہلکا سا مسکرا دیئے

برخودار تُم پہلے دِن ہی فائلز دیکھ رہے ہو کچھ سمجھ آرہا ہے یا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیکرٹری اُن دونوں کے اِس طرح بے تکلفی پر کھڑی نہ سمجھی سے اُنہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اتنی بھی جلدی کیا ہے ڈیڈ آرام سے سمجھ آجائیگا۔۔۔۔۔۔ بُراق کے اِس طرح ڈیڈ کہہ کر مخاطب کرنے پر سامنے کھڑی لڑکی کو دونوں کے رشتے کے بارے میں معلوم ہوا تھا۔۔۔۔۔

پہلا دِن ہے میرا کچھ خاطر توازہ ہی کر دیتا ہے بندہ۔۔۔۔۔۔ وہ طنز کرتے ہوئے مہتاب صاحب کے سامنے رکھی کُرسی پر بیٹھ گیا جس پر مہتاب صاحب نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے سیکرٹری کو اِشارہ کیا جو سر اثبات میں ہلاتی باہر کی طرف بڑھ گئ

۔۔۔۔۔۔۔۔

ویسے ڈیڈ میرا آفس کونسا ہے۔۔۔۔۔۔ گرم گرم چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے اُسنے پوچھا۔۔۔

تمھارا آفس میرے آفس کے ساتھ والا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔

تُم جاؤ مس مریم تمھیں تمھارا آفس دکھادیں گی۔۔۔۔۔

آئیں سر۔۔۔۔۔بُراق کے باہر نکلتے ہی مریم بھی اُسکے پیچھے ہی آئی۔۔۔۔

انٹریسٹنگ۔۔۔۔۔ایک بھرپُور نگاہ کمرے پر ڈالتے وہ بڑبڑایا۔۔۔۔

تھینکس اب آپ جاسکتی ہیں۔۔۔۔۔۔اُسنے اپنے پیچھے کھڑی سیکرٹری سے کہا جس پر وہ سر اثبات میں ہلاتی باہر نکل گئی اور وہ دوبارہ سے اپنے روم میں رکھی چیزوں کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا کچھ وقت گزرا تھا جب مہتاب صاحب اُسکے آفس روم میں سیکرٹری کے ساتھ داخل ہوئے جس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی اور اُسنے وہ فائل آگے بڑھ کر ٹیبل پر رکھ دی مہتاب صاحب اور وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے

تُم اس فائل کو اسٹڈی کروگے یہ امریکہ کی ٹاپ کمپنی کے ساتھ ہمارا ایک بڑا پروجیکٹ ہے اور میں چاہتا ہوں کے اس پروجیکٹ کو تُم خود دیکھو۔۔۔اور مجھے اپنے بیٹے کی قابلیت پر کوئی شک نہیں تمھاری پریزنٹیشن کے بعد مجھے پورا یقین ہے

www.novelsclubb.com

کے یہ ڈیل ہماری ہی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔ بُراق نے فائل کو کھول کے ایک دو صفحے کو پلٹ کر پڑھا اور پھر مہتاب صاحب کو دیکھا۔۔۔۔

میں پوری کوشش کرونگا ڈیڈ کہ یہ پروجیکٹ ہمیں ہی ملے۔۔۔۔

****

یار ایک تو سر لیکچر دینا شروع ہو جائیں ختم ہی نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔۔۔

میری پیاری دوست وہ اس لیئے کیوں کے ہمارے پیپر شروع ہونے والے ہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن اب سارا ایک ہی دِن تو نہیں پڑھ سکتے نہ۔۔۔۔ اچھا مجھے بھوک لگی ہے چلو چل کر کچھ کھاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہی کافٹریہ میں بیٹھی تھی جب ایک لڑکی اُنکے پاس آکر رکی۔۔۔۔

یہ آپکے لیئے۔۔۔۔۔لڑکی کے ہاتھ میں سفید گلاب دیکھتے زوِش نے فاطمہ کو دیکھا

جسنے لاعلمی سے کندھے اُچکائے

میرے لیئے کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بس ایسے ہی مجھے مِل گیا تھا تو تمھیں بیٹھے دیکھا سوچا تمھیں دے دوں

۔۔۔۔۔۔۔زوِش نے اُسکے ہاتھ سے گلاب لے لیا۔۔۔۔۔۔۔

ویسے کون ہے بھئی جو چھپتے چھپاتے گلاب بھیجتا ہے وہ بھی تمھاری پسند کے

۔۔۔۔۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔۔۔زوِش نے صاف گوئی کی تھی۔۔۔۔۔

کیا پتا کوئی ہو جسے تمھاری پسند کے بارے میں اچھے سے پتہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تُم فضول میں اپنے دماغ پر اتنا زور ڈال رہی ہو یہ اتفاق بھی ہو سکتا ہے ایک

۔۔۔۔۔۔۔

ہو بھی سکتا ہے۔۔۔۔فاطمہ نے بھی اُسکی بات پر حامی بھری

******

وہ دونوں تقریباً ہاسپٹل کے ایک ایک وارڈ کو اچھے سے دیکھ رہے تھے اور ساتھ ساتھ کام کرتے ہوئے لوگوں پر بھی زیر نگراں تھے۔۔۔۔

ویسے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے اپنے ساتھ چلتے زاویار سے پوچھا جسنے اُسے کال کرتے ہوئے یہاں آنے کو کہا تھا۔۔۔۔۔

اس لیئے تاکہ تُم میرے ساتھ یہاں آکر کام دیکھ سکو۔۔۔۔۔۔۔

کام دیکھنا ہی تھا کرنا تو نہیں تھا اور وہ تُم خود بھی کر سکتے تھے۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے منہ بنا کر اُسے کہا جو اُسے شادی کے اگلے دن ہی کام پر لے آیا تھا۔۔۔۔۔

ہاں تو میں اکیلے کیوں کروں۔۔۔۔۔۔

ہاں خود کے ساتھ ساتھ مجھے بھی پھسانا ہر جگہ۔۔۔۔۔۔

بلکل یہی ارادہ ہے میرا بھی۔۔۔۔ باتیں کرتے ہوئے وہ دونوں ایک آفس نما کمرے میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئے یہ کمرہ بلکل تیار تھا جس میں فرنیچر اور ضرورت کا ہر سامان رکھا گیا تھا۔۔۔

****

وہ آرام دہ چیئر پر ٹیک لگائے بیزاری سے سامنے پڑی فائلز کو دیکھ رہا تھا جب کے دوسرے طرف لیپ ٹاپ بھی کھلا پڑا ہوا تھا گریبان کے اوپری دو بٹن کھولے ہوئے تھے جس سے اُسکا مضبوط مردانہ سینہ چھلک رہا تھا ٹائی جو صبح پہن کر آیا تھا وہ اس وقت کوٹ کے ساتھ سٹینڈ کی زینت بنی ہوئی تھی اُسکے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے جن کو پیچھے کرنے کی زحمت بھی اُسنے نہ کی تھی۔۔۔۔ مہتاب صاحب کی فائلز دینے کے بعد سے وہ اس کام میں مسلسل لگا ہوا تھا کے اب شام ہونے کو آئی ہے لیکن اُسکا کام ختم ہی نہیں ہو رہا یہ ایک بہت بڑا اور اہم پروجیکٹ تھا جسکی وجہ سے وہ اس فائلز کے ایک ایک پوائنٹ کو باریکی سے جانچ رہا تھا اور ساتھ ساتھ

www.novelsclubb.com

اپنے آج یہاں آنے پر خود کو بھی کوس رہا تھا وہ جانتا تھا یہ سارا اُسکے باپ کا کیا دھرا ہے جو نہ جانے اس سے کونسے جنم کا بدلا لے رہے تھے۔۔۔۔ سستی کو ہٹاتے وہ دوبارہ سے کام کرنے لگا اسکی انگلیاں تیزی سے لیپ ٹاپ پر چل رہی تھیں کھٹ کھٹ کی آواز پوری کمرے میں گونج رہی تھی جب اچانک دروازہ نوک ہونے پر اُسنے مصروف سے انداز میں آنے والے کو اجازت دی اور اجازت ملنے پر وہ ہاتھ میں گرم بھاپ اراتی چائے اُسکے سامنے رکھتی کھڑی ہو گئی بُراق کی نظریں اب بھی لیپ ٹاپ پر تھی۔۔۔

سر آپکو کسی چیز کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں۔۔۔۔۔۔وہ مصروف سے انداز میں لیپ ٹاپ پر سے نظریں ہٹاتے اب فائلز کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔اور اُسکے اس جواب پر سکریٹری واپسی روم سے باہر نکل گئی

۔۔۔۔۔

تقریباً کچھ وقت بعد وہ اپنا کام مکمل کرتے ہوئے پیچھے کو ہوا اور سر کو چیئر سے لگائے آرام کرنے لگا کچھ لمحے بعد سیدھے ہوتے ہوئے اُسنے لیپ ٹاپ اور فائل کو بند کر کے سائڈ پر رکھا اور اپنے موبائل پر وقت دیکھا جہاں شام کے پانچ بج رہے تھے اور پھر سٹینڈ سے ٹائی اُٹھا کر پہنتے کوٹ ہاتھ میں لیئے وہ آفس سے گھر کی طرف روانہ ہو گیا

****

کھانے کے ٹیبل پر سب ہی نفوس کھانے میں مصروف تھے جب مہتاب صاحب نے کھانے سے نظریں اُٹھا کر سامنے بیٹھے بُراق پر ڈالی جو ڈھیلے سے ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس تھا

کیا ہوا صاحبزادے تُم ایک ہی دِن میں اتنا تھک گئے۔۔۔۔انہوں نے بُراق سے کہا جو آفس سے آنے کے بعد سو کر ابھی کھانا کھانے کے لیئے اُٹھا تھا۔۔۔

ڈیڈ بندہ تھوڑا رحم ہی کر لیتا ہے آپ نے پہلے دِن ہی کھروس بوس والی حرکت کر دی ہے۔۔۔۔ بُراق نے شکوہ کیا تھا۔۔۔

میں تمھاری ساری سستی دور کر رہا ہوں تا کے آنے والے وقت میں تُم ایکٹیو رہو

۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنے دِن ہڈ حرامی کے بعد بندہ تھوڑا سا بھی کام کر لے نہ تو زیادہ ہی لگتا ہے ۔۔۔۔۔عائشے نے بات میں حصہ لیتے ہوئے کہا وہ کیسے بُراق کی بے عزتی کرنے کا موقع ہاتھ سے جانے دے سکتی تھی جس پر بُراق نے اُسے ایک گھوری سے نوازا جسکا اُس پر بلکل اثر تک نہ ہوا۔۔۔۔۔

****

زاویار آرام دہ لباس پہنے ڈریسنگ روم سے باہر آیا جہاں زوِش بیڈ پر کتابوں کا بازار لگائے بیٹھی تھی بالوں کو چُٹیا میں قید کیا ہوا جسکے ڈھیلے پن کی وجہ سے کچھ لٹیں نکل رہیں تھی تھکے ہارے انداز میں اُسنے کتابوں سے نظریں اٹھے زاویار کو دیکھا اور پھر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوبارہ کتابوں میں دیکھنے لگ گئی۔۔۔اُسکی تھکن کا اندازہ لگاتے ہوئے وہ اُسکے

سامنے آ بیٹھا۔۔

کیا ہوا اتنی تھکی ہوئی کیوں ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں پیپر شروع ہونے والے ہیں اس لیئے پڑھ رہی تھی اور پڑھتے پڑھتے اب

میں تھک گئی ہوں۔۔۔۔۔۔

پھر تھوڑا بریک لے لو۔۔۔۔۔۔

اور اُس بریک میں کیا کرو گی میں۔۔۔۔۔

آئسکریم کھانے چلیں۔۔۔۔۔۔کچھ لمحے سوچنے کے بعد زاویار نے کہا

اس وقت۔۔۔۔۔زوِش نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا جو کے ایک بجا رہی تھی اور

اسکے سوال پر زاویار نے ہاں کہا

تُم مذاق تو نہیں کر رہے۔۔۔۔۔۔زوِش نے یقین دھانی کرنا چاہی

www.novelsclubb.com

میں رات کے اِس وقت تُم سے ایسا مذاق کیوں کروگا۔۔۔۔۔۔اُسکے جواب پر زوِش کے چہرے پر جہاں تھوڑی دیر پہلے تھکن کے اثرات تھے اب خوشی تھی اور یہی خوشی تو وہ دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اُٹھ کر ڈریسنگ رُوم کی طرف بڑھ رہی تھی جب زاویار نے اُسے روکا۔۔۔

کدھر ؟؟؟

عبایا پہنے۔۔۔۔۔۔

ایسے ہی آجاؤ یار۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مسٹر زاویار یہ کراچی ہے یہاں رات کے اِس پہر بھی سڑک پر لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے۔۔۔۔۔اُسنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے اُسے یاد دلایا

اور مسز زاویار میرے ہوتے ہوئے کوئی آپکو آنکھ اُٹھا کر دیکھ لے تو لعنت ہو میری موجودگی پر۔۔۔۔۔۔زاویار کے اِس پر اعتماد لہجے پر وہ اُسے دیکھنے لگی جو سینے پر

ہاتھ باندھے اُسکے اگلے عمل کا انتظار کر رہا تھا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے اُسنے آپنا دوبٹہ سر پر درست کیا اور زاویار کو دیکھتے ہوئے روم کا دروازہ کھولے اُسکا انتظار کرنے لگی جس پر زاویار کے دل میں خوشی کی لہر دوڑی کے وہ اس پر اتنا بھروسہ تو کرنے لگی ہے اور خود کو اسکے ساتھ محفوظ سمجھتی ہے

******

آج صبح یونیورسٹی سے آنے کے بعد وہ سیدھا ہاسپٹل کام دیکھنے گیا تھا اور ابھی گھر لوٹا تھا ڈھیلی چال چلتے وہ اپنے روم میں آیا چہرے سے تھکن واضح تھی وہ اپنے روم میں داخل ہوا جہاں سامنے حوریہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی چہرے جھکائے دراز سے کچھ ڈھونڈنے میں مصروف تھی اپنے متاعِ جاں کو اس طرح اپنے روم میں دیکھ کے اُسکی ساری تھکن اُتر چُکی تھی وہ چلتا ہوا اُسکے پیچھے آ کھڑا ہوا۔۔۔ نظریں اُٹھا کر اُسنے اپنے پیچھے کھڑے مصطفٰی کو دیکھا اور پھر اپنے رُخ اُسکی طرف کیا اُسے خود کے قریب کھڑا دیکھ وہ شرم وحیا کا پیکر بنی کھڑی تھی۔۔۔۔۔

آپ اتنا شرماتی کیوں ہیں۔۔۔۔۔۔۔

م۔۔۔میں نہیں شرما رہی۔۔۔۔۔وہ کچھ گڑ گڑائی تھی

اچھا۔۔۔۔۔کہتے ہوئے اُسنے اپنے دونوں ہاتھ اُسکے اطراف میں ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے اُسکے مزید قریب تر ہوا۔۔۔۔وہ کچھ کہتی اس سے پہلے اُسنے جُھک کر اُسکے گال پر نرمی سے اپنا لمس چھوڑا اور پھر اُسکے چہرے کے آتے جاتے رنگ دیکھے خود کی اتنی سے قربت میں اُسکے چہرے کی سرخی دیکھ کر وہ محفوظ ہوا۔۔۔۔

آپ کو پتا ہے آپ کتنی پیاری ہیں۔۔۔۔اسکے اس طرح کہنے پر اُسنے نظریں اٹھائے مصطفیٰ کو دیکھا جسکی سرمئی آنکھوں میں محبت کا ایک جہاں آباد تھا۔۔۔۔

آپ کو ساری زندگی سامنے بٹھا کر دیکھا جاسکتا ہے آپ اتنی خوبصورت ہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔

اوہو بیگم آپ کچھ بولتی بھی ہیں یا بس سنتی ہیں اور شرماتی ہیں۔۔۔۔۔۔اُسے اس طرح خاموش دیکھ اُسنے کہا

اپنے فارم ہاؤس میں کہا تھا کہ آپکو کسی سے محبت ہے۔۔۔۔۔۔اُسے فارم ہاؤس میں کہی اُسکی بتائیں یاد آئیں

ہم اور جس سے تھی اُسے ہی کہا تھا بس نام چھپا رکھا تھا میں نے۔۔۔۔۔۔

آپکو مجھ میں کیا پسند آیا تھا مجھے نہیں لگتا کہ اتنی خوبصورت بھی ہوں میں۔۔۔خود کے لیئے آئے ہوئے رشتوں سے اپنی رنگت کی وجہ سے ریجیکٹ ہونے کے بعد وہ اب اس سے اس طرح کا سوال پوچھ رہی تھی۔۔۔

عورت کبھی بھی بدصورت نہیں ہوتی اُسکی خوبصورتی ہمیشہ مرد کی آنکھ اور خواہش طے کرتی ہے۔۔۔۔

اگر آپکو مجھ سے زیادہ کوئی اور خوبصورت لڑکی مل جائے تو؟؟ اسکے اس طرح کہنے پر وہ ہلکا سا ہنسا

میری جان آپ میری روح کی محبت ہے آپکو دیکھنے کے بعد اپنی آنکھیں سی چکا ہوں میں۔۔۔۔اُسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ واقعی میں خود کو اس دُنیا کی سب سے حسین اور خوش نصیب عورت محسوس کررہی تھی

****

آرام دہ چیئر پر بیٹھے شرٹ کے بازو کہنیوں تک فولڈ کیئے وہ نظریں لیپ ٹاپ پر جمائے بیٹھا تھا جب دروازہ نوک ہونے کے بعد سیکرٹری اندر کی طرف بڑھی

۔۔۔۔

سر میٹنگ شروع ہونے میں پانچ منٹ ہیں۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔۔اُسنے لیپ ٹاپ کی سکرین بند کی اور اُٹھ کر سٹینڈ پر رکھا اپنا کوٹ اُٹھا کر پہننے لگا۔۔۔ایک نظر گھڑی پر ڈالنے کے بعد وہ روم سے باہر کو طرح بڑھا اور سیکریٹری بھی لیپ ٹاپ اٹھائے اُسکے پیچھے روم سے باہر نکلی۔۔۔۔۔۔۔

اندھیرے کمرے میں پروجیکٹر کی لائٹ اُسکے چہرے پر پڑ رہی تھی چہرے پر سنجیدگی لیے کسی ماہر بزنس مین کی طرح وہ اپنی پریزنٹیشن کا ایک ایک پوائنٹ انتہائی کنفائڈنس سے سمجھا رہا تھا۔۔۔پریزنٹیشن کا اختتام ہوتے ہی کمرے کی لائٹس آن کی گئی اور مہتاب صاحب نے نظریں سامنے بیٹھے ڈیلرز کو دیکھا جو ایک دوسرے سے کچھ کہنے میں مصروف تھے۔۔۔کچھ منٹ بعد وہ دونوں مہتاب اور بُراق کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔

وی آر ولنگلی ٹو ورک وِت یور کمپنی۔۔۔۔سامنے بیٹھے گوروں میں سے ایک نے مسکراتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا

www.novelsclubb.com

it will be honoured for ۔۔۔۔۔۔اٹ ول بی ہونورڈ فور اس

usمہتاب صاحب نے خوشی سے کہتے ہوئے اُن دونوں سے مصافحہ کیا

وی آر امپریسڈ ینگ مین۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہوئے اُسنے بُراق کی طرف ہاتھ بڑھایا

جسنے مسکراہٹ کے ساتھ سر کو خم دیتے ہوئے ہاتھ ملایا۔۔۔۔۔۔

صاحبزادے تُم تو چھا گئے مبارک ہو۔۔۔اُنکے جاتے ہی مہتاب صاحب اپنے بیٹے کی طرف پلٹے۔۔۔۔۔

سلطان صاحب تھوڑا ڈریں مجھ سے میں اسی طرح سے لگا رہا تو آپکے بزنس پر قبضہ کر لونگا۔۔۔۔۔اُسکے انداز میں شرارت تھی جس پر مہتاب صاحب کھل کر ہنسے

۔۔۔۔۔

چلیں سلطان صاحب اس ڈیل کی وجہ سے میں بہت تھک گیا ہوں اب کم سے کم مجھے ایک ہفتے کا بریک چاہئے۔۔۔اُسنے لاپرواہی سے کندھے اچکاتے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے۔۔۔

نہیں نہیں بیٹے جی ایک ہفتہ تو بہت کم ہو گا آپ ایسا کریں ایک سال کا بریک لے لیں نہ۔۔۔۔۔۔انہوں نے طنز کیا

ڈیٹس گڈ آئیڈیا سلطان صاحب۔۔۔۔۔۔۔ڈھیٹائی سے کہتا وہ روم سے باہر نکل گیا جب کے مہتاب صاحب کو اُسکی اس ڈھیٹائی پر بلکل حیرت نہ ہوئی۔۔۔۔

*****

کوٹ ہاتھوں میں تھامے وہ گھر میں داخل ہوا جہاں حل چل دیکھ کر وہ کچن کی طرف آیا۔۔۔۔

واہ، آج گھر کی ساری لیڈیز کچن میں کیا کر رہی ہیں۔۔۔۔کوٹ کو پاس میں رکھی چیئر پر رکھتے وہ سلیب کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

آج حوریہ اور مصطفیٰ کی شادی کی دعوت ہے بس اُسی کی تیاریاں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے بریانی کے چاول بگھوتے ہوئے بتایا۔۔۔۔

اوہ۔۔۔تو کوئی بھی آرہا ہے کیا؟؟ایک نظر تمام چیزوں پر ڈالی جو کم سے کم دو لوگوں کے حساب سے تو زیادہ تھیں۔۔۔۔۔

ہمم،شاہ فیملی بھی آرہی ہے بھائی۔۔۔۔۔۔فاطمہ نے پاس سے گزرتے مصروف انداز میں بتایا۔۔۔۔

بھابھی سب آئیں گے کیا آپکے گھر سے۔۔۔۔زوِش اُسکی اس سر گوشی پر سلاد کاٹتے ہوئے رکی اور نگاہ اُس پر ڈالی۔۔۔۔۔

نہیں میرا مطلب کے بُرا لگے گا نہ کے سب کو بلائیں اور اگر کوئی نہ آئے۔۔۔۔۔۔

پلیٹ سے سلاد اُٹھا کر کھاتے اُسنے جلدی سے خود کو بچایا۔۔۔۔

بُراق تُم ٹنشن نہیں لو سب ہی آئیں گے تم جاؤ فریش ہو جاؤ میں چائے بھجواتی ہوں تمھارے روم میں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

او کے بھابھی۔۔۔۔۔ فرمابرداری سے وہ چیئر سے اپنا کوٹ اٹھاتا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

****

زاویار کا ہاتھ دروازے کے نوب پر تھا جب اندر سے زوِش کی کھلکھلا کر ہنسنے کی آواز سنائی دی وہ وہیں رک گیا آج اُسے پہلی بار اپنے گھر میں اُسکی اس طرح کھلکھلا کر ہنسنے کی آواز سنائی دے رہی تھی دُنیا کی کسی موسیقی کی دھن میں اتنا سرور نہیں تھا جو اس وقت اُسے ایک ہنسی میں سنائی دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اندر جانے کا ارادہ ترک کرتے نیچے کی طرف بڑھ گیا سیڑھیوں سے نیچے اترتے نظر سامنے بیٹھے مصطفٰی اور بُراق پر پڑی باقی تمام افراد بھی وہیں بیٹھے ہلکی ہلکی خوش گپیوں میں مصروف تھے وہ بھی مصطفٰی کے ساتھ جاکر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ کچھ وقت بعد زوِش، حوریہ اور ماہنور کے ساتھ سیڑھیوں سے نیچے اُترتے سب کے ساتھ آکر بیٹھ گئی اور آج اُسکے چہرے پر معمول سے ہٹ کر خوشی ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

مہتاب تمھاری آج کی ڈیل کے لیئے مبارک ہو بھئی۔۔۔۔۔

شکریہ یار ویسے یہ پروجیکٹ ہمیں بُراق کی وجہ سے ہی ملا ہے آخر کو اُسکی پریزنٹیشن ہی اتنی متاثر کن تھی۔۔۔۔۔

ارے واہ جونئیر مبارک ہو۔۔۔۔۔۔شایان صاحب نے اُسکی حوصلہ افزائی کی جس پر اُسنے مسکراتے ہوئے اُنکی تعریف وصول کی۔۔۔۔۔

******

کھانے کے بعد چائے کا دور چلا جس پر گھر کے سب ہی افراد ہلکی باتوں میں چائے کا مزہ لے رہے تھے بُراق کی نظر لاؤنج میں کھڑی ماہنور پر پڑی وہ خاموشی سے سب کے بیچ سے اٹھتا لاؤنج کی طرف گیا۔۔۔۔۔

اتنی ٹھنڈ میں باہر کھڑی ہو گی ٹھنڈ لگ جائیگی۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں لگتی۔۔۔۔۔

ہاں وہ تو ہے ٹھنڈ انسانوں کو لگتی ہے چیونٹیوں کو تو نہیں۔۔۔۔۔۔۔

بُراق تُم نے کیا مجھے تنگ کرنے کا ٹھیکا لے رکھا ہے۔۔۔۔۔۔اُسکی طرف پلٹتے اُسنے تنگ آکر پوچھا۔۔۔

نہیں تمھیں تنگ کرنے کا میں منتھلی پیکج لگا رکھا ہے اب پیسے تو پورے کرنے ہیں نہ ۔۔۔۔۔۔

اور کب ختم ہو گا آپکا یہ منتھلی پیکج۔۔۔۔۔۔اُسنے دانت کچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کبھی نہیں۔۔۔۔۔۔

ڈھیٹ آدمی۔۔۔۔۔۔اُسکے جاتے ہی وہ مسکرانے لگا اُسے اچھا لگتا تھا اسے تنگ کرنا اور پھر اپنے تنگ کرنے کے بعد اُسکے چہرے پر غصّہ دیکھنا اُسے یہ سب اچھا لگنے لگا تھا

****

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ ابھی تک دِن والے کپڑوں میں بالکونی میں رکھے جھولے پر بیٹھی ہمیشہ کی طرح چاند کو دیکھنے میں مصروف تھی زاویار نے کمرے میں آنے کے بعد اُسے سامنے بیٹھے دیکھا اسی لیئے خود بھی وہیں آ بیٹھا۔۔۔۔۔

زِوش نے ایک نظر گردن موڑ کر اُسے دیکھا جو خاموشی سے چاند کو دیکھ رہا تھا اور پھر مسکراتے ہوئے رُخ پھیر لیا۔۔۔۔۔۔۔

واک پر چلو گی؟ زِوش نے حیرانگی سے اُسے دیکھا۔۔۔

ابھی؟

ہاں ابھی۔۔ چلو آجاؤ۔۔۔۔۔ وہ اُٹھ کھڑا ہوا تھا اور زِوش بھی اُسکے پیچھے ہی آئی تھی

۔۔۔

چاندنی رات کی چادر میں لپٹی ہوئی وسیع سڑک، آسمان پر چمکتے ستارے سکون کی دُنیا کی عکاسی کر رہے تھے سڑک کی ایک طرف درخت قطار در قطار سے لگے ہوئے

تھے امن و سکون کے بستر پر چلتے ہوئے دو دل تھے ایک دل جس میں محبت بھرپور تھی دوسرا دل جو یقین اور محبت دونوں سے خالی تھا۔۔۔۔

دونوں خاموشی سے آگے بڑھ رہے تھے ٹھنڈ بھی اپنے جلوے دکھا رہی تھی زاویار نے اُسے دیکھا اور پھر اپنی شال اُتار کر اُسکے کندھے پر ڈالی وہ خاموشی سے کھڑی اُسکے چہرے کو دیکھ رہی تھی چادر اُسکے کندھوں پر ڈال کر وہ عین اُسکے سامنے آ کھڑا ہوا اور پھر چادر کا ایک سرا پکڑ کر آگے سے دوسرے کندھے پر ڈالتے درست کیا اور پھر اُسکے برابر میں کھڑے ہوتا دوبارہ سے چلنے لگا وہ خاموشی سے اُسکی کاروائی دیکھنے کے بعد اُسکی پیٹھ دیکھنے لگی جو اس سے کچھ قدم آگے بڑھ گیا تھا ہلکا سے مسکراتے وہ بھی تیز قدم رکھتی اُسکے ساتھ چلنے لگی۔۔۔۔۔۔

چلتے چلتے اُسنے زاویار کے ہاتھ کو تھامے اُسنے یکلخت کی اُسے دیکھا جو نظریں سڑک پر جمائے چل رہی تھی اور پھر اپنے ہاتھ میں اُسکا ہاتھ دیکھا۔ زوِش نے یہ عمل بے اختیاری میں کیا تھا لیکن اُسکا اتنا سا عمل سامنے والے کی دل کی دنیا ہلانے کے لیئے

www.novelsclubb.com

کافی تھا اُسے یوں لگا جیسے کسی نے پوری کائنات اُسکے ہاتھ میں رکھ دی ہو ہاں وہ اُسکے لیئے اُسکی پوری کائنات ہی تو تھی سڑک پر نظریں جمائے ایک لمبی سانس لینے کے بعد اُسنے اپنے مضبوط ہاتھوں میں پکڑے اُسکے ہاتھ پر زور دیا اور خاموشی ایک بار پھر چھا گئی

******

زوِش یونیورسٹی سے باہر نکلی جہاں زاویار گرے پینٹ کے ساتھ وائٹ ڈریس شرٹ پہنے گاڑی کے ساتھ پُشت لگائے کھڑا تھا آنکھوں پر چشمہ لگائے وہ اپنے موبائل میں دیکھنے میں مصروف تھا جب کے آس پاس کی ساری نظریں اُس حسین شہزادے پر تھیں زوِش اُسکی طرف بڑھنے لگی جب کسی آواز کی وجہ سے وہ رُک گئی

کیسی ہو زوِش۔۔۔۔

میں ٹھیک۔۔۔۔۔

کافی ٹائم بعد دیکھا ہے تمھیں۔۔۔۔

ہاں وہ یونیورسٹی میں آپ نظر ہی نہیں آئے۔۔۔کاشف کو جواب دینے کے بعد اُسنے نظر زاویار پر ڈالی جو وہیں کھڑا اب اُنہیں دیکھ رہا تھا

اوہ ہاں میں تو کسی کام کے سلسلے میں کراچی سے باہر تھا کل ہی آیا ہوں۔۔۔۔

اوہ اچھا۔۔۔۔۔زوِش نے سر ہلایا۔۔ نظریں جھٹک کر دوبارہ زاویار پر گئیں ۔۔۔۔

کوئی ویٹ کر رہا ہے کیا آپکا۔۔۔۔کاشف نے اُسکی جلد بازی دیکھتے ہوئے پوچھا

ہاں۔۔۔جی وہ میرے ہسبنڈ۔۔۔۔۔۔اُسنے زاویار کو دیکھ کر کہا۔۔۔

اوہ اوکے پھر ملاقات ہو گی۔۔۔۔۔

زاویار نے اُسکے لیئے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اُسکے اندر بیٹھتے ہی خود بھی اپنی جگہ سنبھال لی اور گاڑی گھر کے راستے پر گامزن کر دی۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تُم پوچھو گے نہیں کے وہ لڑکا کون تھا۔۔۔۔۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرایا اور پھر گاڑی کا یوٹرن لیتے ہوئے بولا

یونیورسٹی جاتی ہو کوئی کلاس میٹ ہو گا تمھارا۔۔۔۔۔۔

تمھیں شک نہیں ہوتا کیا مجھ پر۔۔۔۔۔۔زوِش نے حیرت سے پوچھا

مجھے تُم پر خود سے زیادہ بھروسہ ہے۔۔۔۔۔۔

کیوں؟؟

کیوں کے تُم عورت ہو اور عورت اگر خیانت کا ارادہ کرے تو وہ قدر ہے کے وہ کر سکتی ہے اگرچہ اُسے چالیس دیواروں کے پیچھے رکھا جائے لیکن اگر وہ ایک مرد کے ساتھ مخلص ہو تو وہ چالیس مرد مل کر بھی اُسے نہیں بہکا سکتے۔۔۔۔۔۔اُسکے اس جواب پر وہ لاجواب ہو گئی تھی اُسے سمجھ نہ آیا کے وہ اس انسان کو کیا کہے۔۔۔۔۔

اُسنے ایک ترچھی نظر اُس پر ڈالی جو ایک ہاتھ کی کہنی گاڑی کی ونڈو پر رکھے دوسرا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاتھ اسٹیر نگ پر رکھے گاڑی چلا رہا تھا زوِش کی نظر اُسکے ہاتھوں پر گئی بازو کی سلیوز کہنیوں سے تھوڑا نیچے تک فولڈ کی ہوئی تھیں سُرخ سفید بازوں کے بیچ میں ایک سیاہ تل نمایاں ہو رہا تھا ہاتھوں پر بال نہ ہونے کے برابر تھے، نیلی رگوں کا ایک جال تھا جو واضح اُبھرا ہوئی تھیں انگلیاں کسی مصوّر کی انگلیوں کی طرح لمبی اور پتلی تھیں ۔۔۔خوبصورت ہاتھ تو ہمیشہ سے ہی اُسکی کمزوری تھے اور یہ خوبصورت انسان اسکا نصیب تھا اُسے اپنے نصیب پر رشک ہونے لگا۔۔۔۔۔۔

اچانک فون بجنے کی آواز پر زاویار نے سامنے رکھے اپنے فون کو اُٹھا کرا سپیکر پر کیا

۔۔۔۔

ہیلو بھائی کہاں پر ہیں آپ لوگ۔۔۔۔۔بُراق کی پریشان آواز آئی تھی۔۔۔

راستے میں ہیں گھر آرہے ہیں۔۔۔۔۔۔

نہیں آئیں گھر۔۔۔۔۔وہ یکدم بولا جس پر اُن دونوں نے ایک پریشان نظر ایک دوسرے پر ڈالی

www.novelsclubb.com

کیوں کیا ہوا ہے۔۔۔۔

وہ گھر میں پھوپھو اور اُنکی چڑیل بیٹی آئی ہے اور دونوں کا ہی رات تک گھر جانے کا کوئی ارادہ نہیں لگ رہا مجھے۔۔۔۔۔۔

بُراق سدھر جا۔۔۔۔۔۔

بھائی میرا کام تھا آپکو بتانا اب آپ خود مصیبت کو گلے لگانا چاہ رہے ہیں تو شوق سے آئیں۔۔۔۔۔۔فون کٹ چکا تھا

اُسے اچانک پریشانی نے آگھیرا تھا اُسکا کل پیپر تھا اگر پھوپھو رات تک گھر میں رکی تو وہ پڑھے گی کب اور اُنہیں چھوڑ کر پڑھنے بیٹھ گئی تو اُنہیں بہانہ چاہئے بات بنانے کا ۔۔۔۔وہ خاموشی سے سوچتے ہوئے باہر دیکھنے لگی۔۔۔زاویار نے ایک میسیج ٹائپ کر کے بُراق کے نمبر پر سینڈ کر دیا اور دوبارہ گاڑی چلانے میں مصروف ہو گیا

۔۔۔۔۔۔

گاڑی کے روکتے ہی وہ نیچے اُترا اور زوِش کی سائڈ کا دروازہ کھولا۔۔۔

یہ ہم کہاں آئیں ہیں۔۔۔۔۔اُسنے اِرد گرد بلند عمارتوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

آؤ بتاتا ہوں۔۔۔۔وہ دونوں چلتے ہوئے ایک فلیٹ کے سامنے آرو کے زاویار نے دروازہ کھولتے اُسے اندر جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

آجاؤ یار تمھارا شوہر ہوں تمھیں کڈنیپ تھوڑی کروگا۔۔۔۔اُسکی ہچکچاہٹ دیکھتے ہوئے اُسنے کہا۔۔۔

یہ کسکا فلیٹ ہے۔۔۔۔۔

میرا اپنا۔۔۔۔وہ فلیٹ میں رکھے سامان کو غور سے دیکھ رہی تھی فلیٹ اتنا بڑا نہیں تھا دو کمروں، کچن اور لاؤنج پر مشتمل یہ فلیٹ چھوٹا لیکن سلیقے سے سجایا گیا تھا

www.novelsclubb.com

ڈور بیل بجنے پر زاویار نے دروازہ کھولا جہاں سامنے بُراق ہاتھوں میں کچھ سامان اور لیپ ٹاپ لیئے کھڑا تھا ہاتھوں کے اشارے سے اُسنے زوِش کو شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ سلام کیا اور سامان دیتے ہی وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔

تُم اُس روم میں جا کر فریش ہو جاؤ پھر آرام کر لینا شام میں اُٹھ کر پیپر کی تیاری کرنا ہم رات یہیں رکنے والے ہیں۔۔۔۔۔ کھانے کی ٹیبل سے اٹھتے ہوئے اُسنے زوِش کو کہا اور دونوں اُس روم میں آ گئے۔۔۔۔

تُم مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔۔۔۔۔۔

کیوں کے تمھارا پیپر ہے کل اور گھر میں تیاری نہیں ہو پاتی تمھاری۔۔۔۔۔ الماری سے اپنے آرام دہ کپڑے نکالتے اُسنے مصروف انداز میں جواب دیا۔۔۔۔

پھوپھو کیا سوچیں گی۔۔۔۔۔

تُم نے شادی مجھ سے کی ہے یا پھوپھو سے۔۔۔۔ رُخ اُسکی طرف کرتے اُسنے پوچھا

نہیں میرا مطلب کے اچھا نہیں لگتا وہ گھر آئیں ہو اور ہم یہاں ہو۔۔۔۔۔۔

مجھے بہت اچھا لگتا ہے کیوں کے یہ میری بیوی کا معاملہ ہے اور جہاں مجھے لگے گا کے اُسے کسی کی وجہ سے مسئلہ ہو رہا ہے میں اُسے وہاں سے لے جاؤ گا کیوں کے مجھے صرف اپنی بیوی کے سکون سے مطلب ہے لوگ کیا سوچتے ہیں اس بارے میں میں نہیں سوچتا۔۔۔۔اپنی بات کہتے ہوئے اُسنے اپنی شرٹ اور ٹراوزر اُسکے سامنے کیا

یہاں لڑکیوں کا کوئی ڈریس نہیں ہے یہاں صرف میرے ہی کپڑے ہیں تو تُم یہ پہن کر آرام کرو میں یہیں ہو باہر لان میں ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔نرمی سے کہتے وہ باہر چلا گیا

وہ بنا کہے دل کی باتوں کو جان جاتا تھا، جہاں دل کی باتیں لوگوں کو چیخ کر بتانی پڑتی ہیں وہاں وہ آنکھیں پڑھنے والوں میں سے تھا۔۔۔اور وہ کپڑے لیئے واشروم میں چلی گئی

www.novelsclubb.com

******

ہیلو بُراق۔۔۔۔۔۔ صوفے پر بُراق کے ساتھ بیٹھتے ہوئے سویرا نے میٹھے لہجے میں کہا جس پر اُسنے ایک کوفت بھری نگاہ اُس پر ڈالی۔۔۔

کیسے ہو؟؟ جواب نہ پا کر وہ دوبارہ اُس سے مخاطب ہوئی

بہت خوبصورت۔۔۔۔۔

تُم کبھی سیدھا جواب نہ دینا۔۔۔۔۔۔ وہ بدمزہ ہوئی تھی

سیدھا جواب سیدھے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے تُم مجھ سے تنگ ہوتے ہو۔۔۔۔۔۔

واؤ یار، کتنی سمجھدار ہو تُم۔۔۔۔ بُراق نے اُسکی سمجھداری کی داد دی

زاویار کہاں ہے۔۔۔۔ اُسکی بات کو سرے سے اگنور کرتی وہ اپنے کام کی بات پر آئی تھی

تمھاری پہنچ سے دور۔۔۔۔۔سویرا کا دل چاہا کے وہ کوئی چیز اسکے سر پر دے مارے۔۔۔پیر پٹختی وہ وہاں سے چلی گئی اور اُسکے جاتے ہی بُراق ایک سکون بھری سانس لیتے ہوئے دوبارہ موبائل میں مصروف ہو گیا

*****

عیشا کی نماز ادا کرنے کے بعد وہ روم میں داخل ہوا جہاں وہ بیڈ پر کتابوں کا ڈھیر لگائے منہ میں بال پین لیئے ایک کتاب پر جُھکی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اُسکی شرٹ ٹراؤزر میں ملبوس تھی اُسے اپنی چیزیں شئیر کرنا پسند نہ تھا لیکن اُسے یہ شرٹ اس وقت خود سے زیادہ اُس پر اچھی لگ رہی تھی۔۔۔۔

کوئی پریشانی ہے؟؟اُسکے منہ سے پین نکلتے ہوئے اُسنے پوچھا

نہیں۔میرا مطلب ہاں۔۔۔دماغ کو حاضر کرتے اُسنے جواب دیا

کچھ سمجھ نہیں آرہا تو میں تمھیں سمجھا سکتا ہو۔۔۔۔۔

تمھیں آتا ہے؟ اُسکی حیرت پر وہ مسکرایا تھا

میڈم آپکا شوہر ڈاکٹر ہے اور یہ میڈیکل کا سبجیکٹ ہے۔۔۔۔۔

اور یونیورسٹی کا ٹاپر بھی۔۔۔۔۔۔وہ منمنائی تھی

کتاب اپنے سامنے رکھتے اُسنے اُسے سمجھانا شروع کیا، وہ کسی پروفیشنل استاد کی طرح ایک ایک پوائنٹ لکھتے ہوئے اُسے سمجھا رہا تھا وہ کبھی بک اور کبھی اسکو دیکھتی جسکے چہرے پر سنجیدگی تھی وہ ہر لحاظ سے پرفیکٹ تھا۔۔۔۔۔۔

سمجھ آیا۔۔۔۔۔۔پورا سمجھانے کے بعد اُسنے اُس سے پوچھا جس پر اُسنے سر اثبات میں ہلایا

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے ایک بار سمرائز کر کے سمجھتا ہوں جو تھوڑا بہت ڈاؤٹ ہو وہ بھی کلیئر ہو جائیگا۔۔۔۔۔کہتے ہوئے اُسنے پھر سے سمجھانا شروع کیا زوِش صرف اُسے سن رہی تھی لیکن نظریں اُسکے ہاتھوں پر تھیں وہ اُسکے ہاتھوں کی حرکت دیکھ رہی تھی لکھتے

ہوئے اُسکے ہاتھوں کی نسیں اور اُبھر جاتی تھیں اور یہی تو زوِش کی کمزوری تھی

اوکے اب تُم خود پڑھو اور اگر کوئی ڈاؤٹ ہو تو مجھے بتانا میں سمجھادونگا۔۔۔۔

وہ اپنا لیپ ٹاپ ہاتھ میں لیئے وہیں سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

زاویار نے ایک نظر اُٹھا کر اُسے دیکھا جو بُک پر جُھکی کام میں مصروف تھی زاویار کی نظر بے ساختہ ہی اُسکے ہاتھوں پر گئی شرٹ کی ہالف سلیوز سے نکلتی ہوئی اُسکی سفید بے داغ کلائیاں وہ شاید پہلی بار اُسکی کلائی دیکھ رہا تھا کیوں کے عموماََ وہ فل سلیوز شرٹ پہنتی تھی نظر کلائی سے ہٹا کر اُسکی صراحی دار گردن پر گئی اور یہاں سے نظریں ہٹانا زیادہ مشکل کام تھا لمبی سانس خارج کرنے کے بعد اُسنے اِدھر اُدھر دیکھا اور نظریں دوبارہ بھٹک کر سامنے بیٹھی اپنی بیوی پر گئی جو اس وقت اُسکی شرٹ پہنے اسکے لیئے سخت امتحان بنی بیٹھی تھی چہرے پر جھولتی ہوئی لٹو کو دیکھ کر دل میں

جاگی اپنی خواہش کو دباتے ہوئے اُسنے اپنا ہاتھ بے ساختہ ہی پیچھے سے اپنی گردن پر لے جاکر گھومایا۔اور اپنا لیپ ٹاپ لیئے صوفے پر بیٹھ گیا

نو۔۔۔۔۔۔

دس۔۔۔۔۔کچھ وقت کے بعد زاویار کی دوبارہ آواز آئی

گیارہ۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔اُسکی گنتی سے تنگ آکر جھنجھلاتے ہوئے زوِش نے اُس سے پوچھا

کیا گن رہے ہو تُم۔۔۔۔۔۔

تمھاری لی ہوئی جمائیاں۔۔۔۔۔زوِش کو اس جواب کی توقع بلکل نہ تھی

دیکھو تُم تھک گئی ہو اگر تم کہو تو میں تمھارے لیئے چائے بنا سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔

اُسکی حیرت دیکھتے ہوئے اُسنے اپنی خدمت پیش کی

تُم واقعی چائے بناؤ گے۔۔۔۔۔چائے کا سنتے ہی اُسکے چہرے پر خوشی دوڑی

ہاں صرف تمھارے لیئے۔۔۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ لیپ ٹاپ سائڈ پر رکھتے روم سے باہر نکل گیا یقیناً وہ چائے بنانے گیا ہو گا۔۔۔۔

*****

فاطمہ سے ملتے ہوئے وہ یونیورسٹی سے باہر نکلی جہاں بُراق نے اُسے دیکھ کر ہوا میں ہاتھ لہرایا ایک مسکراہٹ پاس کرتے ہوئے وہ گاڑی میں آ بیٹھی۔۔۔

آج تُم لینے آئے ہو۔۔۔۔اپنا بیگ بیک سیٹ پر رکھتے ہوئے اُسنے پوچھا

ہاں آپکے شوہر کا حکم تھا کے وہ ہاسپٹل کے کام میں بزی ہیں لیٹ ہو سکتے ہیں

۔۔۔۔۔۔بُراق کو کوئی جواب دیتی اُس سے پہلے اُسکے ہاتھ میں پکڑے فون پر زاویار

کی کال آنے لگی۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔

ہیلو کہاں ہو؟ بُراق پہنچا ہے کیا تمھیں لینے۔۔۔اُسکے اس طرح متفکر لہجے پر

زوِش کو شرارت سوجی۔۔۔۔

نہیں، میں ابھی باہر آئی ہوں مجھے وہ کہیں دکھائی نہیں دے رہا۔۔۔۔بُراق نے

حیرت سے زوِش کو دیکھا جسنے ہنسی دباتے ہوئے ہونٹوں پر اُنگلی رکھتے اُسے خاموش

رہنے کا اشارہ کیا اُسکی شرارت سمجھتے ہوئے بُراق نے مسکراتے ہوئے گاڑی

اسٹارٹ کی۔۔۔۔

اچھا تُم اندر جاکے بیٹھو میں پوچھتا ہوں اس سے۔۔۔۔کہتے ہی وہ فون ڈسکنیکٹ کر

چکا تھا۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیوں آپ اپنے کھڑوس شوہر سے میری کلاس لگوانا چاہ رہی ہیں۔۔۔۔۔۔

ارے کچھ نہیں کہتا۔۔۔۔۔

صرف آپکو کچھ نہیں کہتا۔۔۔۔دونوں کی عین توقع کے مطابق بُراق کے نمبر پر زاویار کی کال آنے لگی۔۔۔۔

ہیلو بھائی۔۔۔۔۔

بھائی کے بچے کہاں پر ہو،میں نے تمھیں کہا تھا نہ کے اُسکے آف ٹائمنگ سے پہلے ہی پہنچ جانا۔۔۔میں نے اُسے آج تک ویٹ نہیں کروایا تُم کون ہوتے ہو ویٹ کروانے والے اُسے۔۔۔۔وہ بنا بُراق کی سنے اپنی سنانے لگ گیا جس پر بُراق نے ساتھ بیٹھی زوِش کو اِشارہ کیا کے دیکھیں کیسے سناتا ہے یہ سب کو۔۔

بھائی ٹریفک تھا نہ راستے میں تبھی لیٹ ہو گیا۔۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پانچ منٹ سے پہلے پہنچ جانا اس سے زیادہ میں اپنی بیوی کو ویٹ نہیں کروا سکتا

او کے بھائی-----

ویسے اچھا ہی کیا اپنے بھائی کے ساتھ کوئی تو ہے جو انکو بھی ٹینشن دے سکتا ہے

-----اُسنے زوِش سے کہا جس پر وہ ہنسنے لگی اور اپنے موبائل پر زاویار کا میسیج دیکھا جس میں وہ اُسے بُراق کے آنے کی اطلاع دے چکا تھا----

*****

وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے جہاں سامنے ہی وہ یہاں وہاں چکر لگا رہا تھا بُراق کو دیکھتے ہی وہ غصّے اور سنجیدگی سے اُسکی طرف بڑھا لیکن اُس تک پہنچے سے پہلے ہی زوِش دونوں ہاتھ قمر پر باندھی بُراق کے سامنے کھڑی تھی جسے دیکھتے وہ رُک گیا

کیا؟؟زوِش نے ایک ہاتھ ہوا میں لہراتے ہوئے رعب سے پوچھا۔۔

کیا۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔چہرے پر سے سنجیدگی غائب ہو چکی تھی۔۔۔

اسکی طرف کیوں آرہے تھے۔۔۔اُسنے بُراق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا البتہ ہنسی اُسے بھی بہت آرہی تھی

وہ میں اسے پیار سے سمجھانا چاہ رہا تھا کے آئندہ لیٹ نہ ہونا اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔

بُراق اُسکی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا جو کیسے ہچکچاہٹ سے بات کر رہا تھا

اُسے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے جتنا تُم نے اُسے بھیجنے سے پہلے سمجھایا تھا اتنا کافی ہے وہ میرے آنے سے پہلے سے ہی ویٹ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔نارمل انداز میں کہتے ہوئے وہ زاویار کو حیرت میں چھوڑ کر آگے بڑھ گئی۔۔۔اُسکی پُشت کو دیکھتے ہوئے وہ دوبارہ بُراق کی طرف پلٹا جس پر اُسکے کندھے اُچکائے جیسے کہنا چاہ رہا ہو آپکی بیوی کا ہی آئیڈیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

*****

بھابھی کل آپکی سالگرہ ہے تو بتائیں آپ کیسے منانا چاہتی ہیں۔۔۔۔۔۔عائشے نے ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے زوِش سے پوچھا۔۔۔

ہاں بھابھی بتائیں ہم ایک پارٹی ارینج کرتے ہیں جس میں فیملی ممبرز ہو بس۔۔۔۔۔ بُراق نے بھی اپنا آئیڈیا پیش کیا اور کھانے کی ٹیبل پر سب ہی کی نظریں زوِش پر تھی سب کی نظریں خود پر پا کر وہ کنفیوز ہوئی تھی۔۔۔

وہ میں چاہتی ہوں کے ہم صبح قرآن خانی رکھیں جس میں سب کو بلائیں قرآن مکمل ہونے کے بعد اپنے لیئے خوشیوں اور صحت والی زندگی کی دعا کروائیں، میں اپنی زندگی کے نئے سال کا آغاز خدا کے کلام اور نام سے شروع کرنا چاہتی ہوں ۔۔۔۔۔۔اُسنے نرمی سے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو مسلتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس سے بہتر بات اور کیا ہو سکتی ہے کے ہماری بیٹی اپنی سالگرہ کا دِن فضول کے شور کے بجائے اُس خدا کا ذکر سے شروع کرنا چاہتی ہے جس سے ہمیں تخلیق کیا ہے ۔۔۔مہتاب صاحب کو اُسکا آئیڈیا سننے کے بعد دل سے خوشی ہوئی تھی

بلکل میں سب کو کل کی دعوت دے دیتی ہوں۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے بھی خوشی سے اسکو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

****

ٹراؤزر ٹی شرٹ پہننے وہ شاور لے کر باہر نکلا تھا گیلے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے جس میں سے پانی کی چھوٹی چھوٹی بوندیں بھی گر رہی تھیں۔۔۔

کیا ہوا ٹینشن میں کیوں ہو۔۔۔۔۔۔زِوش کا اُترا ہوا چہرہ دیکھتے وہ اُسکے پاس آکر بیٹھا

کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔۔۔چہرہ جھکائے ہاتھوں پر نظریں ڈالتے وہ اُداس لہجے میں بولی

بتاؤنہ کیا ہوا ہے۔۔۔۔لہجے میں اب التجا تھی۔۔۔

وہ میں ہر بار اپنی سالگرہ پر مہندی لازمی لگواتی ہوں اس بار مجھے لگا نہیں منا سکو گی اسی لیئے نہیں لگائی اب افسوس ہو رہا ہے۔۔۔۔

بس اتنی سی بات پر تم اُداس بیٹھی تھی۔۔۔۔۔اُسے جیسے حیرت ہوئی تھی۔۔

تمھیں کیا پتا یہ اتنی نہیں ہے نہ ایک ہاتھ پر میں لگا دوگی مگر سیدھے ہاتھ پر کون لگائے گا۔۔۔۔۔۔

میں لگا دونگا۔۔۔۔۔۔

تمھیں لگانے آتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں لیکن ٹرائے کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔

یہ لو۔۔۔۔سائڈ دراز سے مہندی نکالتے ہوئے اُسنے زاویار کے ہاتھ میں پکڑائی

زاویار نے اُسکا ہاتھ پکڑا اور مہندی لگانا شروع کی۔۔۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یار یہ نکل کیوں نہیں رہی۔۔۔۔اُسنے مہندی کو دیکھتے ہوئے پوچھا جس پر زوِش نے اُسکے ہاتھ سے مہندی لیتے ہوئے اُسکی آگے سے پن نکال کر مہندی اُسکے سامنے کی

اوہ یہ بھی ہوتی ہے کیا۔۔۔۔۔اُنگلی سے ماتھا مسلتے ہوئے اُسنے شرمندگی سے کہا

زوِش کا ہاتھ پکڑے بیچ میں وہ سیدھی لائن بنانے لگا اور بنانے کے بعد اُسنے دوسری سائڈ سے سیدھی لائن بنا کر پلس کا نشان بنایا۔۔دونوں لائن سیدھی کے بجائے تھوڑی ٹیڑھی تھیں۔۔زاویار نے نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا جو پریشانی سے اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

یار ٹینشن نہیں لو کوئی نقشہ نہیں بناؤ گا۔۔۔۔وہ خود بھی پریشان تھا مگر اُسے تسلی دیتے ہوئے دوبارہ مہندی لگانے لگا اُسنے دونوں لائن کو سائڈ سے ملاتے ہوئے ہاتھ کے بیچ میں ایک گول بنایا اور پھر اُس میں مہندی بھرنے لگا اُسکے بعد اُسنے اُسکی انگلیوں پر بھی ناخن کے ارد گرد اور تھوڑا اوپر تک نشان لگا کر وہاں بھی مہندی

بھرنے لگا۔۔۔۔۔اُسکے مہندی پکڑنے کے انداز سے اُسے یہ اندازہ ہو چُکا تھا کے اُسنے آج سے پہلے کبھی مہندی نہیں پکڑی تھی لیکن وہ اس وقت صرف اُسکی خوشی کے لیئے مہندی لگانے کی کوشش کر رہا تھا اُسکے دل میں ایک انجانی سی خوشی ہوئی تھی

کیسی لگ رہی ہے۔۔۔۔۔زوِش نے اپنے ہاتھ کو دیکھا اُسے وہ مہندی واقعی بہت اچھی لگی تھی جس سے اُسکے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔اُسکی مسکراہٹ دیکھتے ہوئے زاویار نے سکون کا سانس خارج کیا جیسے بہت بڑی جنگ فتح کرلی ہو اور تھکنے کے انداز میں لیٹ گیا

www.novelsclubb.com

مجھے نہیں پتا تھا تُم پہلی ٹرائے میں اتنی اچھی مہندی لگاؤ گے۔۔۔۔۔۔

میں نے کہا تھا نا کے نقشے نہیں بناؤ گا۔۔۔۔اُسکی بات پر وہ سر ہلاتے ہوئے مسکرائی تھی

**

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM